مریم عزیز

دل اک شہر ستم

ٹوں ٹوں کی آواز پر انہوں نے چونک کر ریسیور کان
سے ہٹایا۔ فون پتا نہیں کب کا بند ہو چکا تھا۔ گہرا سانس
لے کر انہوں نے ریسیور واپس کریڈل پر ڈال دیا۔ وہ شاید
ایسے ہی کھڑی رہتیں لیکن ارم کی آواز پر انہیں حواس
[illegible]
"کیا بات ہے بھابھی! اتنا لمبا فون۔ لگتا ہے توفیق بھیا
[illegible]"
ارم کے شرارتی انداز پر پھیکی سی مسکراہٹ ان کے
چہرے پر آئی تھی۔ وہ کوئی بھی بات کیے بغیر کچن کی طرف
بڑھ گئیں۔ ارم نے کچھ حیرت سے ان کا اترا ہوا چہرہ [illegible]
اور خود بھی ان کے پیچھے آ گئی۔
"آپ کسی بات سے پریشان ہیں؟"
"ارے نہیں۔" اب کے آمنہ کھل کر مسکرائی۔
"اتنی چپ چپ کیوں ہیں؟"
"چپ چپ کیوں ہوں؟ بھئی ابھی تو آئی [illegible]
تھی۔" وہ اسے ٹالنے کے لیے مڑ کر ریک [illegible]
جھانکنے لگیں۔
"پلیز بھابھی! میں سیریس ہوں۔" اس نے [illegible]

قائم کرنے کا رخ اپنی طرف موڑا۔
"کیا میں کیا بات ہے؟ کیا بھیا نے کچھ کہا ہے؟"
"یہی تو مسئلہ ہے کہ وہ کچھ کہتے نہیں۔" ان کے لہجے
کی بے بسی پر ارم نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔
"تمہاری شادی کو نو سال ہو چکے ہیں۔ نو سال ایک عرصہ
ہوتا ہے کسی کو سمجھنے کے لیے لیکن میں آج تک تمہارے
بھائی کو سمجھ نہیں سکی۔ کبھی تو بالکل ٹھیک ہوتے ہیں اور
کبھی اتنے اجنبی ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ ساتھ مجھے
آمنہ نے ارم کے شوہر کا نام لیا۔ آخر میں ان کا لہجہ نم
گیا تو ارم نے بے ساختہ ان کا ہاتھ تھام لیا۔
"[illegible]
ہیں اور آپ جانتی ہیں وہ اماں ابا اور ابا سے کتنے [illegible]
تھے۔ ان کی [illegible]
ہیں۔"
آمنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے ارم کو دیکھا۔ "میں مانتی
ہوں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ ماں باپ کی کمی کے محسوس

مکمل ناول

اس گھر کے در و دیوار سے بھی خوف محسوس ہونے لگتا
ہے۔ ابھی تم خود ہی دیکھ لو۔ ایک ماہ ہو گیا ہے انہیں گھر
گئے ہوئے۔ وصی اور روی دونوں انہیں اتنا مس کر رہے
ہیں۔ میں نے بتایا تو مجھے ڈانٹنے لگے کہ اب کام دیکھوں یا
بچے سنبھالوں۔ جو کام کرتے ہیں کیا وہ بچوں یا بیوی کو وقت
نہیں دیتے؟ کیا بدر تمہیں یا عروبہ کو وقت نہیں دیتے؟"
نہیں ہوتی۔ کیا انہیں تنہائی مجھ سے زیادہ محسوس ہوتی
ہے۔ ان کے پاس تم ہو، خالد بھائی ہیں۔ اور میں کیا میرا تو
کوئی نہیں۔ ممی پاپا کے بعد میرا کوئی رشتہ نہیں بچا سوائے
بہن نہ بھائی۔"
"بھابی کیا آپ مجھے اپنا نہیں سمجھتیں؟"
"ارے نہ [illegible] تو اپنے دل کی بات تم سے کیوں کرتی۔"

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

توفیق کی بے رخی مجھے بہت تکلیف دیتی ہے۔ ایسی بھی کیا مصروفیت کہ ایک ماہ گزر جاتا ہے' انہیں بیوی بچے یاد ہی نہیں آتے۔ تم جانتی ہو مجھے کیا لگتا ہے۔"

ارم جو افسردگی سے سر جھکائے بیٹھی تھی چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔

"ان کی زندگی میں میرے علاوہ کوئی اور عورت ہے۔"

"نہیں بھابھی!" ارم بے ساختہ بولی۔ "بھیا ایسے نہیں۔"

آمنہ جیسے اس کی ناسمجھی پر مسکرائیں۔

"تم جانتی ہو' میں توفیق کی نہیں اباجی کی پسند ہوں۔ انہیں کوئی اور پسند تھی۔ انہوں نے مجھ سے شادی تو کی لیکن میں ان کی چاہت نہیں بن سکی۔"

"پلیز بھابھی! آپ کچھ زیادہ ہی ڈپریشن کا شکار ہو رہی ہیں' ورنہ میں بھیا کو جانتی نہیں بھلا۔ اتنی پیاری ان کی بیوی ہے' اتنے کیوٹ بچے ہیں۔ انہیں کیا ضرورت ہے کسی اور عورت کو دیکھنے کی۔ آپ جانتی ہیں' دو دو فیکٹریوں کو انہیں اکیلا سنبھالنا پڑتا ہے پھر بھی آپ کی تسلی کے لیے بھیا کے کان میں خود کھینچوں گی۔ ان کی اتنی ہمت میری بھابھی کو تنگ کریں۔" اس نے اتنی محبت سے ان کے گلے میں بانہیں حمائل کیں کہ وہ سب بھول کر مسکرا دیں۔

☼ ☼ ☼

"تم نے ارم سے میری شکایت کی تھی؟" چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے انہوں نے توفیق صاحب کی سنجیدہ آواز سنی تو سیدھی ہو کر ان کا چہرہ دیکھنے لگیں۔

"کیا آپ کو لگتا ہے کہ مجھے ایسی ضرورت تھی۔" ان کے سوال پر وہ خاموشی سے ان کا چہرہ دیکھتے رہے تو وہ جھنجلا کر مڑ گئیں۔

"آمنہ..." توفیق صاحب کی آواز پر وہ رک گئیں' مگر اپنا رخ نہیں بدلا۔ "یہاں آؤ۔"

وہ گہرا سانس لے کر مڑیں اور ڈھیلے ڈھالے انداز میں چلتی ہوئی بیڈ پر ان سے فاصلے پر بیٹھ گئیں تو انہوں نے بازو کے حصار میں لے کر اپنے قریب کر لیا۔ وہ ان کا چہرہ دیکھنے کے بجائے سامنے دیوار کو دیکھنے لگیں۔ مسلسل خاموشی پر انہوں نے نظریں جھکا کر توفیق صاحب کو دیکھا جن کے ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی جیسے ان کی ناراضی سے حظ اٹھا رہے ہوں۔ ان کی آنکھیں [illegible] گئیں۔ توفیق صاحب کھل کر مسکرائے [illegible] کندھے سے لگا لیا۔ ان کے اس اظہار [illegible] میں روانی آگئی تھی۔

"مجھ سے ناراض ہو؟"

"تو کیا یہ بھی آپ کو بتانا پڑے گا۔ مجھے [illegible] کی ضرورت ہے۔ ایک ماہ گزر جاتا ہے تب کہیں [illegible] آپ آتے ہیں۔"

"اب میں جلدی آیا کروں گا اور زیادہ [illegible] کیونکہ میری بیگم اداس ہو جاتی ہے۔" وہ اب [illegible] باتیں کر رہے تھے جبکہ وہ آنکھیں موندے اپنے [illegible] ان کے بازوؤں کے گھیرے کو محسوس کر رہی تھیں۔

☼ ☼ ☼

نامانوس سی آواز نے ان کی نیند میں خلل ڈالا تو [illegible] کروٹ بدل کر انہوں نے اپنے دائیں طرف دیکھا [illegible] نہیں تھے جبکہ تکیے کے نیچے رکھا ان کا موبائل بج رہا [illegible] اٹھ کر بیٹھ گئیں اور ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھا لیا [illegible] بولنے سے پہلے ہی وہاں سے بولنا شروع کر دیا گیا تھا۔

"کتنے دن ہو گئے ہیں توفیق آپ کو گئے [illegible] کا انتظار کر رہی ہوں۔ آپ جانتے بھی ہیں مجھے آپ [illegible] ضرورت ہے۔"

دروازے کے باہر آہٹ کا احساس ہوتے ہی انہوں [illegible] موبائل آف کر کے تکیے کے نیچے رکھا اور کروٹ بدل [illegible] سوتی بن گئیں۔ توفیق صاحب بیڈ پر بیٹھے تھے کہ [illegible] موبائل دوبارہ بج اٹھا۔ دوسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا تھا۔ توفیق صاحب کی مدھم ہوتی آواز آہستہ آہستہ بالکل [illegible] ہو گئی۔ دروازہ بند ہوتے ہی انہوں نے جھٹکے سے آنکھیں کھول کر رخ سیدھا کیا۔ توفیق کمرے سے باہر جا چکے تھے۔

علی الصبح ——— وہ بھی ایک عورت کا فون' ان کی پریشانی جائز تھی۔ ان کی پیشانی پر شکنوں کا جال بچھ گیا۔ [illegible] عورت کون تھی جو اتنے استحقاق سے بات کر رہی تھی۔ کسے [illegible] انتظار تھا؟ اور کیوں اسے توفیق کی ضرورت تھی؟ ان کا اشتعال بے بسی میں ڈھلنے لگا [illegible] خود میں توفیق سے پوچھنے کی ہمت پیدا نہیں کر پائی [illegible]

"ناشتا لاؤں آپ کے لیے؟" ان کے [illegible] کچن میں آگئیں۔

"آج دوپہر میں کیا پکاؤں؟"

"میں نے ابھی ناشتا شروع نہیں کیا اور تم دوپہر کا پوچھ رہی ہو۔" انہوں نے مسکرا کر آمنہ کا چہرہ دیکھا۔ "تم جاؤ [illegible] کھڑی کیوں ہو۔"

آمنہ خاموشی سے بیٹھ گئیں۔

لیکن ان کے موبائل کے بجتے ہی وہ برا سا منہ بنا کر سامنے صوفے پر بیٹھ گئیں۔

توفیق صاحب نے اسکرین پر جگمگاتے نمبر کو دیکھ کر ایک نظر ان پر ڈالی اور کھڑے ہو گئے لیکن چند قدم پر ہی وہ رک گئے۔ ان کی اونچی اور گھبرائی ہوئی آواز پر وہ بھی گھبرا کر ان کی طرف بڑھیں۔

"کیا ہوا؟" ان کے پوچھنے پر وہ جواب دینے کے بجائے رخ موڑ گئے۔

"ٹھیک ہے' میں آرہا ہوں۔"

وہ فون بند کر کے کمرے کی طرف بڑھ گئے جبکہ ان کے بگڑے انداز پر وہ حیران سی ان کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئیں۔ اندر کا منظر اس سے زیادہ حیران کن تھا۔ توفیق تیزی سے اپنے کپڑے بیگ میں ڈال رہے تھے۔

"آپ بتاتے کیوں نہیں کیا ہوا ہے اور ——— کہاں جا رہے ہیں؟"

"ضروری کام آگیا ہے' اس لیے اسلام آباد واپس جا رہا ہوں۔"

"اس وقت؟"

"اس میں بحث والی کوئی بات ہے آمنہ؟" ان پر ایک سخت نظر ڈال کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئے جبکہ ان کی حیرت کی جگہ پریشانی نے لے لی تھی' تب ہی بیڈ پر پڑا موبائل بج اٹھا۔ انہوں نے جھپٹنے کے سے انداز میں موبائل اٹھایا۔ دوسری طرف سے انہیں اسی عورت کی آواز سنائی دی۔ وہ شاید رو رہی تھی' اس سے پہلے کہ وہ اس سے پوچھتیں کہ وہ کون ہے' موبائل ان کے ہاتھ سے چھینا جا چکا تھا۔

"میں نے تم سے کہا نا پریشان مت ہو' میں بس نکل رہا ہوں۔ تم مونو بھابھی کو بلا لو' میں بھی انہیں فون کرتا ہوں۔"

فون بند کر کے وہ اب بیگ بند کر رہے تھے جبکہ آمنہ کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔

"کون تھی یہ عورت؟" اپنے لہجے کی سرد مہری وہ خود بھی محسوس کر سکتی تھیں۔

"[illegible] بہتر ہو گا کہ تم یہ سوال نہ کرو۔" [illegible] کر دروازے کی طرف بڑھے تو آمنہ تیزی سے ان کے سامنے آگئیں۔ "آپ ایسے نہیں جا سکتے توفیق! آپ کو بتانا ہو گا۔ آخر وہ گھٹیا آوارہ عورت کیا لگتی ہے آپ کی؟"

"زبان کو لگام دو آمنہ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

ان کا چہرہ آن واحد میں سرخ ہوا تھا اور فضا میں معلق ان کا ہاتھ انہیں ساکت کرنے کے لیے کافی تھا۔ آمنہ کا غصہ کہیں پیچھے جا سویا۔ بس حیرت ہی حیرت ان کے چہرے پر بکھری تھی۔

"اس دوسری عورت کے لیے آپ اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھائیں گے؟"

"دوسری عورت وہ نہیں تم ہو۔ وہ میری بیوی ہے' پہلی بیوی۔ دوسری تم ہو۔ آیا سمجھ میں؟"

وہ ایک طیش کے عالم میں انہیں ہٹا کر باہر نکلے جبکہ وہ اب تک ساکت کھڑی دوسری عورت کی بازگشت سن رہی تھیں۔

☼ ☼ ☼

انہیں ارم کے گھر آئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا۔ وہ جانتی تھیں ارم ان سے مخلص ہے' بدر بھی ان کی دلجوئی کرتے لیکن وہ ساری زندگی یہاں تو نہیں رہ سکتی تھیں لیکن اب وہ اس گھر میں بھی نہیں جانا چاہتی تھیں جس گھر کے مالک کے دل میں ان کے لیے جگہ نہیں تھی۔ ارم کے اندر داخل ہوتے ہی انہوں نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس کے مسلسل اصرار پر انہیں کھانا کھانا پڑا۔

"آج پھر بھیا کا فون آیا تھا۔" ارم کے بتانے پر وہ خاموشی سے چھوٹے چھوٹے نوالے توڑتی رہیں۔ جب سے حقیقت سامنے آئی تھی ارم نے اپنے بھائی سے بات کرنا چھوڑ دی تھی اور یقیناً ناراضی ان کی وجہ سے تھی۔

"بدر سے ان کی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے جب بتایا کہ بھیا رو رہے تھے تو مجھ سے رہا نہیں گیا۔" آمنہ نے نظریں اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا۔

Posted by Cute_girl
oneurdu.com
UrduPhoto

"وہ... بھائی کی بیوی... میرا مطلب ہے شیزانہ... ان کی ڈیتھ ہو گئی۔"

اب کی بار ان کے ہاتھ میں پکڑا نوالہ پلیٹ میں جا گرا۔ کتنی دیر وہ ساکت بیٹھی رہیں' کچھ دیر بعد انہوں نے گہرا سانس لے کر سر اٹھایا۔

کسی کی موت پر خوشی محسوس کرنا بہت بڑی بات ہے لیکن ان کے دل میں کمینی سی خوشی جاگی تھی۔ اب توفیق کی زندگی میں بس وہی ہوں گی۔ انہوں نے اپنی یہ خوشی ارم پر ظاہر نہیں کی۔

"بچوں نے کھانا کھایا؟" آج کافی دنوں بعد انہیں بچوں کی فکر ہوئی تھی۔ ارم نے حیرت سے ان کا رد عمل دیکھا۔

"جی اور ابو بدر کے ساتھ باہر گئے ہیں۔ چائے بناؤں آپ کے لیے؟"

"ہاں... میں تمہارے ساتھ کچن میں چلتی ہوں پھر مجھے پیکنگ بھی کرنی ہے۔"

ارم نے پھر حیرت سے انہیں دیکھا۔

"مجھے گھر واپس جانا ہے۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کی حیرت دور کی۔

☆ ☆ ☆

"ڈیڈی آ گئے؟" بیل کی آواز پر وصی بھاگتا ہوا اپنے کمرے سے نکلا تھا۔ وہ لاکھ ناراضی سہی... لیکن توفیق کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے ساتھ ارم بھی ٹھٹک کر رک گئی۔ ان کے ٹھٹکنے کی وجہ توفیق صاحب نہیں بلکہ ان کے ساتھ آنے والے تین نفوس تھے۔ ان کے دائیں طرف وصی کی ہی عمر کا بچہ کھڑا تھا جبکہ بائیں طرف کھڑی وہ بچی تقریباً چھ سال کی تھی اور توفیق کے ہاتھ میں تھا وہ وجود جو کچھ دن کا معلوم ہو رہا تھا۔

"یہ میرے بچے ہیں۔" توفیق صاحب کے تعارف پر ارم نے بے ساختہ گہرا سانس لیا جبکہ وہ حیرت کی شدت سے ساکت رہ گئیں۔ پچھلے ایک ماہ سے ان کی زندگی نے جس طرح کروٹ لی تھی اور جتنے دھچکے لگے تھے' اس کے بعد تو حیرت اور تکلیف جیسے امر کو ختم ہو جانا چاہیے تھا لیکن اس کے باوجود وہ شدید حیرت اور تکلیف کا شکار تھیں۔ ان کے سامنے کا منظر دھندلانے لگا تو وہ مزید کچھ کہے بغیر اپنے کمرے میں آ گئیں اور دروازہ لاک کر دیا... کچھ دیر دستک کے بعد توفیق صاحب کی آواز سنائی دی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئیں [illegible] ارم کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد [illegible] بند ہو گئی تھی۔ وہ اس وقت کسی کا سامنا [illegible] تھیں کیونکہ اب کی بار لگنے والا دھچکا [illegible] انہوں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ توفیق [illegible] گے اور وہ بھی تین' ورنہ عام سی بات تھی [illegible] ہونے کے باوجود وہ توفیق کے بچوں کی ماں [illegible] عورت تو بن چاہی تھی۔ انہوں نے روتے ہوئے [illegible] تکیے پر لگا دیا۔

☆ ☆ ☆

دھڑ دھڑ کی آواز پر انہوں نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں اور تیزی سے اٹھنے کے چکر میں وہ لڑکھڑا گئیں۔ ساری رات ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے سارا جسم اکڑ کر رہ گیا تھا۔

"بھابھی..." ارم کی آواز پر وہ بمشکل اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھیں اور اس پر نظر ڈالے بغیر [illegible] گئیں۔ ارم نے ان کے قریب بیٹھتے ہوئے بغور ان کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھیں۔

"بھابھی! کیوں خود کو اتنی اذیت دے رہی ہیں۔ [illegible] اسے آپ ٹال تو نہیں سکتیں اور بھائی کی شادی [illegible] آپ نے حوصلے سے کام لیا' ہم تو آپ کے [illegible] ورنہ کوئی جاہل عورت ہوتی تو..."

"نہیں ہے مجھ میں کوئی حوصلہ یا صبر۔" وہ چیخ پڑی تھیں۔ "میرا بھی دل چاہا تھا کہ جاہل عورتوں کی طرح واویلا کروں۔ تمہارے بھائی کا گریبان تھام کر ان کی بے وفائی کا حساب مانگوں لیکن چپ ہو گئی اپنے [illegible] خاطر۔ اور اب وہ اس عورت کے تین بچے لے [illegible] تمہارا مطلب ہے میں وہاں کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتی۔ اس کا کرنا ہے پر تمہارے بھائی کو بھول [illegible] سناتی۔ اگر میں کچھ دیر مزید وہاں کھڑی رہتی تو [illegible] کر بیٹھتی۔" ان کے لہجے میں عجب انداز تھا' ارم خاموش رہی۔ جانتی تھی کہ وہ جو کہہ رہی ہیں [illegible] ہے۔

"آپ کی سب باتیں ٹھیک ہیں بھابھی لیکن [illegible] مندی کا تقاضا یہی ہے کہ آپ حقیقت [illegible] لیں۔ آپ کا ذرا سا جھکاؤ بھیا کو آپ کی طرف [illegible] رہ سکتا ہے۔ وہ عورت اب موجود نہیں اور نہ کبھی آپ کے درمیان آ سکتی ہے۔"

"اور اس کے بچے؟" وہ غور سے ارم کی باتیں سن رہی تھیں' بے ساختہ بولیں۔

"وہ بہت چھوٹے ہیں بھابھی اور پھر بچے پیار کی زبان سمجھتے ہیں۔ آپ انہیں پیار کریں گی تو وہ آپ کو ہی اپنی ماں سمجھیں گے۔"

تمنہ استہزائیہ انداز میں مسکرائیں۔ "اپنے بھائی کی طرف داری کر رہی ہو؟"

"نہیں بھابھی! میں آپ کو ایک مخلصانہ مشورہ دے رہی ہوں۔" تب ہی توفیق صاحب اندر داخل ہوئے تو ارم تمنہ پر ایک نظر ڈال کر باہر نکل گئی۔

"تمنہ!" توفیق صاحب کے پکارنے پر انہوں نے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

"کچھ پوچھو گی نہیں؟"

"کیا پوچھوں' پوچھنے لائق کچھ بچا ہی نہیں اور پھر کس حق سے پوچھوں۔"

"تم بیوی ہو میری۔"

"اچھا۔" وہ استہزائیہ انداز میں مسکرائیں تو توفیق صاحب نے ہونٹ بھینچ لیے اور زبردستی ان کا رخ اپنی طرف موڑا۔

"میں تمہارا قصوروار ہوں لیکن ایک بات سے تمہیں اتفاق کرنا ہو گا کہ تمہارے یا بچوں کے معاملے میں میں نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔ تمہیں ہمیشہ دل سے اپنی بیوی کا درجہ دیا ہے یہ اور بات ہے کہ میں نے تمہیں شیزانہ یا بچوں کے بارے میں نہیں بتایا' صرف اس لیے کہ تمہیں تکلیف نہ ہو۔"

"میری تکلیف کی پروا ہے آپ کو؟"

"میں جانتا ہوں کہ تمہیں بہت برا لگا ہے لیکن اس وقت میں خود بہت بڑے غم سے گزر رہا ہوں۔ ابھی میرے زخم تازہ ہیں۔ اگر تم اپنی تسلی کا مرہم نہیں لگا سکتیں تو کم از کم اپنی بے رخی اور طنز کے تیر چلا کر انہیں مزید مت کریدو۔ وہ عورت جو مری ہے میری محبت تھی۔"

اور وہ جو توفیق صاحب کے بھرائے ہوئے لہجے پر بے چین ہوئی تھیں' آخری جملے پر ان کے جذبات پھر سو گئے۔

"تمہارے بڑے ظرف کا میں ہمیشہ سے قائل رہا ہوں اور بچوں کو بھی اسی مان کی وجہ سے یہاں لایا ہوں' مجھے تم [illegible]"

[illegible]

ارم کے بچے [illegible] توفیق صاحب [illegible] ان کے ہاتھوں میں [illegible] رہی تھیں۔

"دیکھیں بھابھی! کتنی پیاری ہے۔" ارم نے ننھا سا وجود ان کی طرف بڑھایا تو انہوں نے بے ساختہ انداز میں تھام لیا۔ "اس کے نقوش آپ سے کتنے ملتے ہیں۔" اس ننھے سے وجود کو پکڑتے ہی وہ ایک پل کے لیے سب کچھ فراموش کر گئی تھیں۔ وہ واقعی انہی کی [illegible] تھی۔ ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ انہوں نے شہادت کی انگلی سے اس کے گال کو چھوا' ارم اور توفیق نے بے ساختہ مسکراتی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ان کی غیر ارادی نظر توفیق صاحب کے مسکراتے چہرے پر پڑی تو یکدم ان کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔ وہ بچی دوبارہ ارم کو تھما کر باہر نکل گئیں۔

☆ ☆ ☆

وہ فیڈر لے کر اندر آئیں تو وصی بمشکل گڑیا کو اٹھائے ہوئے تھا۔ انہوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر بچی کو اپنی گود میں لے لیا۔

"وصی بیٹا! کتنی بار منع کیا ہے گڑیا کو ایسے مت اٹھایا کرو۔ گر جائے گی۔" وصی کچھ نہیں بولا [illegible] گڑیا کو دیکھ رہا تھا۔

"ممّا گڑیا میری بہن ہے؟"

"ہاں بیٹا!" انہوں نے مسکرا کر فیڈر بچی کے منہ سے لگایا۔

"ڈیڈی کہتے ہیں ولی اور علیزہ بھی میرے بہن بھائی ہیں۔" تمنہ کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"ہوں۔" انہوں نے صرف ہنکارا بھرنے پر اکتفا کیا تھا۔

"پھر ممّا وہ پہلے ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے تھے۔ وہ ڈیڈی کو پاپا کیوں کہتے ہیں اور ڈیڈی کہتے ہیں ان کی ممّا [illegible] تھیں لیکن اب وہ اللہ میاں کے پاس چلی گئیں [illegible] علیزہ کو یہاں لے آئے۔"

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

انہوں نے چونک کر وصی کا چہرہ دیکھا۔ وہ جانتی تھیں ان کا یہ بیٹا کتنا حساس ہے۔ کوئی سخت بات کہہ کر کوئی تلخ حقیقت سنا کر وہ اپنے بیٹے کے ننھے سے دماغ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ سمجھاتیں' توفیق صاحب کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر وصی ان کی طرف بھاگ گیا۔

"وصی! جاؤ' سو جاؤ۔ صبح اسکول بھی جانا ہے۔" وصی انہیں گڈنائٹ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ فوراً آمنہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

"تم نے بچی کا نام سوچا؟" آمنہ نے ایک جلتی ہوئی نظر ان پر ڈالی۔

"یہ حق آپ کو حاصل ہے۔"

"تمہاری بھی بیٹی ہے آمنہ! میں جانتا ہوں تمہیں بیٹیاں کتنی پسند ہیں۔ یاد ہے وکی کی پیدائش پر تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہیں بیٹی کا انتظار تھا۔"

"اور مجھے بھی یاد ہے' آپ نے کہا تھا آپ کو بیٹی کی ضرورت نہیں۔ یہ تو اب پتا چلا کہ آپ کے پاس تو پہلے سے بیٹی موجود تھی۔"

ان کے سلگتے انداز پر وہ چیخ اٹھے تھے۔

"تم پرانی باتیں چھوڑ کیوں نہیں دیتیں آمنہ! اب تو اس بات کو بھی چار ماہ گزر چکے ہیں۔"

"نو سال کی بے وفائی کا زخم چار ماہ میں نہیں بھرتا۔" ان کی آواز بھرائی تھی تو توفیق اٹھ کر ان کے قریب آئے۔ وہ فوراً کھڑی ہو گئیں۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"وصی کے کمرے میں۔"

"آمنہ اب بس کرو اور کتنی سزا دو گی مجھے۔"

"میں کون ہوتی ہوں سزا دینے والی۔"

"تو پھر اپنے کمرے میں کیوں نہیں سوتیں؟"

"کیا اب مجھے اتنا بھی حق نہیں کہ میں اپنی مرضی سے کسی کمرے میں [illegible] ہیں مجھ سے؟" [illegible] سرد مہری [illegible] تو وہ [illegible] سے پھٹ پڑی تھیں۔

"آپ [illegible] ان کے ساتھ بچوں کو یہاں لائے ہیں۔ میں نے ایک لفظ کہے بغیر بچوں کو رکھ لیا۔ ان کی ہر ضرورت کا خیال [illegible] کوشش کرتی ہوں انہیں کوئی تکلیف نہ ہو لیکن میں کوئی دیوتا نہیں [illegible] ہوں' جب کبھی آپ کا دھوکا یاد آتا ہے تو [illegible] اور پھر ہوں بھی سوتیلی' لیکن آپ کے [illegible] احساس ہے کہ مجھے اللہ کے سامنے اپنے [illegible] جواب دہ ہونا ہے اور پھر بچوں کا اس میں کیا قصور ہے' ان سے کوئی دشمنی نہیں' اس لیے آپ بے فکر رہیں' بلاوجہ مجھے مخاطب کرنا چھوڑ دیں۔"

"آمنہ..." انہوں نے تھکے سے ان کا بازو تھاما۔ "تم سمجھتی ہو کہ میں بچوں کی وجہ سے تمہیں منا رہا ہوں؟ جانتا ہوں تم ایک بے حد اچھی عورت ہو۔ مجھے بچوں کی فکر نہیں لیکن مجھے تمہاری اور تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔"

"آپ..." وہ بہ وقت یہ لفظ بول پائی تھیں۔

"تم چاہو تو میں تم سے معافی مانگنے کو تیار ہوں۔" ان کی بھرائی ہوئی آواز پر وہ بے چین ہو گئیں۔ اس شخص نے بے شک ان سے محبت نہ کی ہو' پر ان نو سالوں میں انہوں نے صرف ان ہی سے محبت کی تھی۔ ان کے چہرے کے تاثرات شاید انہوں نے بھی پڑھے تھے۔ آہستہ سے انہیں بازو کے حلقے میں لے لیا اور ایک بار پھر حوا ابن آدم کے جال میں پھنس گئی تھی۔

"اپنی بچی کا نام سوچا؟" وہ انہیں بازو کے حلقے میں لیے کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔

"فریحہ... فریحہ نام پسند ہے مجھے۔"

"پھر آج سے یہ ہماری فریحہ ہی ہے۔"

✲ ✲ ✲

جس وقت ان کی آنکھ کھلی دوپہر کا ایک بج رہا تھا۔ کل سے انہیں بخار تھا۔ آج صبح سے طبیعت تو سنبھلی ہوئی تھی لیکن نقاہت کی وجہ سے وہ اٹھنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھیں۔ بچے بھی اسکول سے آنے والے تھے اور آج کھانا بھی نہیں پکا تھا۔ انہوں نے بے بسی سے گھڑی کو دیکھا تھی۔

تب ہی ہلکی سی دستک دے کر علیزہ اندر داخل ہوئی تھی۔

"آپ کے لیے کھانا لاؤں؟"

آمنہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"آپ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔" ان کی [illegible] آنکھیں دیکھ کر وہ پریشانی سے بولی۔

"کھانا کہاں سے آیا؟"

"وہ..." وہ ہاتھ مسلنے لگی۔ "فریج میں کباب تھے' وہ فرائی کیے ہیں۔"

انہوں نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔

"آپ کے لیے کھانا لاؤں؟"

"نہیں' مجھے بھوک نہیں ہے۔"

"میں نے آپ کے لیے کھچڑی پکائی ہے۔" وہ جو آنکھیں موند چکی تھیں' پٹ سے کھول دیں۔

"تم نے پکائی؟"

"جی!" وہ جواب دے کر باہر نکل گئی۔

علیزہ کے کھچڑی پکانے یا کباب فرائی کرنے پر انہیں حیرت نہیں ہوئی تھی۔ جب وہ آئی تھی تب چھ سال کی تھی۔ شروع کے تین چار سال تو اس نے ان کے کھنچے ہوئے رویے پر غور نہیں کیا' پر آہستہ آہستہ جب وہ سمجھنے کے لائق ہوئی تو ان کے قریب آنے کی کوشش کرنے لگی۔ چھوٹی سی عمر میں ان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے کام کروانے لگی۔ انہوں نے اسے کبھی منع نہیں کیا۔ حیرت کی بات اس کا ان کے لیے پریشان ہونا تھا۔

"مما..." انہوں نے چونک کر دائیں طرف کھڑے وکی اور فریحہ کو دیکھا۔ "آپ کی طبیعت خراب ہے؟" وکی نے ان کے ماتھے پر ہاتھ رکھا جبکہ فریحہ ان کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"آپی نے منع کیا تھا آپ کے روم میں آنے سے' میں پھر بھی آ گئی۔" علیزہ کی شکایت لگانے کے بعد اس نے اپنا کارنامہ بھی بتایا تو آمنہ مسکرا دیں۔ تب ہی علیزہ ٹرے لیے اندر داخل ہوئی۔ انہیں دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔ وہ دونوں ان کے دائیں بائیں بیٹھ گئے تھے۔ اس نے کھچڑی والی پلیٹ ان کے آگے رکھ دی۔

"بیٹھ جاؤ علیزہ!" اسے مسلسل کھڑا دیکھ کر آمنہ کو کہنا پڑا' وہ خاموشی سے بیڈ کے کنارے ٹک گئی۔

"تم لوگوں نے کھانا کھا لیا؟"

"آپی نے کھلا دیا۔" وکی کے جواب پر انہوں نے سرسری سی نظر اس پر ڈالی لیکن نظر اس کے بے تحاشا سرخ ہوتے ہاتھ پر جا ٹھہری۔

"تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا؟" علیزہ نے اپنا ہاتھ تیزی سے چھپایا تھا۔

"آپی وصی بھائی کے لیے ایگ فرائی کر رہی تھیں تو آئل گر گیا۔"

وکی کے جتانے پر انہوں نے بے ساختہ تڑپ کر اس کا ہاتھ تھاما اور جلے ہوئے حصے کو ہونٹوں سے لگایا۔ [illegible] لیے حیرانی سے انہیں دیکھا۔ [illegible] سے [illegible] کی زار و قطار رو رہی تھی۔ وہ جانتی تھیں یہ رونا اس تکلیف کے لیے نہیں جو ہاتھ پر ہو رہی تھی بلکہ اس درد کے لیے تھا وہ پچھلے تین سال سے برداشت کر رہی تھی۔ انہوں نے ہمیشہ محسوس کیا تھا کہ وہ ان کی محبت کی چاہ کرتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ ان کے لیے سوتیلی ماں نہیں بنی تھیں' پر ایک سگی ماں والی محبت بھی نہیں دے سکی تھیں۔ پر آج وہ اس کے لیے اپنے دل میں بے تحاشا محبت محسوس کر رہی تھیں۔

✲ ✲ ✲

"اکیلی آئی ہو؟" ارم کو اکیلے دیکھ کر آمنہ حیران ہوئی تھیں۔

"جی' عروبہ ٹیوشن پر تھی تو میں نے سوچا آپ سے مل آؤں۔ ویسے بھی مجھے آپ سے پوچھنا تھا' آپ تو بھیا کے ساتھ ہالینڈ جانے والی تھیں پھر گئی کیوں نہیں؟" ان کے سامنے پچھلے روز کا منظر گھومنے لگا تو چہرہ خود بخود کھل گیا۔

"تمہارے بھتیجے کی وجہ سے۔"

ارم نے حیرت سے ان کے [illegible] دیکھے۔

"پتا نہیں ارم وکی کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ پہلے تو میں سمجھتی رہی میرا وہم ہے لیکن اس کا مسلسل ایک جیسا رویہ میرا وہم نہیں ہو سکتا۔ جب بھی تمہارے بھیا میرے ساتھ کہیں باہر جاتے ہیں یا میرے لیے شاپنگ کر کے کچھ لاتے ہیں۔ اسے پتا نہیں کیا ہو جاتا ہے۔ خود کو کمرے میں بند کر لے گا' کھانا نہیں کھائے گا۔ اگر میں کسی بات سے منع کروں تو اسی بات کی ضد کرے گا۔"

"کب سے ایسا کر رہا ہے؟" ارم نے پریشانی سے ان کی شکل دیکھی۔

"کافی عرصے سے ایسا ہی ہے۔ خاص طور پر جب وہ ننھیال سے واپس آتا ہے۔ اگر میں کسی بات سے منع کروں یا ڈانٹوں تو الزام لگے گا کہ میں سوتیلی ہوں اور

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto.com

جبکہ ولی اب پرسکون ہو گیا تھا۔
"ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ جب بھی وہ خوش ہوتا ہے۔ یہ ضرور اسے تکلیف دیتا ہے۔" وہ ماں تھیں' اپنے بیٹے کی تکلیف پر انہیں تکلیف ہوتی تھی۔
"کیوں' ولی کیوں ایسا کرتے ہو جبکہ میں تمہیں کہہ رہا ہوں تم دوسری کار لے لو۔"
"لیکن مجھے وہی چاہیے۔" اس کی ہٹ دھرمی پر پہلی بار توفیق صاحب کو بہت غصہ آیا تھا۔
"وہ کار وصی کی ہے اور وصی کے پاس ہی رہے گی۔ اگر تمہیں کوئی اور کار نہیں لینی تو تمہاری مرضی۔" ان کے سخت لہجے پر وہ کچھ دیر خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا اور بغیر کچھ کہے کمرے سے نکل گیا۔ باقی سب خاموشی سے ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے تھے۔

✿ ✿ ✿

کرسی پر بیٹھنے سے پہلے انہوں نے طائرانہ نظر سب پر ڈالی۔ ولی کے سوا سب موجود تھے۔
"ولی کہاں ہے؟" انہوں نے آمنہ سے پوچھا تھا' مگر وہ خاموشی سے پلیٹ پر جھکی رہیں۔
"وہ دوپہر سے اپنے کمرے میں ہے۔ اتنی بار دروازہ ناک کیا لیکن وہ باہر نہیں آیا۔"
علیزہ کے جواب پر انہوں نے پریشانی سے گھڑی کو دیکھا۔ سات گھنٹے گزر چکے تھے۔
"تم لوگوں نے اسے بلایا نہیں۔ جاؤ ولی بھائی کو بلا لاؤ۔"
"آپ جانتے ہیں وہ کسی کے بلانے سے نہیں آئے گا بلکہ دوبار علیزہ کو ڈانٹ چکا ہے۔" آمنہ کے لہجے میں دبا دبا غصہ محسوس کر کے وہ خود ہی بے چین ہو کر اٹھے۔ دوبار دستک دینے کے بعد وہ خود ہی ہینڈل گھما کر اندر آ گئے۔ وہ اوندھے منہ بستر پر لیٹا تھا۔
"ولی کھانے پر سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" ان کے پکارنے پر بھی جب وہ یونہی بستر پر پڑا رہا تو وہ اس کے قریب آ گئے۔
"[illegible] کیوں نہیں کرتے اور پھر کھانے سے کیا ناراضی۔" انہوں نے اس کا سر سہلاتے ہوئے اس کا رخ [illegible] پکارنے پر بھی وہ یونہی بے سدھ پڑا رہا تو انہوں نے ٹھٹک کر اس کے اطراف میں نظر دوڑائی۔ تکیے کے پاس نیند کی گولیاں بکھری تھیں۔ انہوں نے گھبرا کر ولی کا چہرہ دیکھا۔
"وصی! جلدی آؤ۔" ان کی چیخ پر سارے گھر والے چونک اٹھے اور بھاگتے ہوئے کمرے کی طرف آئے۔
"وصی! اٹھاؤ اسے ہسپتال لے کر جانا ہے۔" سب کے ساتھ وصی بھی حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔
"پاگلوں کی طرح میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ نیند کی گولیاں کھائی ہیں اس نے۔"
ان کی طیش بھری آواز پر وہ جیسے ہوش میں آیا۔ ان کے جانے کے بعد علیزہ بے اختیار آمنہ کے گلے لگ کر رونے لگی جبکہ وہ خود اب تک اس کے اتنے شدید ردعمل پر حیران تھیں۔

✿ ✿ ✿

دوائیاں علیزہ کو پکڑا کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ کل رات سے مسلسل جاگنے سے اب سر اور آنکھیں بھاری ہو رہی تھیں۔ جوتے اتار کر ابھی وہ لیٹا ہی تھا کہ توفیق صاحب کی آواز سن کر اٹھ بیٹھا۔
"سونے لگے تھے؟"
"جی' پر آپ بتائیں کوئی کام ہے؟"
"کوئی کام نہیں' بس تم سے ضروری بات کرنی ہے۔" وہ خاموشی سے ان کا چہرہ دیکھنے لگا۔
"اب تم بڑے ہو گئے ہو۔ میرا نہیں خیال کہ تمہیں کسی پچھلی بات کا حوالہ دے کر کچھ واضح کیا جائے۔ میرے بیٹے تم بھی ہو اور ولی بھی لیکن ولی جذباتی بھی ہے اور ضدی بھی۔ اور آج کی اس حرکت سے تمہیں بھی اس کی نیچر کا اندازہ ہو گیا ہو گا۔ میں نہیں چاہتا کہ تم دونوں میں سے کسی کو کچھ ہو۔ ولی کا سب سے بڑا پرابلم یہ ہے کہ وہ ابھی تک وہ سب قبول نہیں کر پایا۔ حالانکہ علیزہ اور فریحہ بھی ہیں۔ خیر۔" اسے مسلسل خاموش دیکھ کر انہوں نے گہرا سانس لیا۔
"یہ سب کہنے کا مقصد صرف اتنا ہے۔ تم سمجھدار ہو ولی سے۔ میں اس سلسلے میں کئی بار بات کر چکا ہوں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ سمجھے گا' اس لیے آج تم سے بات کر رہا ہوں۔ ولی اور تم بھائی ہو لیکن ولی اب تک کسی سوتیلے چکر میں پڑا ہے۔ میں چاہتا ہوں تم اسے بھائی سمجھ کر اس کی ضد کو نظر انداز کر دیا کرو۔ ولی تو نہیں سمجھتا لیکن مجھے تم

[illegible] یقین ہے کہ تم میری خاطر' اپنے بہن بھائی کی خاطر ولی کی ضد کو نظر انداز کرو گے۔" [illegible] ان کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کر کے اس نے [illegible] انکار نہیں کر سکا۔
"میں کوشش کروں گا ڈیڈی!"
"تم سے مجھے یہی امید تھی بیٹا!" اس کا گال تھپکتے ہوئے انہوں نے اسے ساتھ لگا لیا۔

✿ ✿ ✿

"گھر میں سب کیسے ہیں؟"
"اللہ کا فضل ہے۔" ارم کے پوچھنے پر وہ کھل کر مسکرائے۔ "علیزہ کو کیوں نہیں لائے۔" عروبہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔
"آج ولی کے فرینڈز ڈنر پر آ رہے ہیں' اس لیے ماں کی مدد کے لیے رک گئی۔ کل اسے لے آؤں گا۔"
"علیزہ' بھابھی سے بہت پیار کرتی ہے۔" ارم کی بات پر توفیق صاحب آسودگی سے مسکرائے۔
"اس کا سارا کریڈٹ آمنہ کو جاتا ہے۔ اس بات کا تو میں پہلے دن سے اقرار کرتا ہوں کہ وہ دل کی بہت اچھی ہے' بہت بڑا ظرف ہے اس کا۔ بچوں کا بھی آپس میں کافی پیار ہے۔ بس کبھی کبھی ولی کی طرف سے پریشان ہو جاتا ہوں۔ جو چاہتا ہے' جس چیز کی خواہش کرتا ہے' اسی وقت پوری کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ آمنہ بھی دوسرے بچوں کی نسبت اس کا زیادہ خیال رکھتی ہے۔ کبھی کبھی تو وہ ضد میں بڑا نقصان کر لیتا ہے۔ ایف ایس سی میں اتنے اچھے مارکس لیے تھے اس نے۔ میں نے کہا میڈیکل میں ایڈمیشن لے لو لیکن میری ضد میں اس نے آرٹس جوائن کر لی اور جب میں اس کے لیے مطمئن ہونے لگا تو اسے چھوڑ کر بی کام میں ایڈمیشن لے لیا۔" ان کے چہرے پر پریشانی بکھری تھی۔ "اب ایم بی اے بھی وہ وصی کی ضد میں کر رہا ہے۔"
"چھوڑیں بھیا! جو بھی ہے' کم از کم تعلیم تو اس کی اچھی ہو رہی ہے۔ اب دونوں لڑتے تو نہیں۔"
"نہیں' یہ اللہ کا بڑا شکر ہے۔ ولی تو خیر ویسا ہی ہے' البتہ وصی اس معاملے میں اپنی ماں جیسا ہے۔" ان کے بتانے پر ارم بھی مسکرا دی۔
"پر بھیا! میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ ولی' وصی کے ساتھ زیادتی کر جاتا ہے۔ اب اگر وصی [illegible] ولی کو [illegible]"
"میں جانتا ہوں [illegible] کی تھی' پر وہ خود وصی [illegible] تکلیف میں' میں نہیں دیکھ سکتا۔ وہ جیسا بھی ہے مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔ تم بھی غور کرنا وہ بالکل شیرازہ کی کاپی ہے۔ جس طرح آپ کے سامنے مجھے کچھ نہیں رہتا تھا' اسی طرح ولی کی خوشی کے آگے کوئی چیز مجھے نظر نہیں آتی۔" ان کے کھوئے ہوئے لہجے پر ارم نے بے ساختہ گہرا سانس لیا۔

✿ ✿ ✿

اسے اکیلے آتا دیکھ کر جس طرح عروبہ کا چہرہ تاریک ہوا تھا' اس نے علیزہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔
"اتنی سڑی ہوئی شکل بنانے کی ضرورت نہیں' تمہارے اینگری ہیرو کو لے کر آئی ہوں۔" علیزہ کے کہتے ہی وہ کھلکھلاتی ہوئی اس کے گلے لگ گئی۔
"بڑی غلط جگہ پر چھوڑ رہی ہو۔"
ہمیشہ کی طرح وہ نصیحت کرنے سے باز نہیں آئی اور ہمیشہ کی طرح وہ لاپروائی سے بولی تھی۔
"چھوڑو بھی یار! محبت بھی کبھی سوچ سمجھ کر کی جاتی ہے۔ بے شک تمہارا اکڑو بھائی ابھی مجھے گھاس نہیں ڈال رہا لیکن مجھ سے بچ کر بھی کہیں نہیں جا سکتا۔"
"وہ کیسے بھلا؟" علیزہ نے ابرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھا۔
"پہلے تو ایسے کہ مجھے اپنی خاموش محبت پر کامل یقین ہے۔ دوسرا ماموں' ممانی' ولی' وصی' فریحہ اور خاص طور پر تم میرے ساتھ ہو۔"
"بس بس۔" علیزہ نے ہنستے ہوئے اسے روک دیا۔
"وصی کیا ہے؟"
"وہ کیوں نہ آتا' میرے بھی دوست ہے [illegible] سمیت آیا ہے' تمہارے مجنوں بھائی کی طرح غلام تو نہیں آیا۔"
"میرا بھائی آگیا' کی تمہارے لیے سب سے [illegible] ہونا چاہیے۔"

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

شروع شروع میں جب میں نے اسے کسی غلطی پر ڈانٹنا چاہا تو سب سے پہلے اعتراض کرنے والے خود تمہارے بھیا تھے اور جب میں اسے کسی بات سے روکتی نہیں تو بھی تمہارے بھیا کو اعتراض ہے کہ میں وصی اور ولی میں فرق کرتی ہوں۔ اب تم بتاؤ میں کیا کروں؟"

ارم پریشانی سے ہونٹ کاٹنے لگی۔

"ولی کیوں ایسا کر رہا ہے' کیا بھیا کو اس کا رویہ محسوس نہیں ہوتا؟"

"ہوتا ہے' پر وہ اسے کبھی کچھ نہیں کہتے۔ بات جب تک میری ذات تک تھی' ٹھیک تھا لیکن اب وہ میرے ساتھ ساتھ وصی کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ ہر وہ چیز جو وصی کی ہوتی ہے' اسے چاہیے ہوتی ہے۔ تم جانتی ہو' دونوں تقریباً" ہم عمر ہیں دونوں کی لڑائیوں سے میں سخت پریشان ہوں۔ اگلے سال کالج میں آجائیں گے۔ اگر اسی طرح مقابلے بازی چلتی رہی تو مجھے ڈر ہے کہ نوبت ہاتھاپائی تک نہ پہنچ جائے۔"

"اللہ نہ کرے بھابھی! دونوں بھائی ہیں۔ ایسا کیوں کریں گے۔ ابھی بچپنا ہے' اس لیے لڑتے ہیں۔ دوسرے آپ بھیا کو جانتی ہیں' ان کا پورا ہولڈ ہے۔ بچے بھی ان سے ڈرتے ہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں' سب ٹھیک ہو جائے گا۔" ارم کی تسلی پر ان کے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ اتنی تسلی بخش نہیں تھی۔

"ارم! ایک بات پوچھوں تم سے؟" وہ سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔

"اباجی! توفیق کی شادی کے لیے کیوں نہیں مانے تھے جبکہ ان کی پہلی بہو بھی اسی گھر سے آئی تھی۔"

"یہ اتنے سال بعد آپ کو اس بات کا خیال کیوں آیا؟" آمنہ نے کوئی جواب نہیں دیا' بس منتظر نظروں سے انہیں دیکھتی رہیں۔

"خالد بھائی کی عادتیں شروع سے ہم سے مختلف تھیں' وہ بری صحبت کا شکار تھے۔ یہ ہمیں کافی بعد میں پتا چلا تھا۔ ثمرہ بھابھی کو پتا نہیں وہ کہاں ملے تھے لیکن ان کا تعلق "اس جگہ" سے تھا۔ جب اباجی کو پتا چلا تو انہوں نے زمین آسمان ایک کر دیے۔ خالد بھائی کو گھر سے نکال دیا لیکن انہوں نے پھر بھی ثمرہ سے شادی کی تو اباجی نے انہیں جائیداد سے عاق کر دیا۔ ہم میں سے کوئی خالد بھائی سے نہیں ملتا تھا لیکن توفیق بھیا ان سے ملنے جاتے تھے۔ شیزانہ' ثمرہ کی بہن تھی۔ جب بھیا نے شیزانہ سے شادی کی خواہش ظاہر کی تو اباجی نے انہیں بھی عاق کرنے کی دھمکی دی۔ بھیا جانتے تھے وہ ایسا کر بھی سکتے ہیں' اس لیے خاموش ہو گئے لیکن انہوں نے شادی کر لی تھی۔ یہ مجھے بھی تب پتا چلا جب آپ کو پتا چلا۔"

"اس کا مطلب ہے توفیق کا ساتھ خالد بھائی اور ان کی بیوی نے دیا۔"

"لگتا تو یہی ہے۔" آمنہ کے سوال پر ارم کندھے اچکا کر بولی تو آمنہ کا چہرہ تن سا گیا تھا۔

☼ ☼ ☼

ان کے بچوں کی ہنسی نے کمرے کی فضا کو بہت خوشگوار بنا رکھا تھا۔ مسکراتی ہوئی آنکھوں سے انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے اپنے بچوں کو دیکھا۔ سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی' سب سے ہوتی ہوئی ان کی نظر ولی پر ٹھہر گئی۔ آج کتنے عرصے کے بعد وہ نہ صرف ان کے ساتھ بیٹھا تھا بلکہ ان کی باتوں پر مسکرا بھی رہا تھا۔

"ولی بھائی! آپ نے پرامس کیا تھا۔ اگر آپ کا اے پلس گریڈ آیا تو جو میں کہوں گا آپ مجھے دلائیں گے۔" ولی کی یاددہانی پر وہ سر ہلا کر فریحہ کی طرف مڑا۔

"فری کو کیا چاہیے؟"

"میں آپ سے پزا لوں گی۔" ولی کو اپنی فرمائش بتا کر وہ وصی کی طرف مڑی۔ "وصی بھائی! میں آپ سے آئس کریم لوں گی اور اس دن ہم نے اسٹور پر جو ڈول دیکھی تھی' وہ بھی میں آپ ہی سے لوں گی۔"

"اور میں تم سے سوٹ لوں گی۔" علیزہ نے شرارت سے وصی کا چہرہ دیکھا۔

"پاس ہونے کی اتنی بڑی سزا۔" وصی نے مصنوعی دکھ کا اظہار کیا تو آمنہ کے ساتھ توفیق صاحب بھی مسکرا دیے۔ اچانک ان کی نظر ولی پر پڑی تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ اگرچہ اس کا سر جھکا ہوا تھا لیکن وہ جان گئے تھے اس کا موڈ اچانک بگڑ گیا ہے لیکن کیوں' انہوں نے پرسوچ نظروں سے وصی کو دیکھا جیسے سب کچھ سمجھ گئے۔ علیزہ اور وصی اسے گھیرے ہوئے تھے جبکہ فریحہ اس کی گود میں بیٹھی تھی۔

Posted by Cute_gal
oneurdu.com

"ولی! تمہارا کیا خیال ہے' ڈنر کے لیے کہاں چلیں؟" آمنہ کے پوچھنے پر توفیق صاحب نے بے ساختہ اسے دیکھا جو پہلے ہی سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"پاپا! مما کچھ پوچھ رہی ہیں۔" اس کی مسلسل خاموشی پر انہیں ٹوکنا پڑا۔

"میں انہیں جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔" وہ آمنہ کے معاملے میں ایسا ہی بدتمیز تھا لیکن اس کے باوجود وہ سلجھ کر رہ گئے۔ باقی سب بھی خاموش ہو گئے۔

"پاپا! مجھے گاڑی لینی ہے۔"

"لیکن تم نے تو منع کر دیا تھا۔"

"تو کیا میں اب نہیں لے سکتا یا اب آپ مجھے لے کر دینا نہیں چاہتے؟" اس کا لہجہ بے حد گستاخانہ تھا۔

"بی ہیو یور سیلف ولی!" ان کا لہجہ بھی سخت ہو گیا مگر پھر گہرا سانس لے کر انہوں نے خود کو ریلیکس کیا۔ "ٹھیک ہے' کل تم آفس آجانا' وہاں سے شوروم چلیں گے۔"

"اس کی ضرورت نہیں۔" توفیق صاحب نے الجھی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا جو وصی پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

"مجھے وہ گاڑی پسند ہے جو آپ نے وصی کو لے کر دی ہے۔"

ولی کی طرف دیکھتے ہوئے وصی نے جھٹکے سے نظریں اس کی طرف گھمائی تھیں۔ اس کے ماتھے پر بل پڑ چکے تھے۔

"اگر تمہیں کار کا ماڈل یا رنگ پسند ہے تو تم اسی طرح کی لے لینا۔" "وصی کو آپ کوئی اور لے دیں۔ مجھے وہی چاہیے۔"

"امپاسبل۔" وصی نے دانت پیس کر جواب دیا۔

"دیکھتے ہیں۔" ولی کا انداز چیلنج کرتا ہوا تھا۔

"اپنی حد میں رہو۔" وصی غصیلے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"ورنہ کیا کر لو گے؟" ولی بھی اٹھ کھڑا ہوا تو آمنہ نے پریشانی سے ان دونوں کو دیکھا۔ توفیق صاحب غصے سے کھڑے ہوئے۔

"بند کرو تم لوگ اپنی بکواس۔ جب بھی اکٹھے بیٹھتے ہو' بچوں کی طرح لڑنا شروع کر دیتے ہو۔"

ان کے غصیلے لہجے پر وہ دونوں خاموش ہو گئے لیکن ان کے بگڑے ہوئے زاویے ان کے خراب موڈ کا پتا دے رہے تھے۔ وصی ایک دم کمرے سے باہر نکل گیا تھا

"اچھا یہ تو ہے۔" وہ فوراً مان گئی تھی۔ "پر وہ ہے کہاں؟"

"میرا خیال ہے پھوپھو کے پاس بیٹھا ہے۔"

"اچھا اسے ڈرائنگ روم میں لے آؤ۔ میری فرینڈز کو بھی اس سے ملنا ہے۔ زرا سے منہ نہ بنانا۔"

"کیا عذاب ہے تمہارا۔"

"پلیز میری خاطر۔" وہ علیزہ کا گال چھپا کر فوراً ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

علیزہ لاؤنج میں آگئی۔ "تم آکے بیٹھے ہو پھپھو کہاں ہیں؟"

"کون؟ کیا فائدہ تک ہر حال میں چلتا ہوں تم وصی پارٹی کے ساتھ آ جانا۔" وہ ٹیبل پر سے چابیاں اٹھا کر فوراً کھڑا ہو گیا۔

"اب یہاں آئے ہو تو عوبیہ کو وش تو کرتے جاؤ۔" وہ علیزہ کو دیکھنے لگا۔

"چلو۔" پھر کچھ سوچ کر وہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھنے لگا۔

"آپ ولی ہیں؟" وہ فریحہ سے بات کر رہا تھا جب ایک نسوانی آواز پر حیران ہو کر سیدھا ہوا۔

"ہائے میں شرمین ہوں' عوبیہ کی فرینڈ۔" اس کے مسکرانے پر ولی نے اس کے پیچھے مسکراتی ہوئی عوبیہ کو دیکھا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔"

"ویسے آپ کے چہرے سے لگتا تو نہیں۔" اس کے قہقہے پر ولی نے بیزاری سے اسے دیکھا۔

"آپ سے چھوٹی سی فیور چاہیے۔ پلیز زرا یہ فارم تو فل کر دیں۔"

"یہ کس سلسلے میں ہے؟"

"کوئی خاص سلسلہ نہیں۔ بس میں ہر ہینڈسم شخص سے یہ فارم فل کرواتی ہوں۔" اس کی بات مکمل ہوتے ہی عوبیہ اسے کھینچتے ہوئے دوسری طرف لے گئی۔

"کیا چاہیے ... فل [illegible]"

"[illegible] پھوپھو کی [illegible] بالکل پسند نہیں۔"

"[illegible] نہیں۔ سب [illegible]"

وہ علیزہ پر ایک نظر ڈال کر فارم فل کرنے لگا۔

"مگر آپ کا نام تو [illegible] بالکل ہم سے [illegible]" شرمین نے بہت حیرت سے ولی اور وصی کو دیکھا۔ "دونوں تو کزنز ہیں؟" اس کی حیرت کو وصی انجوائے کر رہا تھا۔

"یہی سمجھ لو۔" وصی نے مسکرا کر اس کا حیران چہرہ دیکھا۔

"یہ ولی چار ماہ بڑا ہے آپ سے۔" وہ الجھ کر بولی تو اس کے ساتھ ہی ولی بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ ولی نے گہری نظر وصی کے مسکراتے چہرے پر ڈالی۔

"اس میں حیرانی والی کیا بات ہے۔ یہ میرا سگا نہیں سوتیلا بھائی ہے۔"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا تو وصی جو مسکرا رہے تھے ان کی مسکراہٹیں یکدم غائب ہو گئیں جبکہ اس کے سخت لہجے پر شرمین بھی کنفیوز ہو کر عوبیہ کو دیکھنے لگی وہ شرمندگی سے نظریں چرا رہی تھی۔ وہ اللہ حافظ کہے بغیر باہر نکل گیا۔

"چلو یار اب کیک کاٹو۔" اس ٹینشن سے بھرپور خاموشی کو وصی نے ہی توڑا تھا۔

☼ ☼ ☼

"پرسوں میں پنڈی جا رہا ہوں خالہ اور ماموں سے ملنے چلو گی؟"

"نہیں' میرا کوئی موڈ نہیں۔" ولی کے سوال پر وہ برا منہ بناتے ہوئے بولی۔

"وہ لوگ ہر بار تمہارا پوچھتے ہیں' تم جاتی کیوں نہیں؟"

"کیونکہ ایک دو دفعہ جا کر [illegible] بھر چکا ہے۔ ان لوگوں کو [illegible] نہیں آتا۔"

"وہ ہمارے اپنے ہیں جبکہ جنہیں تم ممّا کہتی ہو وہ ہماری ممّا نہیں' سوتیلی ہیں۔" ولی کے تلخ انداز پر وہ استری شدہ کپڑے الماری میں رکھ رہی تھی' پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔

"سوتیلی وہ تمہیں لگتی ہوں گی مجھے نہیں۔ جس کو تم اپنا کہہ رہے ہو' صرف ہماری ممی کے کزن تھے جبکہ خالہ وہ ہماری نانی بھی لگتی ہیں۔ میں نے تو ان ہی کی اپنوں والی کوئی بات نہیں دیکھی۔ صرف ممّا کی برائی کرتی رہتی ہیں۔"

"[illegible] ہی تو [illegible] ہوگی" اسی لیے تو ڈرتی ہوں گی۔ "تمہارے ساتھ [illegible] ہوگی۔ [illegible] تم مان لیتے ہو۔ اتنا [illegible] نہیں رہے جتنا عرصہ ممّا کے ساتھ [illegible] ان کے منہ سے کبھی [illegible] سنا [illegible] اگر ممّا سوتیلی ہوتیں [illegible] اس طرح اپنے اعتماد سے [illegible] میں سوا [illegible]"

"اس کا جواب مجھے سے [illegible] ہو رہا تھا۔ [illegible] اس لیے نہیں کہا تھا کیونکہ وہ پاپا [illegible] اگر وہ نہیں کچھ کہتیں تو پاپا انہیں گھر سے [illegible]"

"[illegible] انہیں پاپا کا ڈر ہو تا تو وہ پاپا کے جانے کے بعد ہمیں [illegible] ہونے کا طعنہ دے سکتی تھیں۔ فریحہ تم سے چھوٹی [illegible] وہ [illegible] میں جانتی ہوں تمہیں کون [illegible] وقت اس طرح کی باتیں سوچ سوچ کر تم اپنے [illegible] ہمارا سکون بھی برباد کرتے ہو۔ وصی اور ولی [illegible] لگتے ہوں گے کہ ہم ان کے سوتیلے ہیں۔ [illegible] تم تنقید [illegible] کرتے ہو۔" بھی اس نے پلٹ کر [illegible] جواب نہیں دیا۔

"تمہارا سگا بھائی میں ہوں یا وہ؟" ولی کو بھی اب غصہ آ گیا تھا۔

"یہ سوتیلا تمہیں پتا ہوگا' مجھے صرف اتنا پتا ہے جتنے [illegible] آپ ہو اتنا وہ بھی میرا اپنا ہے۔"

"تو پھر تم وہ جاؤ اپنے اس سگے کے پاس۔" وہ ایکدم [illegible] کر بولا۔

"مجھے بھی تمہارے منہ لگنے کا کوئی شوق نہیں۔" وہ [illegible] اس کی شرٹ زمین پر پھینک کر باہر نکل گئی۔

☼ ☼ ☼

کھانے کے بعد سب لوگ لاؤنج میں بیٹھ گئے تھے۔ ولی [illegible] نظر توفیق صاحب کے قریب بیٹھے ہوئے وصی [illegible] دونوں سے لگتے ہوئے اس نے نظریں [illegible]

"[illegible] مجھے اس سے کہیں تو آوارہ گردی کرتا ہے۔"

"[illegible] بھی بے خبر اب تمہاری ہر وقت کی شکایت [illegible] تم کہتے ہو بہت ہوگئی موج مستی۔ اب [illegible] آجاؤ۔"

آمنہ کی شکایت پر انہوں نے مسکرا کر اسی کی بھرپور [illegible] لیکن ان کی مسکراہٹ دیکھ کر وصی کے ساتھ ساتھ [illegible] علیزہ بھی ہنس پڑی۔

"میں بھی یہ ہی سوچ رہا ہوں [illegible] بیٹا [illegible] شروع [illegible] سے بے اختیار [illegible] تم یہ بات اور کیا ہوگی [illegible] چارج تم سنبھال لو۔"

"[illegible] خوب ہوئے۔" "[illegible] کرنے والے ہو۔" اس کی تیاری کریں؟"

"اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔"

"کیوں؟" وہ حیران ہوئے۔

"یہ کام بھی آپ اپنے اس بیٹے سے لیں۔"

آمنہ نے بھی اسے اپنے [illegible]

"لیکن وہ یہ کام تمہارا ہے۔"

"سوری پاپا!" وہ ایک دم کھڑا ہو گیا۔ "مگر اس نے فیکٹری آنا شروع کیا تو چاہے وہ میری فیکٹری ہو یا پاپا کی فیکٹری میں، میں کبھی قدم نہیں رکھوں گا۔"

وہ دو ٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سنا کر باہر نکل گیا جبکہ وصی کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔ اس کی بات بہت [illegible] آمنہ کے سرخ چہرے پر پڑی تو وہ تب تک [illegible] کے اترتے ہوئے چہرے دیکھنے لگا۔ [illegible] ہوئے بولا۔

"انکل ڈیڈی اس نے مما اور آپ کی خاطر [illegible] جوائن کرنے کا سوچا تھا کیونکہ مما چاہتی تھیں کہ میں بے روزگار ہو جاؤں لیکن وہ [illegible] مگر شاید [illegible] کر لیں اور آپ کی خاطر اس نے [illegible] ہو جائے ورنہ میں تو [illegible] جاب میں [illegible] توفیق صاحب اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔

"لیکن وصی۔"

"ڈونٹ وری ڈیڈی' آئی نو۔" اس نے [illegible] ان کے کندھے پر ہاتھ [illegible] مسکراہٹ سب کی طرف اچھالتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

پھر دونوں [illegible] اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے [illegible] کلمات کہہ کر فون بند کر دیا۔

"[illegible] فیکٹری جانے سے منع کیوں کیا؟" [illegible] سنجیدہ تھی۔

"مما! میں نے بتایا نا کہ فیملی بزنس میں میرا کوئی انٹرسٹ نہیں۔"

"جھوٹ مت بولو وصی!" انہوں نے غصے سے اس کی بات کاٹی۔ "تم نے خود کہا تھا کہ تم فیکٹری جانا چاہتے ہو۔"

"مما۔" انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

"تمہارا انٹرسٹ ہے یا نہیں مجھے نہیں پتا۔ بس میں چاہتی ہوں تم فیملی بزنس میں انوالو ہو۔ یہ فیکٹریاں تمہارے باپ کی ہیں، صرف ولی ہی ان کا بیٹا نہیں۔ تم اور ولی بھی ہر چیز میں برابر کے حق دار ہو۔"

ان کے لہجے میں غصہ محسوس کر کے ولی نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے انہوں نے غصے سے جھٹک دیا اور جب دوبارہ بولیں تو ان کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"یہ اب سے نہیں پچھلے کئی سالوں سے ایسا ہو رہا ہے۔ ولی زیادتی پر زیادتی کرتا جاتا ہے۔ تمہارے حصے کی ہر چیز چھین لیتا ہے پھر بھی تم نہیں بولتے۔ میں تمہیں اپنی خواہش دباتے دیکھتی ہوں تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تم کیوں اتنا برداشت کرتے ہو؟"

وصی کتنی دیر تک دکھ سے انہیں دیکھتا رہا۔

"مما! تکلیف اب مجھے ہو رہی ہے۔ آپ جانتی ہیں میں آپ کو روتے نہیں دیکھ سکتا۔" اس نے پیار سے ان کے آنسو سمیٹ لیے۔

"میرے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو رہی مما! اور نہ ہی میں کوئی بچہ ہوں کہ کوئی میری چیز چھین لے۔ یہ ٹھیک ہے ڈیڈی کی خاطر میں ولی کی کڑوی باتیں برداشت کر لیتا ہوں۔ اپنی خواہشوں کو دبا رہا ہوں۔ ولی مجھ سے جو چیز بھی ضد میں یا کسی وجہ سے بھی لیتا ہے، میں آرام سے اسے دے دیتا ہوں کیونکہ میں اس طرح کی دوسری لے سکتا ہوں۔ اب اتنی سی بات پر میں لڑ کر یا ضد کر کے گھر کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہتا۔ ہماری لڑائیوں سے ڈیڈی کو، آپ کو، میری بہنوں کو، بھائی کو تکلیف ہوتی ہے۔ کیا میں ان کی خاطر اتنا بھی نہیں کر سکتا۔"

"تمہارا [illegible] نہیں؟" آمنہ نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"مما! اگر اسے اس بات کا احساس نہیں تو میں کم از کم [illegible] نہیں بن سکتا۔" وہ مسکرایا لیکن آمنہ کچھ اور ہی سوچ رہی تھیں۔

"اگر ولی نے اپنے باپ سے یہ خواہش [illegible] جائیداد میں حصہ ہی نہ دیں تو؟" [illegible] اندیشے تھے، وصی انہیں سمجھ رہا تھا [illegible] کے لیے اندھی محبت سے وصی [illegible] وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر کندھے اچکا کر بولا۔

"ایسا ہونا تو نہیں چاہیے، لیکن اگر ہوا تو [illegible] دیکھی جائے گی۔" اس کے لاپروا انداز پر [illegible] سے دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔

"مما۔" وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگیں۔

"آپ کسی بات کو سوچ کر پریشان نہ ہوں۔ میں اپنے حق کو اچھی طرح جانتا ہوں۔" اس کے مضبوط لہجے پر پہلی بار ان کے چہرے پر اطمینان کی جھلک نظر آئی تھی۔

❁ ❁ ❁

ہال میں داخل ہوتے ہی اس نے متلاشی نظروں سے چاروں طرف دیکھا اور جلد ہی وہ دونوں اس کو نظر بھی آ گئے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے بیٹھتے ہی ان دونوں نے اسے گھورنا شروع کر دیا۔

"سوری یار! میں لیٹ ہو گیا۔" وصی نے فوراً اپنی غلطی تسلیم کر لی تھی۔

"یہ تو تم مان لو یار! کہ تم انتہائی فضول آدمی ہو۔ ایم بی اے کیے ہوئے ہمیں ڈیڑھ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے اور میں گن کر بتا سکتا ہوں کہ ان ڈیڑھ سالوں میں تم چھ نہیں تو سات بار ملے ہو گے۔ میں ایک بے روزگار بندہ اپنے اتنے ٹف شیڈول سے ٹائم نکال لیتا ہوں اور تم دنیا کے آخری فارغ آدمی، تمہیں سو فون کریں تو ایک بار دیدار کرواتے ہو۔"

"بڑے لوگوں کو سو کام ہوتے ہیں یار!" سبحان کے غصیلے انداز پر وہ بڑی [illegible] سے بولا تو سبحان نے بلا جھجک ایک مکا اس کے کندھے پر رسید کیا۔ وصی نے بے ساختہ کندھا [illegible] اسے دیکھا۔

"دیکھ رہی ہو اپنے کزن کو۔ ہاتھا پائی پر اتر آیا ہے۔"

"بڑا اچھا کر رہا ہے۔ تمہارے لیٹ آنے کی سزا ہے۔" صاحبہ کی حمایت پر وصی نے مصنوعی افسوس سے سر ہلایا۔

"اگر لڑائی ختم ہو گئی ہو تو کچھ آرڈر کریں۔" وصی نے مینیو کارڈ اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا۔

"اچھا تو تم اپنی جاب میں سیٹ ہو گئے ہو۔" [illegible]

[illegible] وصی نے شرارت سے سبحان کو دیکھا۔

"[illegible] بہت پھڑک رہے ہو۔" اس کے تپے ہوئے [illegible] وہ دونوں ہنس پڑے۔ وہ دونوں جانتے تھے کہ سبحان کو اپنی جاب سے کتنی چڑ ہے۔

"اپنی سناؤ۔"

"کچھ خاص نہیں یار!"

"تم تو اپنی فیکٹری جوائن کرنے والے تھے؟" صاحبہ نے پوچھا۔

"ہاں سوچا تھا لیکن تم لوگ جانتے ہو مجھے جاب زیادہ پسند ہے۔"

"تو اب تم کیا کرنے والے ہو۔" صاحبہ بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"دیکھو۔" وہ لاپروائی سے بولا۔

"اچھا سنو ایک بینک میں سیکنڈ گریڈ آفیسر کے لیے دو ویکنسی ہیں۔ بہت زبردست سیلری پیکیج ہے۔ میں نے اپنی سی وی بھجوا دی ہے، تم بھی ٹرائی کر لو۔"

"تم جاب کرو گی؟" اب کے وصی نے چونک کر اسے دیکھا۔

"تو حرج ہی کیا ہے۔ میں نے ایم بی اے اس لیے نہیں کیا کہ گھر بیٹھ جاؤں۔"

"کیوں تم دونوں کسی حقدار کی کرسی مار رہے ہو۔ امیر باپ کی اولاد ہو! جاؤ اپنے اپنے باپ کے کاروبار سنبھالو۔" سبحان کے جلنے کے انداز پر ان دونوں نے ایک ساتھ اسے گھورا۔

"اپنے باپ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ تم کیوں کسی حقدار کی کرسی پر قابض ہو۔" صاحبہ نے دانت پیس کر اپنے ماموں زاد کو دیکھا۔

"میری تو مجبوری ہے۔" سارے جہان کی بے چارگی اپنے چہرے پر طاری کر کے اس نے انہیں دیکھا۔

"ہمارا شوق ہے۔" وصی نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔ کچھ دیر بعد وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔ سبحان سے اس کی دوستی فرسٹ ایئر میں ہوئی تھی اور ایم بی اے تک ان کی دوستی کافی مضبوط ہو گئی تھی۔ جبکہ صاحبہ سے اس کی پہلی ملاقات ایم بی اے میں ہوئی۔ وہ سبحان کی کزن تھی۔ شوخ و دوستانہ فطرت کی مالک تھی۔ وہ اس کے ساتھ بھی کافی بے تکلفی سے بات کرتی لیکن وہ کافی ریزرو رہتا۔ شروع سے ہی کو ایجوکیشن میں پڑھنے کے باوجود اس نے لڑکیوں کی لاکھ پیش قدمی کے باوجود ان سے دوستی نہیں کی لیکن صاحبہ سے مل کر اسے احساس ہوا کہ وہ ایک مختلف لڑکی ہے۔ آج صاحبہ کا شمار اس کی بہترین دوستوں میں ہوتا تھا۔

❁ ❁ ❁

پچھلے دس منٹ سے وہ مکمل خاموشی کے ساتھ اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں کا جائزہ [illegible] بیوی اور ان کی بیٹی سے مل [illegible] ماموں کو دیکھا جو [illegible] لگ ان سے بڑے رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی ثمو تھوڑی تھوڑی دیر بعد اونچی آواز میں ہنس کر اپنی موجودگی کا احساس دلا رہی تھیں۔ اس کے دائیں طرف رکھے صوفے پر علیزہ اور فریحہ کے درمیان اس کی کزن یعنی خالد ماموں کی اکلوتی بیٹی سوہنی بیٹھی تھی۔ ایک لمحے کے لیے اس کی نظریں اس پر ٹھہر گئیں۔ جب سے وہ آئی تھی عروبہ نے اسے بہت کم بات کرتے دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پر مسلسل جھینپی جھینپی سی مسکراہٹ تھی۔ اس کے بالکل سامنے سنگل صوفے پر بیٹھا قہقہہ لگا کر ہنستا وہ ولی تھا۔ کتنی دیر تو وہ حیران رہی۔ اس کے بعد سے اب تک وہ مسلسل خاموش تھی۔ اس سے نظریں ہٹا کر اس نے علیزہ کو دیکھنا چاہا تب ہی اس کی نظر اندر داخل ہوتے وصی پر پڑی۔ وہ بھی اتنا ہی حیران تھا جتنی وہ تھی۔ شاید اس نے بھی ولی کا قصہ سن لیا تھا۔

"لو خالد! وصی بھی آ گیا۔ وصی! یہ تمہارے چاچو ہیں۔" وہ اب وصی سے گلے مل رہے تھے۔

"توفیق بھیا! یہ تو ہو بہو آپ کی کاپی ہے۔ اتنا ہی ہینڈسم۔" وہ اسے ساتھ لگائے بڑے پیار سے دیکھ رہے تھے۔

"ماشاء اللہ کہو خالد!" توفیق صاحب نے مسکرا کر وصی کو دیکھا۔

"یہ تمہاری چچی اور یہ سوہنی ہے۔" عروبہ نے ایک بار پھر بغور اسے دیکھا۔ اس نے جھجکتے ہوئے وصی کو سلام کیا تھا۔ وصی کے بیٹھتے ہی ایک بار پھر باتیں شروع ہو گئیں۔ حتیٰ کہ وصی کی موجودگی نے بھی ولی کی خوش مزاجی پر کوئی اثر نہیں ڈالا تھا۔ وصی نے اشارے سے اس کا حال پوچھا تو وہ مسکرا دی۔ کچھ دیر بعد اس کا فون آیا تو وہ

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

باہر نکل گیا۔
فریحہ، سوہنی کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی تو وہ بھی غیر محسوس طریقے سے باہر نکل آئی۔
"میں تمہیں اندر ڈھونڈ رہی ہوں، تم یہاں کیا کر رہی ہو۔" علیزہ کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا، وہ اسی کی طرف آ رہی تھی۔
"ایسے ہی۔"
"ایسے ہی کیا اور یہ اتنی چپ چپ کیوں ہو۔ کچھ ہوا ہے؟" علیزہ نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔
"تم نے محسوس کیا، ولی آج کتنا خوش ہے۔"
"ہاں تو اس میں پریشانی والی کیا بات ہے بلکہ خوشی کی بات ہے کہ ولی ہنستا بھی ہے۔" علیزہ کے ہنسنے پر اس نے سر جھکایا۔ "اس کی خوشی کی وجہ ماموں خالد کی فیملی ہے۔"
"ہاں تو ظاہری بات ہے، اس کے دس رشتے بنتے ہیں۔" عروبہ نے بغور ہنستی ہوئی علیزہ کو دیکھا۔
"سوہنی کو دیکھا، کتنی پیاری ہے۔" اب علیزہ نے غور سے عروبہ کا چہرہ دیکھا اور کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"جیلس ہو رہی ہو، وہ بھی اپنی کزن سے۔"
"علیزہ پلیز....." عروبہ نے جھنجلا کر اسے دیکھا۔
"کہیں ولی کی خوشی کی وجہ سوہنی تو نہیں؟" عروبہ کے اترے ہوئے چہرے کی وجہ اب علیزہ کی سمجھ میں آئی۔ اس نے شرارت سے عروبہ کو دیکھا لیکن اس کا پریشان چہرہ دیکھ کر اس نے کسی بھی شرارت سے گریز کیا تھا۔
"تم خود دیکھو علیزہ، اتنے سال خالد ماموں اس گھر میں نہیں آئے۔ چلو ممی تو نانا جی کی وجہ سے ناراض تھیں پر توفیق ماموں تو پنڈی جاتے تھے۔ وہ خالد ماموں کو یہاں لا سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر ولی انہیں یہاں لے آیا۔ صلح ہو گئی، اچھی بات ہے۔ لیکن اب سوہنی کو دیکھ کر مجھے خیال آیا، کہیں اس صلح کے پیچھے ولی کا کوئی اور مقصد تو نہیں؟ تمہیں یاد ہے نا وہ پنڈی کتنے شوق سے جاتا تھا۔"
اس کے دل میں جو اندیشہ جاگا تھا، اس نے اس کی آنکھیں لبالب بھر دی تھیں۔ اس کے آنسو دیکھ کر علیزہ پریشان ہو گئی۔
"بے فکر رہو، میرے بھائی بڑے شریف ہیں۔"
"تو کیا میں [illegible] شریف [illegible]" اس کے سوال پر علیزہ نے گھور کر اسے دیکھا۔
"بات شرافت کی نہیں، پسند کی ہے۔ اگر ولی سوہنی کو پسند کرتا ہو تو میرا کیا ہوگا۔"
اب کی بار آنسو اس کی آنکھوں سے باہر نکل آئے تھے۔ علیزہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔
"بالکل پاگل ہو عروبہ۔ ایسا کچھ نہیں۔ تم نے دیکھا نہیں وہ کتنی چھوٹی ہے۔ اپنی فری جتنی ہے۔"
"اتنی بھی چھوٹی نہیں، سیکنڈ ایئر میں ہے۔" عروبہ نے اس سے علیحدہ ہو کر اپنے آنسو صاف کیے۔
"ایک بات کہوں، میرا یقین کرو گی۔" عروبہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔
"ولی اور سوہنی میں ایسا کچھ نہیں جیسا تم سوچ رہی ہو۔ تم نے غور نہیں کیا، کتنی شرمیلی طبیعت ہے اس کی۔ ولی کو ایسی لڑکیاں بالکل اٹریکٹ نہیں کرتیں، وہ خود جس طرح بولڈ ہے، ویسی لڑکیاں اسے پسند ہیں۔" علیزہ کی تسلی کا اس پر خاطر خواہ اثر ہوا تھا۔
"ایک بات اور۔ سوہنی بے شک پیاری ہے، پر تم بھی بہت خوبصورت ہو۔ بے فکر رہو، تمہاری جگہ میں کسی کو لینے نہیں دوں گی۔"
اب کی بار عروبہ کھل کر مسکرائی۔
"اور پلیز اندر جا کر اسے گھورنا مت، پہلے ہی بے چاری اتنا نروس ہو رہی تھی۔"
"اچھا بس۔" عروبہ نے کچھ شرمندہ ہو کر اسے ٹوکا اور اس سے پہلے ہی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

☆ ☆ ☆

وہ ابھی گھر سے کچھ فاصلے پر تھا جب اس نے گیٹ کھلتے اور ولی کی کار باہر نکلتے دیکھی۔ اس نے ایک نظر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ولی پر ڈالی اور گاڑی پورچ میں لے آیا۔
"خیریت؟" علیزہ کو تیزی سے باہر نکلتے دیکھ کر اس نے ابرو اچکائے۔
"کل چاچو جا رہے ہیں تو سوچا سوہنی کو لاہور کی سیر کرا دیں۔" اس کے سر ہلانے پر علیزہ آگے بڑھ گئی۔ دروازہ کھولتے ہی اسے سوہنی کی گھبرائی ہوئی شکل نظر آئی۔ اس کے سلام پر وصی نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔
"تم بھی جا رہے ہو؟" ولی کو ٹک سک سے تیار دیکھ کر وصی کو حیرت ہوئی۔

"[illegible] بھی ہو گیا۔ ولی بھائی نے مجھے ساتھ چلنے کا [illegible]" "خوش قسمت ہو بھئی۔" وصی نے [illegible] اس کے کندھے پر ہاتھ مارا پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔
ابھی اس نے صرف ایک جوتا اتارا تھا جب فریحہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ "آپ بھی ساتھ چلیں۔ ولی بھائی کہہ رہے ہیں میں آپ سے پوچھ لوں۔" وہ اتنی سی بات پر بے حد خوش ہو رہی تھی۔
"آج تو واقعی معجزے کا دن ہے۔" وہ منہ میں بڑبڑایا۔ "فریحہ! آج تو میں سخت تھکا ہوا ہوں، دوسرا ولی نے پتا نہیں کس موڈ میں ایسا کہہ دیا ہے لیکن مجھے اس کی عادت کا اندازہ ہے، یہ نہ ہو روڈ پر کوئی شو لگ جائے۔" اس نے دوسرا جوتا بھی اتار دیا تھا۔
فریش ہو کر جب وہ لاؤنج میں پہنچا تو وہاں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ اس نے حیران ہوتے ہوئے ساری لائٹیں جلا دیں اور سیدھا آمنہ کے کمرے کی طرف آ گیا۔ دستک دے کر وہ اندر چلا آیا۔ آمنہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے دروازے کو ہی دیکھ رہی تھیں۔
"کیا بات ہے ماما! آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟" وہ بغور انہیں دیکھتا ہوا ان کے قریب بیٹھ گیا۔
"ہوں۔"
"تو پھر آپ ڈیڈی کے ساتھ کیوں نہیں گئیں۔ یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہیں۔"
"ایسے ہی دل نہیں چاہ رہا تھا۔" اب انہوں نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹالی تھیں۔ وہ دونوں ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے ان کے نزدیک لیٹ گیا۔
"میں جانتا ہوں، آپ کسی بات پر پریشان ہیں، اس لیے جب تک آپ مجھے بتائیں گی نہیں، میں یونہی لیٹا رہوں گا۔" وہ اب کہنی کے بل لیٹا انہیں دیکھ رہا تھا۔
"ہاں میں پریشان ہوں اور اس کی وجہ ولی کی خالہ کا یہاں آنا ہے۔"
وصی نے اب الجھن بھری نظروں سے انہیں دیکھا۔
"مجھے تمہارے چاچو کے یہاں آنے پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ مجھے خوشی ہے لیکن ان کی بیوی ثمرہ، وہ صرف ولی کی خالہ ہے۔ یہ وہ عورت ہے جس نے میری زندگی برباد کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے توفیق کی شادی اپنی بہن سے کروائی تھی۔ اس نے ولی کے دل میں ہمارے لیے اتنا زہر بھرا ہے کہ وہ آج تک ہمارا نہیں ہو سکا۔ تم نے دیکھے اس کے انداز، [illegible] نفرت [illegible] انداز [illegible]" وہ خاموش رہا۔
"اب ان لوگوں کے [illegible] مجھے اذیت میں مبتلا کرتی رہیں گی اور کچھ پتا نہیں مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے۔ پتا نہیں اب وہ کیا کرے گی۔"
ان کے لہجے میں خوف محسوس کر کے اب کی بار وصی چپ نہیں رہا تھا۔
"آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں ماما۔ اب وہ ڈیڈی کی تیسری شادی کروانے سے رہیں۔" اس کے مذاق پر بھی ان کے چہرے کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔
"تم نہیں جانتے وصی! میں کیا محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے لگتا ہے وہ میرے بچوں کو مجھ سے دور کر دے گی۔ اتنے سال بعد بھی مجھے ڈر ہے وہ توفیق کو مجھ سے دور کر سکتی ہے۔ انہیں مجھ سے بدگمان کر سکتی ہے۔ میں فری اور علیزہ کی بے رخی برداشت نہیں کر سکتی۔ تم نے دیکھا علیزہ اور فری بھی ہر وقت اس کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ اگر اس نے انہیں میرے خلاف کر دیا تو... میں..." آخر میں وہ رو پڑیں تو وصی نے بے اختیار اٹھ کر انہیں ساتھ لگایا۔
"آپ ایسی باتیں کیوں سوچ رہی ہیں ماما! علیزہ اور فری کو کوئی آپ کے خلاف نہیں کر سکتا۔ اگر انہیں خلاف ہی ہونا ہوتا تو کئی سال پہلے ہو جاتیں۔ جب وہ بہت چھوٹی تھیں۔ اب تو وہ بڑی ہو چکی ہیں، ان کے پاس اپنا دماغ اور آنکھیں ہیں اور انہیں پتا ہے کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح ہے۔ جس طرح آپ کو ان سے پیار ہے، اسی طرح انہیں بھی آپ سے پیار ہے۔ ان کی طرف سے بے فکر رہیں۔ وہ خالہ ہیں، یہ ایک فیکٹ ہے لیکن اس سے بڑا فیکٹ یہ ہے کہ آپ ان کی ماما ہیں اور ڈیڈی کی طرف سے بھی بے فکر رہیں، اتنے سالوں سے وہ آپ کے ساتھ ہیں اور کتنی بار سب کے سامنے وہ آپ کی اچھائی کا اعتراف بھی کر چکے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا ان کے لیے آپ سے اہم سے بڑھ کر ان کی مرحومہ بیوی کی بہن کی باتیں اہمیت رکھتی ہوں گی۔ ہمیں چاچو سے مطلب ہے، آپ بس انہیں چاچو کی بیوی سمجھ کر ٹریٹ کریں۔ ٹھیک ہے؟" وصی نے ان کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر مسکرایا تو وہ بھی مسکرا دیں۔

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

"تم بیٹھے بٹھائے انھیں سو بھی کیا ہے؟ کچھ کرو وصی! اگر روحی کو بھنک بھی پڑ گئی کہ تمہاری اور میری شادی کی بات ہو رہی ہے تو وہ کبھی بھی مجھ سے شادی نہیں کرے گا۔"
وہ پریشانی سے ہاتھ مسلنے لگی۔ اس کی حالت دیکھ کر وصی کی ہنسی چھوٹ گئی۔
"غلط "اگر روحی کو پتا چلا کہ ہماری شادی کی بات چل رہی ہے اور اگر اسے لگا کہ میرا تم میں انٹرسٹ ہے تو وہ ضد میں تم سے شادی کرے گا۔"
"واقعی۔" سمجھ میں آتے ہی وہ خوش ہو گئی۔ "یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔"
"لیکن وہ بھی ہو سکتا ہے جو تم سوچ رہی ہو۔" وصی کی بات پر اس نے برا سا منہ بنایا۔
"تم مجھے ڈرا رہے ہو وصی!"
"او کے کچھ کرتے ہیں۔"
"کچھ کرتے نہیں، جلدی کرو۔"
"بے فکر رہو، تم سے زیادہ مجھے اپنی فکر ہے۔ تم سے شادی کر کے میں نے ساری عمر رونا نہیں۔"
"دفع دور۔ منہ دھو رکھو اپنا۔ میں کرتی ہوں تم سے شادی۔"
اس نے غصے سے ایک دھموکا اس کے بازو پر جڑا پھر خود ہی کراہتے ہوئے ہاتھ مسلنے لگی جبکہ وصی ہنستا ہوا آگے بڑھ گیا۔

☼ ☼ ☼

"کل کا فنکشن کیسا رہا؟"
"زبردست۔"
"علیزہ کیسی لگ رہی تھی؟"
"زبردست۔" وصی کا سارا دھیان سیل فون پر تھا۔ صاحبہ نے ناگواری سے سیل فون کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر اس سے چھین لیا۔
"میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔"
"سن تو رہا ہوں۔"
"شادی کی تیاری شروع کر دی؟"
"خاصی کرلی ہے، دولہا کا نام ہے۔"
"شادی پر انوائٹ کرو گے؟" وصی نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔
"ضرور بلاؤں گا اگر میری شادی میں میری دوست نہیں آئے گی تو کیا خاک مزہ آئے گا۔"
"تمہاری شادی۔ میں تمہاری نہیں، علیزہ کی بات کر رہی ہوں۔"
"میں بھی وہی کہہ رہا ہوں۔ مما علیزہ کو میری شادی کے بارے میں بھی سوچ رہی ہیں۔ علیزہ کی کزن تم جانتی ہو ناں اس کے ساتھ میری بات چل رہی ہے۔" وہ لاپروائی سے بولا جبکہ صاحبہ ساکت ہو کر اسے دیکھتی رہی۔
"اور تم تیار ہو؟"
"ظاہر ہے مما نے کچھ ٹھیک ہی سوچا ہو گا۔" وہ اس کا جائزہ لے رہا تھا جس کے چہرے کے تاثرات کافی سنجیدہ ہو گئے تھے۔ دفعتاً وہ سیل فون ٹیبل سے اٹھا کر وہ کھڑی ہو گئی۔
"کہاں جا رہی ہو؟" اس کے فوراً سے وہ ٹھٹکی۔
حیرت سے اسے دیکھا۔
"لنچ آورز ختم ہونے والے ہیں۔"
"ختم تو نہیں ہوئے ناں بیٹھو۔" اس کے اصرار پر بجھے بجھے چہرے کے ساتھ بیٹھ گئی۔
"کیا ہوا، تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"
صاحبہ نے ماتھے پر بل ڈال کر اسے دیکھا۔
"لگتا ہے پچھلے پانچ سالوں سے تمہارے انگور کھٹے ہیں باوجود اس کے تمہارے بغیر بھی گزارا ہو سکتا ہے۔ بھلا مجھے کیا ضرورت ہے یہ جاب لی۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں کیوں تمہارے ساتھ ہوں؟"
"کیوں؟" اس نے عجیب سے لہجے پر وصی نے اسے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔
"میرا دماغ خراب ہے۔" وہ ایک بار پھر اٹھنے لگی تو وصی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔
"بیٹھ جاؤ صاحبہ میں مذاق کر رہا تھا۔"
اس نے غصے سے اس کے ہنستے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ دوبارہ بیٹھ گئی۔
"بہت گھٹیا مذاق تھا۔"
"یہ مذاق تو حاجی بھی ہے۔ واقعی میری اور علیزہ کی شادی کی بات چل رہی ہے۔ میں اور علیزہ بہت اچھے دوست ہیں لیکن اس رشتے کے لیے ہم دونوں تیار نہیں۔"
"تو مجھے کیوں بتا رہے ہو۔" اس کے لہجے

مطمئن کو وہ دیکھ سکتا تھا لیکن صاحبہ کا انداز اب بھی بے تاب تھا۔
"ٹھیک ہے 'اگلی دفعہ نہیں بتاؤں گا۔'" اس نے بگ میں بچی کافی کو ایک ہی گھونٹ میں ختم کیا۔
"حیرت ہے خود پسند ہو وصی کیا سننا چاہتے ہو مجھ سے کہ میں تمہارے لیے محسوس کرتی ہوں 'وہ یک طرفہ ہے۔' وہ اب بھی غصے میں تھی۔
"خود پسند ہونے کا الزام سراسر غلط ہے۔ سیدھا سادا سا بندہ ہوں اور تمہیں تنگ کر رہا تھا۔ صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ تم کیا چاہتی ہو۔"
"میں جو چاہتی ہوں 'تم جانتے ہو لیکن ان پانچ سالوں میں تم میرے بارے میں کس طرح سوچتے ہو مجھے آج تک اندازہ نہیں ہوا۔ میں لڑکی ہو کر اپنی پسند کا اظہار کر چکی ہوں اور تم لڑکے ہو اور ایسے ویسے بھی نہیں۔ ماشاء اللہ ہو لیکن پھر بھی مجھے حسرت رہی کہ تم کچھ کہو۔ کیا میں سمجھوں کہ صرف میں ہی تمہیں پسند کرتی ہوں اور تم صرف ابھی دوستی کی حد میں ہی بیٹھے ہو۔" اس کے جلے انداز پر وہ ایک بار پھر ہنس پڑا۔
"زیادہ تو نہیں 'صرف اتنا کہوں گا کہ میں آج مما سے تمہاری اور اپنی شادی کی بات کرنے والا ہوں اور مجھے امید ہے تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ چلیں لنچ آورز ختم ہو گئے ہیں۔"
مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ کچھ دیر بعد وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چلنے لگی۔

☼ ☼ ☼

"گھر میں بڑی خاموشی ہے۔" وہ سیدھا کچن میں آیا تھا جہاں آمنہ اس کے لیے کھانا گرم کر رہی تھیں۔
"فری اور علیزہ کو شاپنگ کے لیے جانا تھا ڈیڈی ساتھ گیا ہے۔ تمہارے ڈیڈی اور روحی اپنے ٹائم پر آئیں گے لیکن تم جلدی آ گئے ہو۔"
مسکراتے ہوئے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ ان کے چہرے کی بے چینی سے اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ اس سے کیا بات کرنا چاہتی ہیں۔
"مما مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔"
"ہوں۔" انہوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ہاں کہو۔"
"میں نے آپ کو صاحبہ کے بارے میں بتایا تھا۔"
"کون؟" انہوں نے الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا۔
"مما صاحبہ سبحان کی کزن ہم نے ایم بی اے ساتھ کیا تھا اور ابھی وہ میرے ساتھ جاب کر رہی ہے۔"
"اوہ ہاں۔" اس کی تفصیل پر انہوں نے سر ہلایا۔
"کیا ہوا اسے؟"
"اسے کیا ہونا ہے مما۔" آپ کے تھوڑا الجھا کر بولا۔
"میں اس سے شادی کا چاہتا ہوں۔"
... ابھی ... ہو کر اسے دیکھتی رہیں۔ مجھے کہ وصی تغیر زدہ ہو گیا۔
"... میں ... سوچ رہی تھی۔"
"مما علیزہ میری بہت اچھی دوست ہے لیکن میں اس سے شادی نہیں کر سکتا۔"
"میں ارم سے بات بھی کر چکی ہوں۔" آپ کے انہوں نے پریشانی سے پہلو بدلا لیکن وہ پریشان نہیں تھا۔ جانتا تھا کہ علیزہ بھی منع کر چکی ہو گی۔
گاڑی کے ہارن پر ان دونوں نے چونک کر کھڑکی کی طرف دیکھا جو لان کی طرف کھلتی تھی۔ کھلے گیٹ سے ارم کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔ ایک پل کے لیے وہ دونوں کچھ گھبرا گئے تھے۔ ارم کو اندر کی طرف بڑھتا دیکھ کر انہوں نے پریشانی سے وصی کو دیکھا جو قصداً نظریں چرا رہا تھا۔ اٹھ کر باہر نکل گئیں۔ انہیں دیکھ کر ارم مسکرائی تھیں۔
"علیزہ وغیرہ کو شاپنگ پر جانا تھا تو ساتھ میں عروبہ کو بھی لے گئے تو میں نے سوچا میں آپ سے مل آؤں۔"
بظاہر مسکرا رہی تھیں لیکن ان کا چہرہ ان کی پریشانی کو ظاہر کر رہا تھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی پریشانی میں بالکل خاموش بیٹھی تھیں۔ کچھ دیر بعد ارم کے کھنکھارنے پر انہوں نے چونک کر اسے دیکھا۔
"بھابھی میں دراصل آپ سے بات کرنے آئی تھی۔ مجھے آپ سے بہت شرمندہ ہوں مگر نے عروبہ سے بات کی تھی لیکن وہ کہتی ہے کہ اس نے وصی کو ہمیشہ اپنا بھائی سمجھا ہے۔"
آمنہ نے جیسے پرسکون ہو کر سانس لیا۔
"آپ نے برا تو نہیں منایا بھابھی؟"
"کیسی باتیں کر رہی ہو ارم ..."

Posted by Cute_girl
oneurdu.com
Posted by Cute_girl
oneurdu.com
UrduPhoto
UrduPhoto
UrduPhoto

کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سبحان نہیں آیا؟" صاحبہ نے پوچھا ہی تھا جب اپنے پیچھے سبحان کی آواز سنی۔

"کتنی جلدی رہتی ہے تمہیں لڑکی! میں وہاں گھر سے ہو کر آ رہا ہوں اور تم یہاں ہو۔ مبارک ہو یار!" صاحبہ کو بتانے کے بعد وہ وصی کے گلے لگ گیا۔

"تمہارے ڈرائیور کو بھیج دیا ہے' میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔"

"کیا کھا کر آئے ہو۔ تمہاری بولتی بند ہی نہیں ہو رہی۔"

وصی کے کہنے پر سبحان نے برا سا منہ بنایا تو صاحبہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

علیزہ کے اسٹیج پر آنے کے بعد گاہے بگاہے "وقتاً فوقتاً" سب کو مہندی کی رسم کے لیے اسٹیج پر بھیج رہی تھیں۔ وہ وکی کے دوست کی فیملی کی طرف بڑھ رہی تھیں' جب وصی کے پکارنے پر مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھنے لگیں۔ لیکن اس کے قریب پہنچتے پہنچتے ان کے قدم سست پڑ گئے تھے جبکہ نظریں وصی کے ساتھ کھڑی لڑکی پر ٹھہر گئی تھیں۔

"مما! یہ صاحبہ ہے۔ میں نے آپ کو بتایا تھا نا۔" وصی کے تعارف کروانے پر صاحبہ نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے بڑی بے ساختگی سے اسے گلے لگایا تھا۔

"کیسی ہو بیٹا! آپ کی فیملی نہیں آئی؟"

"نہیں' آنٹی! گھر میں کچھ گیسٹ آ گئے تھے۔"

"اچھا چلو' تمہیں علیزہ سے ملواتی ہوں۔ فری!" انہوں نے اسٹیج کی طرف جاتی فریحہ کو آواز دی تھی۔ اس کے ساتھ عروبہ اور وکی بھی آ گئے تھے۔

"یہ فری ہے' وصی کی چھوٹی بہن۔ یہ وکی ہے اور یہ عروبہ' وصی کی کزن۔" صاحبہ نے بغور مسکراتی ہوئی عروبہ کا جائزہ لیا۔

"اور یہ وصی کی کولیگ ہے' اور بھی کچھ ہے۔ مگر وہ بعد میں بتاؤں گی۔" آمنہ کے مذاق پر صاحبہ کھل کر مسکرائی تھی جبکہ وصی نے کچھ جھجک کر اپنے بہن بھائی کو دیکھا' وہ سب صاحبہ کو ہی دیکھ رہے تھے۔

"بیٹا! مجھے ذرا مہمانوں کو دیکھنا ہے' فری تمہیں علیزہ سے ملوا دیتی ہے۔" فریحہ حیرانی سے کبھی وصی کو اور کبھی [illegible]

"چلیں۔" صاحبہ کے پکارنے پر وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل پڑی۔

"ممی! کیسی لگی آپ کو؟" [illegible] آمنہ سے پوچھا۔

عروبہ اور وکی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا تھا۔ [illegible]

"تمہیں پسند ہے تو مجھے [illegible]" [illegible] بھی مسکرایا۔

"آپ نے ڈیڈی سے بات کی؟"

"ارے ابھی تو [illegible] ہوں۔ اب کیا [illegible] بات کروں۔ کل بات کروں گی' [illegible] جائیں گے۔ [illegible] تم مجھ پر چھوڑ دو۔"

ان کے مزے سے کہنے پر وہ بھی وہاں سے کھسکنے [illegible] ایک طرف سے عروبہ نے اور دوسری طرف سے [illegible] اس کا بازو تھام لیا تھا۔

۞ ۞ ۞

علیزہ سے ملنے کے بعد فوراً ہی پیچھے ہٹ گیا تھا۔ [illegible] اب وکی کے گلے لگ کر زار و قطار رو رہی تھی۔ [illegible] تیز روشنی میں سب کی آنکھوں سے گرتے آنسو [illegible] دیکھ سکتا تھا۔ وہ جب دوبارہ آمنہ کے گلے لگی تو [illegible] صاحب نے اس کا سر تھپک کر اسے الگ کیا [illegible] ولی اسے تھام کر گاڑی کی طرف لے جا رہے تھے [illegible] اس کونے میں کھڑا خود کو سنبھالنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے علیزہ نے متلاشی نظروں سے پیچھے دیکھا اور اس پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں جل تھل ہو گئیں تو وصی نے بڑی دقت سے مسکرا کر ہاتھ ہلایا تھا۔

گیٹ سے کچھ فاصلے پر رکھی کرسیوں میں سے ایک پر آمنہ افسردہ سی بیٹھی تھیں۔ [illegible] میں رکھا ہوا تھا۔ [illegible] چاہا تو وہ اسے آمنہ [illegible] آیا۔ [illegible] جانے کی اجازت مانگ رہی تھی۔

"اوکے آنٹی! اپنا خیال رکھیے گا۔" آمنہ نے پیار سے اس کا چہرہ تھپتھپایا۔

"سبحان کے ساتھ جاؤ گی؟"

"نہیں' وہ چلا گیا ہے۔ اسے کوئی ضروری کام تھا۔

فون کر رہی ہوں۔"

"بیٹھو' میں چھوڑ آتا ہوں۔" وہ اپنا سیل فون نکال رہی تھی جب وصی نے اسے ٹوک دیا۔

"سب لوگ [illegible] وصی! تم پہلے ہی تھکے ہوئے ہو۔"

"کوئی بات نہیں' وکی!" اس نے پاس سے گزرتے وکی کو آواز دی۔

"میں صاحبہ کو چھوڑنے جا رہا ہوں' کچھ دیر میں آتا ہوں۔" وکی کے سر ہلانے پر اس نے صاحبہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔

۞ ۞ ۞

"آپ اتنی جلدی آ گئے۔" توفیق صاحب کو دیکھ کر خالد نے اٹھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر انہیں روک دیا۔

"شمو تم نے ولیمہ میں بھیجا تھا؟"

"نہیں تو۔" خالد کے انکار پر وہ حیران ہوئے۔

"میں نے اسے سمجھایا بھی تھا کہ تمہارا خیال رکھے پھر بھی وہ ولیمہ اٹینڈ کرنے پہنچ گئی۔"

"اسے میری پروا کب ہے۔" انہوں نے جیسے اپنا ہی مذاق اڑایا تھا۔

"کیا مطلب؟" توفیق صاحب نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"کچھ نہیں۔" وہ انہیں ٹال گئے۔ "میں ویسے بھی اب کافی بہتر ہوں اور پھر سوہنی تو میرے پاس ہی تھی۔" توفیق صاحب کو قدرے تسلی ہوئی۔

"آپ کیوں تقریب چھوڑ کر آ گئے؟"

"تم کیوں پریشان ہو رہے ہو۔ ولیمہ کی تقریب اب ختم ہونے والی تھی اور جب میں نے شمو کو وہاں دیکھا تو میں پریشان ہو گیا کہ تم گھر میں اکیلے ہو۔ سوہنی کا خیال تو میرے ذہن میں ہی نہیں آیا اس لیے میں ولی کے ساتھ آ گیا۔" ان کے اتنے پیار پر خالد نے مسکرا کر انہیں دیکھا۔

"تمہیں کیا پریشانی ہے خالد! کیوں دن بدن تمہاری صحت گرتی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر کہہ رہے تھے' یہ تمہیں دوسرا اٹیک ہوا ہے۔ کیا پریشانی ہے تمہیں' مجھے بتاؤ؟" وہ اب پریشانی سے خالد کا زرد چہرہ دیکھ رہے تھے۔

پیار کے ان بولوں نے انہیں موم کی طرح پگھلا دیا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل کر ان کے بالوں میں جذب ہونے لگے۔

"خالد!" توفیق صاحب بے چین ہو کر ان کے مزید قریب آ گئے۔

"میں بہت اکیلا ہوں بھیا! بہت اکیلا۔ میں اپنے گناہوں کی سزا بھگت رہا ہوں۔ اس کم ظرف عورت [illegible] اماں ابا کی نافرمانی کر کے [illegible] میں نے ان سے بڑی بدتمیزی کی تھی۔ [illegible] لوگوں سے [illegible] کر کے انہیں تکلیف دی۔ [illegible] سے شادی کر کے انہیں سب سے بڑی تکلیف دی۔ ابا جی ٹھیک کہتے تھے' وہ عورت خاندانی نہیں' وہ شریف نہیں۔ وہ سچ کہتے تھے بھیا! اس عورت نے میری زندگی کو عذاب بنا کر رکھا ہے۔ میں اس عورت کی [illegible] دیکھتا ہوں لیکن [illegible] شروع شروع میں [illegible] کی کوشش کی لیکن وہ مجھے ہی [illegible] [illegible] سمجھتا تھا [illegible] حد تک مجھے [illegible] لیکن میں بے بس ہوں۔"

ان کا سانس بری طرح پھول گیا تھا۔ تکلیف کے مارے توفیق صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"کیوں بے بس ہو تم' کیوں اسے برداشت کر رہے ہو؟ فارغ کرو اسے۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتا بھیا! میں بیمار رہتا ہوں۔ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو سوہنی کا کیا ہو گا۔ میں اب تک جو برداشت کر رہا ہوں' صرف اپنی بچی کے لیے۔ وہ میری جان ہے بھیا! بہت معصوم ہے۔ ظالم اور بدتمیز نہیں۔ اپنی [illegible] شرافت پر گئی ہے۔ جب میں سوچتا ہوں وہ اکیلی رہ جائے گی تو میں ڈر جاتا ہوں۔"

توفیق صاحب نے ان کا ہاتھ تھام لیا۔ "تم کہو تو میں شمو سے بات کروں؟"

انہوں نے بے ساختگی میں سر ہلایا۔ "کوئی فائدہ نہیں بھیا! میں اسے ہر طریقے سے سمجھا کر دیکھ چکا ہوں لیکن فطرت کبھی نہیں بدلتی۔ اور اب تو کچھ چاہتا نہیں۔"

"ایسی ناامیدی کی باتیں مت کرو خالد! میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

لیکن وہ بڑی یاسیت سے مسکرائے تھے۔ "آپ مت

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

بات ہے۔ ہم نے یہ بات بچوں کی خوشی کے لیے سوچی تھی لیکن اگر وہ ایسا نہیں سوچتے تو ٹھیک ہے۔"

"وصی سے آپ نے بات کی؟"

"ہاں' وہ بھی کچھ ایسا ہی کہتا ہے بلکہ وہ شاید کسی اور لڑکی کو پسند کرتا ہے۔" ارم نے غائب دماغی سے سر ہلایا۔

"بھابھی اور اصل مجھے آپ سے ایک اور بات بھی کرنی ہے۔"

"ہاں کہو۔" آمنہ اب مطمئن تھیں۔

"میں یہی چاہتی ہوں کہ عوبہ آپ کی بہو بنے۔ چلیں وصی نہ سہی ولی سہی۔"

ایک پل کے لیے آمنہ بالکل خاموش رہ گئیں۔ ارم بغور انہیں دیکھ رہی تھیں۔

"دیکھو ارم! مجھے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن تم ولی کو جانتی ہو' وہ اپنی مرضی کا مالک ہے اور میں تو اس کے معاملے میں بالکل نہیں بول سکتی۔ تم اس سلسلے میں اپنے بھیا سے بات کرو اور اگر کہتی ہو تو میں بھی کرلوں گی۔"

"میں تو کرلوں گی' آپ بھی کرلیجئے گا۔" ارم کے کہنے پر آمنہ نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

✿ ✿ ✿

اسے بے حد بھوک لگی تھی لیکن بھوک پر بھی نیند حاوی ہو رہی تھی۔ وہ اس وقت صرف چائے پینا چاہتا تھا۔ اندر کھڑی سوہنی کو دیکھ کر وہ دروازے میں ہی رک گیا' وہ بھی ٹھٹکتے ہوئے مڑی اور اسے دیکھ کر کچھ گھبرا سی گئی۔ وہ چائے ہی بنا رہی تھی۔

"چائے مل سکتی ہے؟" اس نے براہ راست سوہنی کو مخاطب کیا تو اس نے جلدی سے سر ہلا دیا۔

"پلیز ذرا جلدی۔" وہ کہہ کر ڈائننگ روم میں آ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے کنپٹیوں کو دبایا۔ اس نے سنا تھا شادی والے گھر میں بہت کام ہوتا ہے لیکن اتنا زیادہ ہوتا ہے' یہ اسے اندازہ نہیں تھا۔ کل مہندی تھی لیکن ابھی کئی کام پڑے تھے۔ سارا دن کام کرنے کے باوجود عوبہ' فریحہ اور وکی کوئی نہ کوئی رونق لگائے رکھتے تھے۔ [illegible] آگئی تھی۔ رات کو بھی وہ لوگ تین بجے سوئے تھے۔ پر صبح صبح خالد چاچو کی طبیعت خراب ہوگئی تو وہ [illegible] کے ساتھ انہیں ہسپتال لے گیا۔ [illegible] لیکن وہ سو نہیں سکا۔

آٹھ بجے وہ ناشتہ کر رہا تھا جب توفیق صاحب نے اسے جلدی جلدی ہسپتال کے لیے نکالا۔ خالد چاچو کو ڈسچارج کروانے' دوائیاں لانے میں اسے وہیں ایک بج گیا۔ ان کے آتے ہی وہ وہاں سے نکل آیا۔ ابھی وہ گاڑی میں بیٹھا ہی تھا کہ علیزہ کا فون آ گیا۔ اسے بیوٹی پارلر جانا تھا۔ وہ دوبارہ گھر گیا اور علیزہ کو لے کر بیوٹی پارلر چھوڑا۔

وہ گھر کی طرف جا رہا تھا جب وکی کا فون آ گیا۔ مہندی کے لیے جو ہال بک کیا تھا' ڈیکوریشن والے گڑبڑ کر رہے تھے۔ اس نے گاڑی وہیں سے موڑی۔ جب وہ وہاں سے فارغ ہوا تو سات بج رہے تھے۔ اس نے صبح ناشتہ بھی پورا نہیں کیا تھا۔ اب بھوک سے اس کا برا حال تھا لیکن ابھی اسے ساری شاپنگ کرنی تھی۔ جب وہ گھر پہنچا تو دس بج چکے تھے۔

"چائے۔" سوہنی کی آواز پر اس نے چونک کر دیکھا۔ چائے کا گرما گرم کپ اس کے سامنے تھا۔ چائے کا پہلا گھونٹ بھرتے ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ جب وہ خالی ٹرے لے کر اندر آئی وہ آدھی چائے پی چکا تھا۔

"چائے بہت مزے کی ہے۔" وہ مسکرا دی۔ تب ہی اس نے فریحہ اور آمنہ کو لاؤنج میں داخل ہوتے دیکھا۔

"وصی بھائی! آپ فارغ ہیں؟"

"کیوں؟"

"مجھے ابھی بازار جانا ہے۔ مہندی کے لیے سینڈل اور جیولری لانی ہے۔ میں کب سے تیار ہو کر بیٹھی ہوں' کوئی لے کر ہی نہیں جا رہا اور کل مہندی ہے۔" وہ روہانسی ہو گئی۔

"فری! ابھی نہیں۔ میں بہت تھکا ہوا ہوں۔ صبح تمہیں لے جاؤں گا۔"

"صبح نہیں ابھی۔"

"میں نے کہا نا۔" اب کے وہ غصے سے بولا تو فریحہ چپ ہو گئی۔

"وکی! جاؤ بہن کو لے جاؤ۔"

"ممی پلیز! میں بہت تھکا ہوا ہوں۔ مجھے تو شاید ہلکا بخار بھی ہو رہا ہے۔"

"رہنے دو بیٹا! صبح تمہارے ڈیڈی لے جائیں گے۔ بھائی واقعی تھکے ہوئے ہیں۔"

فریحہ کچھ نہیں بولی تھی' اس کی چائے ختم ہو چکی تھی۔ وہ بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بھرے کپڑے بدلے بغیر بستر پر دراز ہو گیا۔ صرف ایک پل کو لگا تھا اور اسے کچھ ہوش نہیں رہا تھا۔

کچھ عجیب سا احساس تھا جس نے اسے بیدار کیا تھا' پر آنکھیں نہیں کھل پا رہا تھا۔ وہ احساس دستک کا تھا۔ اس نے کروٹ بدل کر دوبارہ سونا چاہا لیکن دستک دینے والا کافی مستقل مزاج معلوم ہو رہا تھا۔ وہ بمشکل دکھتی آنکھوں کو کھول کر اٹھا۔ اسے اس وقت سخت غصہ آ رہا تھا لیکن دروازہ کھلتے ہی فریحہ کو دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات فوراً بدلے تھے۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟" اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر فریحہ نے بے ساختہ پوچھا۔

"ہاں' سو رہا تھا۔ تمہیں کوئی کام ہے؟"

"مجھے بازار جانا تھا لیکن کوئی بات نہیں' آپ سو جائیں۔" اس کا چہرہ بجھ گیا تھا۔ اس کے مڑتے ہی وصی دروازہ بند کرکے دوبارہ بیڈ پر آگیا لیکن آنکھیں بند کرتے ہی فریحہ کی روئی روئی آنکھیں نظر آنے لگیں۔ وہ کچھ دیر لیٹا رہا پھر جھنجلا کر اٹھ بیٹھا۔

"فری! چلو۔" وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے' وہ سب اسے دیکھ رہے تھے۔ حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ علیزہ نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"وصی! تم صبح سے کام میں لگے ہو' آرام کرو۔ صبح آجائیں گی اس کی چیزیں۔" آخر میں اس نے غصے سے فریحہ کو گھورا جو کھڑی ہو گئی تھی۔

"کوئی بات نہیں۔"

"بھائی! ہم وکی کو نہیں لے کر جائیں گے۔" وکی کو اٹھتا دیکھ کر وہ غصے سے بولی۔ "چلو سوہنی۔"

"تم لوگ جاؤ' اسے رہنے دو۔ علیزہ کیا اکیلی بیٹھی رہے گی۔" ولی کے ٹوکنے پر اس نے بے اختیار اسے دیکھا جس کا چہرہ اچانک بجھ گیا تھا۔ وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔

وہ گاڑی باہر نکال رہا تھا جب توفیق صاحب کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔

خالد صاحب کو دیکھ کر وہ باہر نکل آیا۔

"اب آپ کی طبیعت کیسی ہے چاچو؟"

"اب تو کافی بہتر ہوں بیٹا!" انہوں نے پیار سے اس کا گال تھپتھپایا۔

"تم کہیں جا رہے ہو؟"

"جی' فریحہ کو کچھ چیزیں لینی تھیں۔" شمو کافی جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں جبکہ وہ انہیں اگنور کر رہا تھا۔

"آپ آرام کریں چاچو!" وہ مسکرا کر گاڑی کی طرف مڑ گیا۔

"عوبہ نہیں آئی؟" فریحہ اور وکی کو آتا دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"وہ علیزہ آپی کے پاس رک گئی ہیں۔" اس نے سر ہلاتے ہوئے کار اسٹارٹ کر دی۔

مسلسل [illegible] وکی اور فریحہ کو احتجاج کر رہے تھے۔ اچانک کسی نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو [illegible] دیں۔ فریحہ کھڑکی میں جھکی اس کا جائزہ لے رہی تھی۔

"آپ ایسے کیوں بیٹھے ہیں؟"

وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ "مجھے نیند آ رہی ہے فری! اور کتنی دیر ہے؟"

"بس لے لی۔" اس نے ہوتے کا ڈبہ اسے دکھایا اور کار کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

"آپ دنیا کے سب سے اچھے بھائی ہیں۔" اس کے لہجے میں اس کے لیے اتنا پیار تھا کہ ایک پل میں اس کی ساری تھکن اڑن چھو ہو گئی تھی۔

"مسکہ لگانے کی تم سے سیکھے۔"

وکی کی بات پر وہ غصے سے مڑی تو اس نے ہنستے ہوئے کار اسٹارٹ کر دی۔

✿ ✿ ✿

صاحبہ کو دیکھتے ہی وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا جو اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"اتنی دیر سے کیوں آئی ہو؟"

"ممی کی وجہ سے لیٹ ہو گئی۔ وہ بھی ساتھ آرہی تھیں' پھر پاپا کے کزن آگئے تو ممّا نہیں آسکیں۔ بس اسی لیے۔" وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے تفصیل بتا رہی تھی۔

"کیسے آئی ہو؟"

"ڈرائیور کے ساتھ۔"

"اچھی لگ رہی ہو۔" صاحبہ نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"آج تو مجھے کچھ بانٹنا چاہیے' تم نے میری تعریف کی ہے۔"

"اب تمہارا حق بنتا ہے۔" وہ اسی کے انداز میں بولا۔

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

"تھینکس۔"
"ہیں۔۔۔ وہ کیوں؟" وہ حیران ہوا۔
"تم نے میرے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا۔ آپ کا بیٹا اگر اپنی ماما کے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتا تو کیا فائدہ۔" وہ اب ریلیکس ہو کر لیٹ گیا تھا۔

✡ ✡ ✡

وہ کتنی دیر سے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے جواب کی منتظر تھیں لیکن دوسری طرف سے جب جواب کی کوئی امید نہ رہی تو انہیں دوبارہ اپنا سوال دہرانا پڑا۔
"توفیق! میں نے کچھ پوچھا ہے۔" انہوں نے بے ساختہ گہرا سانس لے کر آمنہ کو دیکھا۔
"میں کچھ فیصلہ نہیں کر پا رہا۔"
"اس میں مشکل کیا ہے۔ بیگ صاحب کا رشتہ بھی اچھا ہے۔ ان کا بیٹا انجینئر ہے' پڑھی لکھی فیملی ہے مگر وہ چار بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے لیکن شائستہ کے بیٹے کا رشتہ مجھے ہر لحاظ سے پسند ہے۔ ایک تو لڑکا ڈاکٹر ہے' دو بھائی ہیں' شائستہ میری کزن ہے' میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔ پچھلے تین سالوں سے وہ علیزہ کا کہہ رہے ہیں۔ پہلے تو بہانا تھا کہ علیزہ پڑھ رہی ہے لیکن اب تو اسے ایم اے کیے بھی ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ آپ پھر مجھے ٹالنے کو کہہ رہے ہیں' اس طرح تو رشتہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔"
انہوں نے فکرمندی سے توفیق صاحب کے کشمکش میں مبتلا چہرے کو دیکھا۔
"اس طرح ٹالتے رہے تو لوگوں نے یہی کہنا ہے۔ سوتیلی ماں ہے' اس لیے چاہتی نہیں کہ اچھی جگہ رشتے ہوں۔"
"آمنہ۔۔۔" توفیق صاحب نے ناراضی سے انہیں دیکھا۔
تب ہی دروازے پر دستک کے بعد ولی کا چہرہ نظر آیا۔ وہ [illegible] گئیں۔
"آپ نے بلایا تھا پاپا!"
"ہاں آؤ۔" انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے قریب صوفے کی طرف اشارہ کیا۔
"تم سے ایک مشورہ کرنا تھا۔ علیزہ کے لیے دو [illegible] بیگ صاحب کا بیٹا ہے' دوسرا شائستہ کا بیٹا۔ آمنہ کی کزن' جانتے ہو گے تم؟" وہ اسے تفصیل سنا رہے تھے جو آمنہ نے کچھ دیر پہلے انہیں بتائی تھی۔
"تم کیا کہتے ہو؟"
"آپ کیا کہتے ہیں؟" وہ الٹا ان ہی سے پوچھنے لگا۔
"مجھے شائستہ کا بیٹا بہت پسند ہے' میں اس سے مل چکا ہوں۔ اچھی فیملی ہے' تم بھی تو اس سے مل چکے ہو۔"
"مل چکا ہوں' اچھا ہے لیکن علیزہ کے لیے [illegible] نہیں۔"
"کیوں' کیا برائی ہے اس میں؟" آمنہ نے بہت کوشش کی کہ وہ نہ بولیں لیکن اس کے انکار پر وہ خود کو روک نہ سکیں۔
"سب سے بڑی برائی تو یہ ہے کہ وہ آپ کی کزن کا بیٹا ہے۔" اس کے گستاخ لہجے میں مخاطب کرنے پر ان کا چہرہ ایک لمحے میں اتر گیا تھا۔
"ولی!" توفیق صاحب نے تنبیہی انداز میں اسے پکارا۔
"وہ ماں ہے علیزہ کی۔"
"ماں ہیں' لیکن سوتیلی اور مجھے ان سے کوئی اچھی امید نہیں۔ میں علیزہ کا سگا بھائی ہوں اس لیے بہتر سوچ سکتا ہوں۔ آپ انہیں انکار کر دیں۔"
اس نے بڑے جتاتے ہوئے انداز میں آمنہ کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ دیکھا۔ وہ ہمیشہ سے اس سوتیلے پن کے احساس کو ختم کرنا چاہتی تھیں لیکن وہ ہمیشہ انہیں اس کا احساس دلاتا تھا۔ وہ آنسو چھپانے کے لیے اٹھ کر واش روم میں گھس گئیں۔
"تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ولی! وہ علیزہ کی ماں۔۔۔ [illegible]"
وہ کچھ نہیں بولا بلکہ اٹھ کر باہر نکل گیا۔ تب ہی اس کی نظر علیزہ پر [illegible] مڑی تھی۔ وہ ایک پل کے لیے حیران ہوا اور پھر اس کے پیچھے لپکا۔
"علیزہ۔۔۔" اس کے مخاطب کرنے پر بھی وہ اسی طرح رخ موڑے کھڑی رہی تو وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آ گیا۔
"کیا ہوا! تم رو کیوں رہی ہو؟" علیزہ نے اپنی آنکھوں کو پونچھا۔
"وصی کی ماما نے کچھ کہا ہے؟" اس کی خاموشی پر ولی نے ایک اور سوال کیا تو اس نے نفی سے اپنی

ھیں اس کے چہرے پر گاڑ دیں۔
"تم ہر بات میں ماما کو کیوں درمیان میں لے آتے ہو؟ وہ دشمن نہیں اور نہ ہی میری سوتیلی ماں ہیں۔ وہ میری سگی ہیں سب سے زیادہ۔ اور تمہیں میرا سگا ہونے کا دعوا ہے لیکن تمہیں کچھ نظر نہیں آتا سوائے اس کے کہ کیسے ماما کو تکلیف دی جائے۔ چاہے اس میں تمہارے کسی بھی بہن کا نقصان کیوں نہ ہو جائے۔"
وہ اس کا بازو جھٹک کر باہر نکل گئی اور وہ کتنی دیر تک وہیں کھڑا رہا۔ علیزہ کی باتیں' اس کا رونا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔
کچھ دیر بعد جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو توفیق صاحب اور آمنہ کے علاوہ علیزہ اور وصی بھی موجود تھے۔
"پاپا! آپ شائستہ آنٹی کو ہاں کر دیں۔ میرا خیال ہے ایاز علیزہ کے لیے بالکل صحیح ہے۔"
جملہ ختم کر کے اس نے ایک نظر علیزہ پر ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کے مسکراتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔

✡ ✡ ✡

"ماشاء اللہ بڑی پیاری جوڑی ہے۔ اللہ خوش رکھے انہیں۔" ارم نے پیار بھری نظروں سے علیزہ اور ایاز کو دیکھا تو آمنہ خوشی سے مسکرا دیں۔
"شادی کب تک کر رہے ہیں بھابھی؟"
"دو ماہ تک۔ بڑی مشکل سے شائستہ کو دو ماہ تک روکا ہے۔ بڑی جلدی ہے اسے۔" ان کے ہر انداز سے خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔
"تم سناؤ' پنڈی میں سب ٹھیک تھا؟"
"جی' اب تو خالد بھائی کی طبیعت کافی بہتر ہے۔ انہیں علیزہ کی منگنی میں شرکت نہ کرنے کا کافی افسوس تھا۔ اب شادی میں تو ضرور شرکت کریں گے۔ سوہنی بھی آنا چاہتی تھی پر سرو بھابھی نہیں آ سکیں تو وہ بھی نہیں آ سکی۔ [illegible] بھائی سے کہہ آئی ہوں۔ علیزہ کی شادی پر اسے کچھ پہلے ہی بھیج دیں' وہ بھی اپنے کزنز سے گھل مل جائے۔ کافی شرمیلی سی ہو گئی ہے۔"
"ہوں۔" وہ غیر حاضر دماغی سے ان کی بات سن رہی تھیں جبکہ دل میں جو بات تھی' اسے ہونٹوں پر لانے کے لیے وہ مناسب لفظوں کی تلاش میں تھیں۔
"ارم! میں کتنے دنوں سے تم سے ایک بات کرنا چاہ رہی تھی۔" ارم پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو گئیں تو انہوں نے [illegible]
ارم جواب دینے کے بجائے [illegible] رہی تھیں۔
"مجھے عروبہ بہت پسند ہے۔ وصی اور عروبہ کی دوستی بھی بہت ہے۔ میں چاہ رہی تھی عروبہ کو میں اپنی بہو بنا لوں۔"
ارم نے بے ساختہ خوشی سے آمنہ کے ہاتھ تھام لیے۔
"آپ نے میرے دل کی بات کہہ دی بھابھی! ارسلان کو بھی بہت پسند ہے اور عروبہ اور وصی کی انڈر اسٹینڈنگ بھی بہت ہے۔"
"تو بس ٹھیک ہے' بات طے ہو گئی۔ علیزہ کے ساتھ ہم عروبہ اور وصی کی بھی شادی کر دیتے ہیں۔"
وہ دونوں خوشی خوشی منصوبے بنانے لگی تھیں جبکہ عروبہ کے ارد گرد دھماکے ہو رہے تھے۔ اس نے گھبرا کر متلاشی نظروں سے ولی کو ڈھونڈا جو ایاز کے بھائی کے ساتھ محو گفتگو تھا۔
"اس سے بات کرنے کا فائدہ بھی کوئی نہیں۔ وہ کیا جانے' میں اسے کتنا چاہتی ہوں۔"
وہ ہونٹ چباتے ہوئے یہی سوچے جا رہی تھی پھر اس نے بڑی بے چارگی سے مسکراتی ہوئی علیزہ کو دیکھا جو ایاز کے پہلو میں بیٹھی کتنا خوش تھی۔ وہ پریشان سی وہاں سے ہٹ گئی۔
اپنے ہی دھیان میں تیزی سے چلتے ہوئے وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ اس نے بے ساختہ سر تھام کر اوپر دیکھا اور وصی کو دیکھ کر اس کا دل چاہا کہ رونا شروع کر دے اور شاید ایسے تاثرات اس کے چہرے پر بھی آ گئے تھے۔
"تمہیں کیا ہوا؟ زیادہ زور سے لگی ہے؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔
"بہت برا ہونے والا ہے۔"
"کیا۔۔۔" وصی نے حیرت سے اس کی پیش گوئی سنی۔
"وہاں' ہماری والدہ محترمائیں ہماری شادی کی بات کر رہی ہیں۔"
"کیا۔۔۔؟" اب کے بار وہ بھی اچھل پڑا تھا۔ اس نے دور سے ہی اپنی ماں اور پھوپھو کو کھلکھلاتے ہوئے دیکھا تھا۔

Posted by Cute_gal
oneurdu.com

خوش قسمت ہیں بھیا! جو آمنہ بھابھی جیسی نیک اور بڑے ظرف والی عورت آپ کی بیوی ہے۔ انہوں نے سوتیلی اولاد کو بھی سگوں سے زیادہ پیار دیا جبکہ شروع کی ماں ہونے کے باوجود سوہنی کے لیے سوتیلی ماں سے کم نہیں۔ کبھی کبھی تو میں اس کا رویہ دیکھ کر حیران ہوتا ہوں بھیا! مجھے تو ایک طرف رکھیں، پر سوہنی تو اس کی اولاد ہے لیکن اس کے باوجود سوہنی کے ساتھ اس کا رویہ ماؤں جیسا نہیں ہوگا۔"

پھر کچھ چونک کر انہوں نے توفیق صاحب کو دیکھا۔

"ایک درخواست کروں بھیا؟"

"تم حکم کرو خالد!" انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہتے ہوئے ان کا ہاتھ چوم لیا۔

"بھیا! اگر مجھے کچھ ہو گیا تو سوہنی کو اس عورت کے پاس مت رہنے دیجئے گا۔ یہاں اپنے پاس لے آیئے گا۔ مجھے اس سے کوئی اچھی امید نہیں۔ اتنے سال میں نے اس کی حفاظت کی ہے لیکن اب۔"

"خالد! ایسی باتیں نہ کرو، کچھ نہیں ہوگا تمہیں۔" انہوں نے خالد کا ہاتھ دبا کر انہیں تسلی دی تھی۔ تب ہی سوہنی سوپ لے کر اندر داخل ہوئی تھی۔

"پاپا! ولی بھائی آپ کو بلا رہے ہیں۔"

وہ ایک دم کھڑے ہو گئے۔ "اب تم آرام کرو اور کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔"

انہیں تسلی دے کر وہ سوہنی کے قریب رکے تھے۔

"بہت اچھی بچی ہے۔" ان کے سر تھپکنے پر وہ مسکرا دی تو وہ باہر نکل گئے۔

"پاپا! آپ رکیں گے یا آپ کو چلنا ہے۔" انہیں دیکھتے ہی وہ جلدی سے ان کی طرف بڑھا۔

"نہیں میں اب نہیں جا رہا۔ آرام کروں گا۔"

ولی نے چونک کر ان کا چہرہ دیکھا۔ "آپ روئے ہیں پاپا؟" وہ ان کے قریب آ کر ان کا چہرہ دیکھنے لگا۔ انہوں نے گہری سانس لیتے ہوئے اسے دیکھا۔

"بس خالد کی طرف سے بہت پریشان ہوں۔ وہ اس قدر پریشان ہو گا یہ تو مجھے اندازہ ہی نہیں تھا۔"

وہ خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"چلو تمہیں دیر ہو رہی ہے۔"

"نہیں آپ مجھے بتائیں۔ چاچو کو کیا پریشانی ہے؟"

"تمہاری اپنی خالہ کے بارے میں کیا رائے ہے؟" وہ ابرو اچکا کر انہیں دیکھنے لگا۔

"میں سمجھا نہیں پاپا!"

"میرا مطلب ہے تم وہاں جاتے رہتے ہو۔ تمہیں وہاں کا ماحول کس طرح کا لگا؟" ان کے سوالیہ انداز پر اس نے دماغ پر زور ڈالا۔

"ایکچولی پاپا! زیادہ تر تو پنڈی میں فیکٹری کے کام سے ہی جاتا ہوں اور رہتا بھی ہوٹل میں ہوں۔ خالہ مجھ سے پیار کرتی ہیں، بار بار فون کر کے بلاتی ہیں تو جب میں فارغ ہوتا ہوں، سارا ٹائم ان کے ساتھ گزارتا ہوں لیکن ان کے گھر نہیں۔ خالہ کے کزن ہیں راحیل ماموں، ان کے ساتھ بھی میری اچھی خاصی دوستی ہے۔ ان کے ساتھ ہم ہوٹل وغیرہ میں اکٹھے لنچ یا ڈنر کر لیتے ہیں۔" وہ بڑی تفصیل سے انہیں جواب دے رہا تھا۔

"اور یہ راحیل کیسا آدمی ہے؟" اب کی بار ولی نے چونک کر انہیں دیکھا۔ "آپ اس طرح کے سوال کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا کوئی سیریس بات ہے؟"

"کچھ نہیں بس خالد سوہنی کے بارے میں کافی پریشان ہے۔ میں سوچ رہا ہوں سوہنی کی کہیں شادی کروا دوں۔ میرے بھائی کو کوئی تو سکون ملے۔"

"پر پاپا! وہ بہت چھوٹی ہے۔" وہ سوہنی کی شادی کا سن کر کافی حیران ہوا تھا۔

"وہ تو ہے لیکن... خیر..." انہوں نے گہرا سانس لے کر بات ختم کر دی۔

"آپ نے کس کے ساتھ اس کی شادی کروانے کا سوچا ہے؟"

"ابھی سوچا تو نہیں، میرے ذہن میں پہلے تم لوگ ہی آئے تھے۔ میں جانتا ہوں تمہیں [illegible] پسند نہیں، وسی کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے۔ رہا علی تو وہ کافی لاابالی ہے اور ابھی تو وہ پڑھ رہا ہے۔ آمنہ کو بھی شاید اعتراض ہو [illegible] والوں میں دیکھوں گا۔ ان شاء اللہ اچھا ہی ہوگا۔ تم جاؤ اب دیر ہو رہی ہے۔"

[illegible] ہی کھڑا رہا لیکن پھر سر جھٹک کر باہر جانے کے لیے مڑا۔ تب ہی عروبہ، فریحہ اور وسی اندر داخل ہوئے تھے۔

"تم گھر کیوں آ گئے، میں تمہیں وہاں ڈھونڈ رہی تھی۔" عروبہ نے چھوٹتے ہی اس سے پوچھا تھا۔

"پاپا کو گھر آنا تھا، انہیں چھوڑنے آیا تھا۔ پر تم لوگ کیوں آ گئے؟"

"فنکشن ختم ہو گیا تو ہم لوگ بھی آ گئے۔ سوہنی۔" سوہنی کو دیکھتے ہی وہ اس کی طرف بڑھی۔

"تم آئی کیوں نہیں؟"

"ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی، اس لیے میں ان کے پاس رک گئی۔"

"اب ماموں کی طبیعت کیسی ہے؟"

"اب تو ٹھیک ہیں۔" وہ کہتے ہوئے دھیرے سے مسکرائی جبکہ ولی کی نظریں اس پر جم سی گئی تھیں۔

"علیزہ آپی کیسی لگ رہی تھیں؟ میرے بارے میں پوچھا انہوں نے؟" اس کے چہرے پر بچوں کا سا اشتیاق تھا۔ عروبہ نے بتانا شروع کیا، [illegible] وہ کھل کر مسکرا دی تھی۔ وہ اب بھی کچھ کہہ رہی تھی، پر ولی کچھ سن نہیں [illegible] طرف دیکھ رہا تھا۔

"بھائی!" اس نے چونک کر سامنے دیکھا۔ فری حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟" اس نے کچھ کہے بغیر سر کو نفی میں ہلایا اور کاریڈور کی طرف مڑ گیا۔ فریحہ بھی کندھے اچکا کر عروبہ اور سوہنی کی طرف آ گئی۔

دھک... توفیق صاحب نے آنکھیں کھولیں اور ولی کو دیکھ کر حیرانی سے اٹھ بیٹھے۔

"تم گئے نہیں؟"

"نہیں فنکشن ختم ہو گیا۔ سب ابھی آ گئے ہیں۔"

وہ جواب دے کر ان کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا۔ وہ اب گہری نظروں سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے، جس پر کشمکش کے آثار تھے۔

"پاپا! آپ سوہنی کی شادی کی بات کر رہے تھے، کس سے کریں گے اس کی شادی؟" وہ حیران تو ہوئے لیکن اپنی حیرت انہوں نے ولی پر ظاہر نہیں کی تھی۔

"میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ ابھی سوچا نہیں لیکن تم فکر مت کرو، اللہ بہتری کرے گا۔"

"پاپا!" پھر ذرا رک کر وہ بولا۔ "پاپا! میں سوہنی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

حیرت کی شدت سے کتنی دیر تک وہ کچھ بول ہی نہیں سکے۔ وہ خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔ وہ پوری [illegible] سے ان کے جواب کا منتظر تھا۔ [illegible] کشمکش کا شکار لگ رہے تھے۔ ابھی پرسوں ہی تو وہ

نے ان سے عروبہ اور ولی کی بات کی تھی۔

"پر میں تو عروبہ..." وہ بات ادھوری چھوڑ کر چپ ہو گئے جبکہ ولی چونک گیا۔

"عروبہ پاپا!؟"

"کچھ نہیں۔" انہوں نے سر جھٹک کر [illegible] ختم کر ڈالا۔ "تمہیں سوہنی پسند ہے یا کسی ہمدردی کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے؟"

[illegible]

"ابھی کچھ دیر پہلے تک تو میرا ایسا کوئی خیال نہیں تھا۔" [illegible]

[illegible]

"آپ جانتے ہیں پاپا میں پہلے اپنی خوشی کو ترجیح [illegible]" بولا۔

وہ ہنس پڑے تھے [illegible]

[illegible]

○ ○ ○

وہ حیران تو تھی ہی لیکن ساتھ ہی [illegible]

[illegible]

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
Posted by Cute_gal
oneurdu.com
Urdu Urdu Urdu

"عروبہ! آئی ایم سوری۔"
"تم کیوں سوری کررہی ہو؟ لیکن میں اسے بھی نہیں بھول سکتی علیزہ!" کچھ دیر بعد علیزہ نے اس کی بھرائی ہوئی آواز سنی۔ علیزہ نے جھکا ہوا سر اٹھایا' وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔ علیزہ نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا جو ولی پر جمی تھیں۔ اس نے پیار سے عروبہ کا ہاتھ تھاما تو وہ جیسے چونک کر اس کی طرف مڑی۔
"لیکن بھولنے کی کوشش کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں۔" اچانک اس نے دونوں آنکھوں کو زور سے رگڑ ڈالا۔
"سوری' تمہیں بھی ڈسٹرب کردیا۔ تم بیٹھو میں آتی ہوں۔" وہ اسے مزید بات کرنے کا موقع دیے بغیر وہاں سے ہٹ گئی تھی۔
صوفی پر ایک نظر ڈال کر ولی نے سرسری انداز میں سامنے دیکھا تو عروبہ کی نظریں اس پر جمی تھیں۔ اس کے دیکھنے پر بھی اس کے انداز میں فرق نہیں آیا تھا۔ ولی چونکا تھا۔ اس کی نظروں میں عجیب سا احساس تھا۔ پھر وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔ ولی کی نظروں نے آخر تک اس کا پیچھا کیا' وہ اب ارم کے پاس جاکر کھڑی ہوگئی تھی۔ وہ بھی بے اختیار اٹھ کر اس کے پیچھے آیا تھا۔
"ممی! مجھے گھر جانا ہے۔" ارم نے حیرت سے اس کی سرخ آنکھیں دیکھیں۔ "میری طبیعت خراب ہورہی ہے۔"
ارم کی پیشانی پر بل پڑگئے تھے۔
"میں تمہیں گھر سے سمجھا کر لائی تھی عروبہ! کیوں اپنا تماشا بنارہی ہو۔ تمہارے پاپا بھی بار بار پوچھ رہے ہیں' تمہیں کیا ہوا ہے۔" وہ دبی آواز میں اسے ڈانٹ رہی تھیں۔
"کیا بات ہے پھوپھو؟" اپنے پیچھے ولی کی آواز سن کر عروبہ کے ہونٹ بھینچ گئے تھے۔
"کچھ نہیں بیٹا! عروبہ کی طبیعت خراب ہورہی ہے۔"
"کیا ہوا ہے تمہیں؟" وہ براہ راست اس سے مخاطب ہوا جو اس کی طرف رخ موڑے کھڑی تھی۔
"کچھ خاص نہیں' شاید بخار ہورہا تھا۔"
"چلو میں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں۔" اگر آج سے پہلے اس نے اتنی فکرمندی کا اظہار کیا ہوتا تو شاید وہ خوشی سے پاگل ہوجاتی لیکن آج تو آنسو آنکھوں میں تیرنے لگے تھے۔
"نہیں' میں ٹھیک ہوں۔" اس نے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا۔
"سب ٹھیک ہے بیٹا! تم جاؤ' وہاں جاکر بیٹھو۔" ارم کے کہنے پر اس نے کھوجتی نظر عروبہ پر ڈالی جس کے چہرے کا دایاں رخ تھوڑا بہت نظر آرہا تھا ورنہ تو اس نے چہرے کو بالوں سے ڈھانپ رکھا تھا۔ وہ سر جھٹک کر واپس مڑا اور کب سے خاموشی سے عروبہ کو دیکھتے وصی کو مخاطب کیا۔
"پھوپھو! میرا خیال ہے عروبہ کی طبیعت ٹھیک نہیں' میں اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں۔"
"نہیں۔" وصی کی آواز پر اس نے چونک کر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اور فوراً نظریں پھیر لیں۔
"نہیں' مجھے ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا۔ تم مجھے گھر چھوڑ دو۔"
وصی نے ایک نظر ارم کے پریشان چہرے پر ڈالی۔
"چلو۔" وہ اسے دیکھے بغیر باہر نکل گیا جبکہ وہ ارم کے ناراض چہرے پر نظر ڈال کر کسی کو دیکھے اور رکے بغیر وہاں سے نکل آئی۔
کچھ دیر بعد وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی تو وصی نے اسے مخاطب کیے بغیر کار اسٹارٹ کردی۔ گاڑی سگنل پر روک کر اس نے اسے دیکھا جو گردن موڑے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ وہ پھر سامنے دیکھنے لگا۔ پورے بیس منٹ بعد جب گاڑی گھر کے گیٹ کے آگے رکی تو اس دوران پہلی بار اس نے عروبہ کو مخاطب کیا تھا۔
"عروبہ!" گھر آنے کے باوجود نہ اتری تھی اور نہ اس کی آواز پر مڑی تھی۔
"عروبہ! میں جانتا ہوں تم رو رہی ہو۔ رونے سے دل کا غبار نکل جاتا ہے۔ میں تمہیں رونے سے منع نہیں کروں گا پر تم اپنے آنسو مجھ سے کیوں چھپارہی ہو۔ میں تمہارا اتنا اچھا دوست بھی ہوں اور دوستوں سے اپنی تکلیف نہیں چھپاتے۔"
عروبہ نے [illegible]
"اس طرح رونے سے کیا ہوگا۔ وہ تمہیں مل جائے گا؟ کیوں خود [illegible] لہجے میں دکھ تھا۔
"میں خود کو تکلیف نہیں دے رہی وصی بلکہ اس تکلیف کے لیے رو رہی ہوں جو دل ٹوٹنے سے ہورہی ہے۔ میں تو اب یہ بھی بھول گئی ہوں' پہلی بار ولی مجھے کب اچھا لگا تھا۔ حالانکہ وہ کسی سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا بلکہ ہماری تو کبھی دوستی بھی نہیں رہی لیکن پھر بھی میں نے ہمیشہ اسے سوچا۔ محبت میں بدلہ نہیں ہوتا لیکن اگر محبت کے جواب میں محبت نہ ملے تو بہت درد ہوتا ہے وصی!" اس نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔
"آئی ایم سوری عروبہ! اگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ تمہیں ابھی لگ رہا ہے کہ تم ولی کو بھول نہیں سکتیں لیکن جب تمہاری زندگی میں کوئی اچھا شخص آئے گا تو احساس ہوگا کہ وہ سب جو گزر گیا وہ کچھ بھی نہیں تھا۔"
عروبہ نے استہزائیہ انداز میں مسکرا کر اسے دیکھا۔
"وصی! یہ باتیں کرنا بہت آسان ہے۔ اگر تمہیں کسی سے محبت ہو اور وہ تم سے چھین لیا جائے تو تم کیا کرو گے؟"
وصی خاموش ہوگیا پھر کندھے اچکا کر ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔
"وہ نہ سہی اور سہی۔"
اس نے وصی کو دیکھا پھر خاموشی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

☼ ☼ ☼

"ہیلو۔" صاحبہ کی چہکتی آواز پر اس نے کمپیوٹر اسکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔
"کیا بات ہے' بہت بزی لگ رہے ہو؟"
"بزی تو ہوں' پر تم اس وقت میرے کیبن میں۔ کیا فارغ ہو؟"
"ہوں۔" اس نے منہ بنایا۔ "یہ فائل [illegible] صاحب کو دینے جارہی تھی۔" اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل اس کے سامنے لہرائی۔
"کل ولی کی منگنی تھی۔"
"واقعی۔" وہ حیران ہوکر اسے دیکھنے لگی۔ "پر کل تک تو تم نے ایسے کسی پروگرام کا ذکر نہیں کیا؟"
"کل تک مجھے کیا کسی کو بھی نہیں پتا تھا۔ صبح ڈیڈی نے سب کو بتایا کہ شام کو ولی کی منگنی ہے۔"
"امیزنگ۔ تو کیا تمہارے ڈیڈی نے زبردستی منگنی کروائی ہے؟"
"زبردستی اور وہ بھی ولی کے ساتھ؟" وہ ہنس پڑا تھا۔
"اس کی پسند سے ہوئی ہے۔"
"کون؟" صاحبہ نے [illegible]
"لڑکی کون ہے اور کیسی ہے؟"
"تم نے دیکھا ہوا ہے اسے۔ علیزہ کی شادی پر تمہارے ساتھ ساتھ تھی۔ [illegible]"
اس نے دماغ پر زور ڈالا اور پھر حیرت سے وصی کو دیکھا۔
"وہ تو بہت چھوٹی ہے۔"
[illegible]
"کتنے ظالم ہو تم وصی! اس بیچاری پر مجھے تو ترس آرہا ہے۔"
"اگر تم میں بھی اپنے بھائی والے جراثیم ہیں تو ابھی سے بتادو۔ میں اس طرح کا رعب بالکل برداشت نہیں کرسکتی۔"
"وہ تو مجھے پتا ہے۔" وصی ایک بار پھر کمپیوٹر کی طرف مڑا تو وہ بھی سیدھی ہوگئی۔
"اچھا سنو۔" وصی کچھ یاد آنے پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔ "ممّا تمہاری طرف آنے کا کہہ رہی تھیں' کب انہیں لے کر آؤں؟"
صاحبہ سوچ میں پڑ گئی۔
[illegible]

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
Posted by Cute_gal
oneurdu.com

کے کیبن سے باہر نکل گئی۔

☆ ☆ ☆

اسے اس گھر کا، اس ماحول کا حصہ بن کر بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"میں نے اسی وقت کتنا کہا تھا کہ وصی بھائی پہلی بار کسی لڑکی کے ساتھ نظر آئے ہیں۔ دال میں ضرور کچھ کالا ہے، پر تب یہ مانتی ہی نہیں تھی۔ اب دیکھو۔" وکی نے فریحہ کو نیچے جتایا تھا۔

"بھائی! آپ واقعی انہیں پسند کرتے ہیں؟"

"لگتا تو یہی ہے۔" فریحہ کے پوچھنے پر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"آپ کو ان میں اچھا کیا لگا؟" وصی ابرو اچکا کر سوچنے لگا پھر دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"تمہیں پسند نہیں؟"

"کیا فرق پڑتا ہے؟"

"کیوں فرق نہیں پڑتا۔ اگر تمہیں نہیں پسند تو بس فیصلہ ہو گیا۔ میں صاحبہ سے منگنی نہیں کروں گا۔"

"واقعی۔" فریحہ نے حیرت سے اسے دیکھا جبکہ وکی کے آنکھیں پھیلانے پر وصی نے فریحہ سے نظر بچا کر اسے آنکھ ماری تھی۔

"اور کیا میں شادی وہاں کروں گا جہاں فری کہے گی۔" فریحہ نے بڑے فخریہ انداز میں مسکراتی ہوئی سوہنی اور شرارتی انداز سے دیکھتے وکی کی طرف دیکھا۔

"میں آج مما کو منع کرتا ہوں۔"

"نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔" وہ جلدی سے وصی کی بات کاٹ کر بولی۔ "میں نے یہ تھوڑی کہا ہے کہ وہ بری ہیں، اچھی ہیں۔"

"شکریہ۔" وصی کے انداز میں شرارت صاف محسوس ہو رہی تھی۔

"وصی بھائی! میں کل سے سوچ رہا ہوں اور کافی پریشان بھی ہوں کہ اب صاحبہ بھابھی کو شادی کے بعد بھابھی کہوں گا، اچھا بھی لگے گا۔ وہ مجھ سے بڑی ہیں لیکن اسے دیکھو۔" اس نے سوہنی کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ میرے بڑے بھائی کی بیوی اور عمر میں مجھ سے بھی چھوٹی۔ اس کو بھابھی کہتے ہوئے تو میرے منہ میں چھالے نکل آئے۔"

وکی نے جس انداز میں بات کی تھی، وصی اور فریحہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا جبکہ سوہنی بڑی طرح جھینپ گئی تھی۔

"سوہنی بھابھی!" فری نے بھی شرارتی انداز میں اسے دیکھا جبکہ اس کا جھکا سر مزید جھک گیا۔

"وکی!" ولی کی زوردار آواز پر محفل میں ایک دم خاموشی چھا گئی تھی۔

"جن آ گیا ہے۔" وصی نے دھیمی آواز میں فریحہ سے کہا جس کے چہرے پر بڑی دبی مسکراہٹ تھی جو اب اندر آ چکا تھا۔

"وکی! میں نے تمہیں پاسپورٹ دیا تھا وہ کہاں رکھا ہے؟"

"آپ کے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا تھا۔ چلیں میں خود دکھاتا ہوں۔" وہ فوراً کھڑا ہوا تھا۔

سوہنی نے آج پہلی بار اس بات کو بڑی طرح محسوس کیا تھا کہ ولی کو دیکھتے ہی سب خاموش ہو جاتے تھے۔ ولی اور وصی تقریباً ہم عمر تھے لیکن علیزہ، وکی، فری سب وصی سے کتنے فرینک تھے اور ابھی بھی وہ کتنا فری ہو کر وصی سے بات کر رہے تھے جبکہ ولی سے مذاق تو دور کی بات تھی وہ تھوڑی بہت بات بھی بہت جھجک کر کرتے تھے۔ نہ جانے کیوں اس کا دل اچانک بجھ سا گیا۔ تب ہی وکی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"آج کی بریکنگ نیوز تو میں آپ کو بتانا ہی بھول گیا۔ ان کا امریکہ کا ویزا لگ گیا ہے، وہ بھی دو سال کا۔"

"کیا؟" فریحہ خوشی سے چیخی تھی جبکہ وصی نے چونک کر دیکھا تھا۔

"لیکن ڈیڈی نے اسے امریکہ جانے سے منع کیا تھا۔" وصی اب وکی کو دیکھ رہا تھا۔

"ہاں تو وہ کون سا جا رہے ہیں۔ بس اب انٹرویو دیا تھا اس کا [illegible] کی صورت میں نکل آیا۔"

وصی نے [illegible]

پھر وصی نے شرارت سے خاموش بیٹھی سوہنی کو دیکھا۔ "سوہنی! تمہارا پاسپورٹ ہے؟"

اس نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"چلو بنوا لیں گے، اب ولی کو ہم اکیلے تو نہیں بھیج سکتے۔" اس کے انداز پر اس کا چہرہ گلابی ہو گیا۔

"اف میرے خدا... بھائی یہ شاہی کتاب اور ایک [illegible]

[illegible] والی ہیں۔ انہیں شرمانے کے علاوہ اور سب کچھ آتا ہے۔"

"کیا مطلب؟" وصی نے گھور کر اسے دیکھا۔

"مطلب یہ کہ میں اسے بھابھی کہوں تو ایک منٹ میں اس کا چھوٹا سا چہرہ لال ہونے لگتا ہے اور اس دن آپ کے پیپر میں نے جب انہیں بھابھی کہا تو انہوں نے ایسے فخریہ انداز میں مجھے دیکھا جیسے میں انہیں تمغۂ جرات سے نواز رہا ہوں۔"

وصی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"یہ اپنی اپنی نیچر کی بات ہے اور پھر صاحبہ اچھی خاصی ٹیچر ہے۔"

"تو ٹیچر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ شرما نہیں سکتے۔" فری نے بھی جملہ دیا تو وہ کچھ کہہ نہیں سکا۔

"یار! مجھ سے کیوں لڑ رہے ہو، نیکسٹ ٹائم میں سمجھا دوں گا۔ جب بھی میرے بہن بھائی میرا ذکر کریں تو تمہیں شرم نہ بھی آئے تو پلیز شرمانے کی ایکٹنگ ضرور کرنا۔ اب خوش؟"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ کیوں سوہنی؟" وکی نے مطمئن ہو کر سوہنی کو دیکھا جو خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"بھائی! آپ بتائیں نا کہاں جائیں؟"

"مجھے تو معاف رکھو فری! میں بہت تھکا ہوا ہوں۔"

"آپ کی تھکن اتارنے کے لیے میں آپ کو ابھی چائے بنا کر لا دیتی ہوں۔" فری اٹھتے ہوئے بولی۔

"مجھے معاف رکھو کیا مجھے جو شاید ہی نہیں پینا۔ جب سے علیزہ گئی ہے کوئی چائے مزے کی نہیں لگی۔"

پھر اس نے یاد آنے پر سوہنی کو دیکھا۔

"سوہنی چائے بہت مزے کی بناتی ہے۔ کیا سوہنی اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے چائے بنا سکتی ہے؟"

وہ جو اپنی تعریف پر مسکرائی تھی اس کے پوچھنے پر سہلا کر کھڑی ہو گئی۔

"ولی بھائی!" فریحہ کی آواز پر سوہنی کچن میں جاتے جاتے رک گئی۔ اس نے مڑ کر دیکھا وہ شاید کہیں باہر جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔

"بھائی! آپ کو دیر لگا ہے؟ ہمیں ڈنر چاہیے۔"

"ابھی تو میں کام سے جا رہا ہوں، کل چلیں گے۔"

وصی نے مسکرا کر فریحہ کا مذاق اڑایا تو اس نے باہر کر کے جاتے ہوئے ولی کو دوبارہ آواز دی تھی۔

"بھائی! وہ سوہنی کہہ رہی ہے کل اس کو لے چلنا ہے۔"

ولی نے نظریں گھما کر سوہنی کو دیکھا جس نے گھبرا کر فریحہ کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے میں پندرہ منٹ میں آ رہا ہوں تیار رہنا۔" وہ پلٹ گیا تھا جبکہ ان تینوں نے ایک ساتھ اسے دیکھا تھا۔

"کیا بات ہے ابھی؟" وصی نے پیچھے سے [illegible] تھی۔ وکی کے قہقہے پر وہ مزید کنفیوژ ہو کر کچن میں آ گئی۔ چائے کے ساتھ اس نے سوچا کہ وہ چپس بنائے اور چائے اور چپس بنانے میں اسے وقت کا احساس ہی نہیں ہوا۔

[illegible]

"کیا ہوا؟" وہ اس کے اس طرح آنے پر حیران ہوا تھا۔ اس نے [illegible]

"میں بس جا رہی ہوں۔" وہ جلدی جلدی چائے کپ میں ڈالنے لگی۔

"چپس تو کافی مزے کے ہیں۔"

ولی کی تعریف اس نے مسکرا کر وصول کی تھی۔ "چائے کے لیے وصی بھائی نے کہا تھا انہیں میرے ہاتھ کی چائے پسند آتی ہے۔" وہ بڑی خوشی سے بتا رہی تھی۔

چپس کی طرف بڑھتا اس کا ہاتھ وہیں رک گیا۔ اس کے چہرے پر ایک سنجیدگی چھا گئی۔

"تب میں نے تم سے کہا تھا کہ پندرہ منٹ کے اندر تیار رہنا۔ اس کے بجائے تم وصی کے لیے چائے بنا رہی ہو۔ تمہارے لیے میری بات اہم تھی یا وصی کی چائے؟"

اس نے زندگی میں پہلی بار کسی سے یہ بات کی تھی۔ ابھی تو وہ ٹھیک طرح سے اس خوشی کو محسوس بھی نہیں کر پائی تھی [illegible]

Posted by Cute_gal
oneurdu.com

ان کے چہرے پر بیزاری تھی۔ وہ ہمیشہ سے ان کی ایسی گفتگو سننے کی عادی تھی لیکن ہر بار اسے نئے سرے سے برا لگتا تھا۔

"مجھے خاصے میرے رشتے تھے' پر میں تمہارے باپ کی باتوں میں آگئی۔ مجھے تو یہی پتا تھا کہ بڑا مال دار ہے تمہارا باپ لیکن یہ نہیں پتا تھا اتنا بے وقوف ہے۔ اپنے باپ سے ہی پنگا لے ڈالا اور یہ لوگ بھی کمال نکلے۔ تمہارے باپ کو جائیداد سے ہی عاق کر دیا اور سارا کچھ تمہارے تایا کو دے دیا۔ شیزانہ کی توفیق بھائی سے شادی کروانے کے لیے مجھے تو پاپڑ بیلنے پڑے تھے' یہ مجھے ہی پتا ہے اور جب میری بہن کی سنی گئی تو یہ آمنہ بی بی بیچ میں آگئیں۔" وہ چبا چبا کر بولیں۔

"اور شیزانہ..... اللہ نے اسے مہلت ہی نہیں دی' ورنہ....." وہ سر جھٹک کر رہ گئیں۔

"لیکن اب میں تمہارے لیے خوش ہوں۔" وہ اچانک پُرجوش ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگیں۔

"ولی کو تو میں اتنے سالوں میں بڑی اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔ آخر کو میرا بھانجا ہے۔" ان کے لہجے میں ولی کے لیے فخر و غرور تھا۔

"میں تو اپنی عقل کو کوس رہی ہوں' مجھے پہلے یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ تمہاری اور ولی کی شادی سے مجھے کتنا فائدہ ہو سکتا ہے۔ خود سوچو۔" وہ دبا دبا جوش چہرے پر لیے اس کے قریب آگئیں۔

"وہ توفیق بھائی کا اکلوتا لاڈلا ہے اور اتنی بڑی جائیداد میں اتنا بڑا حصہ ہے اس کا۔ یہاں آکر سب کچھ دیکھ کر میرا دل خوش ہو گیا تھا۔ گھر میں بڑا رعب ہے اس کا اور وہ آمنہ..... وہ بھی اس سے ڈرتی ہے۔ شیزانہ کی لڑکیاں تو بالکل پاگل ہیں' اسی کو ماں سمجھتی ہیں۔ وہ چھوٹا والا..... وہ تو ٹھیک ہے' پر وہ دوسرا والا۔ بظاہر تو مجھے مزاج کا لگتا ہے لیکن میری نظریں اندر تک دیکھ لیتی ہیں۔ طبیعت کا ضدی لگتا ہے اور غصے کا بھی کم نہیں۔ سب سے بڑی بات ماں کا پورا ساتھ دیتا ہے۔ تم نے دیکھا ولی کے غصے سے سارے ڈرتے ہیں لیکن اس کے چہرے پر کتنا اطمینان ہوتا ہے۔ اس قدر حاوی ہونے کی راہ میں یہ لڑکا ہمارے لیے رکاوٹ بن سکتا ہے۔"

وہ ولی تو جیسے اپنی ماں کے منصوبے سن رہی تھی۔

"خیر اسے چھوڑو' مجھے تمہیں کچھ باتیں سمجھانی ہیں۔ ولی نے خود تمہارا نام لیا ہے۔ ظاہری بات ہے اسے تم پسند ہو۔ اب تم سدا کی بے وقوف ہو' ہمیشہ کہا ہے کچھ میرا تو تم پر کوئی اثر ہی نہیں پڑا۔"

ان کے اچانک بدلے ہوئے لہجے پر وہ اداس ہو کر رہ گئی۔

"یہ جو تمہاری عادت ہے نا لوگوں کو دیکھ کر چھپ جانے کی' اسے بدلو۔ ولی اب تمہارا ہونے والا منگیتر ہے' اس سے دوستی کرو' اسے پوری طرح اپنی مٹھی میں کر لو تاکہ جو تم کہو' وہ وہی کرے۔ پھر شادی کے بعد اسے یہاں سے لے کر الگ ہو جانا۔ میں بھی تمہارے پاس آجاؤں گی اور فیکٹریاں بھی اس سے کہنا اپنے نام کروا لے۔ اچھا اس کو بھی ابھی رہنے دو' بعد میں تمہیں سمجھاؤں گی۔"

ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اپنی بدھو بیٹی کے دماغ میں ساری باتیں کیسے گھسائیں۔ "فی الحال تو تم اسے اپنی مٹھی میں کرنے کی کوشش کرو۔"

وہ بڑی بے چارگی سے ان کا منہ دیکھنے لگی۔

"تمہیں تو کبھی کچھ کرنا بھی نہیں آئے گا۔" انہوں نے جھنجلا کر اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگایا۔

"تمہارے باپ کو بھی دیکھ لوں' ورنہ تمہارے تایا کا منہ پھول جائے گا۔" وہ کھڑی ہو گئیں' تب ہی ان کا سیل فون بجا تھا۔

"ہاں راحیل اکیلے ہو۔ نہیں' ابھی کہاں۔ ابھی تو پھنسی ہوں۔ ایک خوشخبری سنو' کل سوہنی اور ولی کی منگنی ہے۔ ہاں یہ بوجھ تو اترا۔"

وہ اب باہر نکل گئی تھیں جبکہ اس نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

ان کے لیے وہ واقعی بوجھ ہی تھی۔ بیٹی تو صرف وہ اپنے باپ کی ہے۔ [illegible] پر دکھ کے ساتھ افسوس بھی ہو آتا تھا لیکن وہ بے بس تھی۔ اس میں بھی کبھی ہمت ہی نہیں [illegible] سکے۔ اس نے بچپن میں ان سے بہت مار کھائی تھی اور ایک خوف سا اس کے دل میں بیٹھ گیا تھا۔ اول تو ان کے کوئی آتا نہیں تھا لیکن اگر کوئی جاننے والا آجاتا تو ان سب کے انداز اتنے عجیب ہوتے کہ وہ خود ہی سامنے آنے سے کتراتی۔ تب تو وہ چھوٹی تھی لیکن اب وہ سمجھنے لگی تھی۔ اسے اپنی ماں کی حرکتوں کا اندازہ بھی تھا اور اپنے باپ کی شرافت کا احساس بھی۔ اسے اپنے باپ سے بہت محبت تھی اس لیے ہر وقت ان کے ساتھ لگی رہتی۔ اسے ان کے ساتھ سکون کا احساس ہوتا تھا جبکہ اپنی ماں کے ساتھ اسے لگتا تھا وہ جلتے سر تپتی دھوپ میں اکیلی ہوئی ہے۔ اس کی ماں نے اس کے اندر کا سارا اعتماد ختم کر ڈالا تھا۔ بچپن میں تو اسے اکثر یہی لگتا تھا کہ اس کی ماں سوتیلی ہے' وہ اکثر اپنے باپ سے پوچھتی بھی تھی کہ اس کی امی اس کی اصلی والی امی ہیں اور ان کے چہرے پر جو تھکی تھکی سی مسکان آتی تھی وہ تب انہیں سمجھ نہیں پاتی تھی پر اب وہ جان گئی تھی اور پہلی بار جب وہ یہاں آئی تو اس گھر کے ماحول اور اس گھر کے لوگوں کے پیار نے اسے کافی متاثر کیا تھا۔ فریحہ اور علیزہ اس کی کزن اپنی ماں سے کتنا قریب تھیں اور جب اسے پتا چلا کہ وہ ان کی سوتیلی ماں ہے تو کتنے دن تک وہ بے یقین رہی۔ اور پھر علیزہ کی شادی پر اسے انہیں قریب سے دیکھنے اور جاننے کا موقع ملا تو اس نے اللہ سے دعا کی تھی کہ کاش اس کی ماں بھی ایسی ہوتی' بے شک سوتیلی ہوتی۔ پھر اپنی دعا پر خود ہی ہنس پڑی تھی۔

اور اب ولی..... وہ ایک دم حواسوں میں آئی۔ وہ اکثر ان کے گھر آتا تھا' اس کا ولی سے دہرا رشتہ تھا۔ خالہ کا بیٹا اور تایا کا بیٹا لیکن وہ اس کے سامنے بھی کم آتی تھی اور وہ بھی اس سے صرف سلام دعا کی حد تک ملتا تھا۔ وہ اس سے بہت بڑا تھا' اس نے تو کبھی کسی کے بارے میں بھی نہیں سوچا تھا۔ اسے تو اپنی ماں اور باپ کے بارے میں ہی سوچنے سے فرصت نہیں ملتی تھی۔

"وہ اس گھر کا حصہ بنے گی۔"

یہ سوچ اس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئی تھی۔

"آمنہ' توفیق صاحب' ولی بھائی' علیزہ آپی' وصی بھائی' فری یہ سب اس کے اپنے ہوں گے اور ولی بھائی....." اس کی مسکراہٹ یکدم غائب ہو گئی۔ "انہیں مجھ میں کیا بھایا؟" وہ اپنے بارے میں ایسے ہی احساس کمتری کا شکار تھی لیکن جب اسے اپنے چہرے کا رنگ بدلتا محسوس ہوا تو گھبرا کر سامنے دیکھنے لگی۔ کمرہ خالی تھا۔ اپنی کیفیت پر وہ خود ہی ہنس پڑی تھی۔

☆ ☆ ☆

فلک نے جب ولی کو انگوٹھی پہنائی تھی تو علیزہ نے بے اختیار آمنہ کو تلاش کیا تھا۔

"مما....." آمنہ نے مڑ کر بڑی سنجیدگی سے علیزہ کو دیکھا اور بے ساختہ مسکرا دیں۔

"میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے اور کچھ دم دار بھی۔"

"مما....." وہ ایک دم جھینپ کر ان کے گلے لگ گئی پھر تیزی سے الگ ہو گئی۔ "یہ سب کیا ہے مما' آپ نے تو کہا تھا کہ ولی کی بات عروبہ سے طے کر رہی ہیں۔ آپ نے بتایا ہی نہیں۔" وہ سنجیدہ ہو گئی۔

"ارم نے بھی بات کی تھی' تمہارے پاپا سے۔ تب تو وہ خوش [illegible] وہ عروبہ [illegible] سوہنی سے شادی کی خواہش [illegible] گہرا سانس لیا۔

"ولی نے....." علیزہ اب الجھی ہوئی لگ رہی تھی۔

"لیکن مما....." تب ہی فری اندر داخل ہوئی تھی۔

"مما ڈیڈی آپ کو بلا رہے ہیں۔"

"ہاں چلو۔ آجاؤ علیزہ۔" آمنہ کے کہنے پر اس نے سر ہلا دیا۔ وہ عروبہ سے سامنا کرنے کے خیال سے پریشان ہو رہی تھی۔ وہ گہرا سانس لیتے ہوئے لاؤنج میں آگئی۔ اس نے غور سے سادہ چہرہ لیے بیٹھی سوہنی کو دیکھا جس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی پھر اس کی نظریں ارم پر پڑیں جن کے کھلکھلانے سے ان کی خوشی کا اندازہ ہو رہا تھا۔ اس کی متلاشی نظروں نے عروبہ کو ڈھونڈا جو اسے ایک کونے میں بیٹھی نظر آئی۔ وہ اپنے اندر حوصلہ پیدا کر کے اس کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی عروبہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا اور مسکرا دی جبکہ اس کی سرخ آنکھوں نے علیزہ کو بہت تکلیف دی تھی۔

"عروبہ....." علیزہ کے آواز دینے پر اس نے نم آنکھوں اور مسکراتے ہوئے لبوں سے اسے دیکھا۔

"دیکھو' میرا اندازہ صحیح نکلا۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ اپنے اندازے کے صحیح ہونے کا مجھے بے حد افسوس ہے۔"

وہ اب بھی مسکرا رہی تھی لیکن اس کے لہجے کا درد علیزہ محسوس کر رہی تھی۔

"علاوہ کہ میری خاموش محبت کا یہی انجام ہونا تھا کیونکہ جس سے محبت کی تھی اس میں تو شہزادے جیسی دوسروں کے احساسات سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں تھی' بیچاری ہی ہے۔" عروبہ نے سر جھکایا۔

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
Urdu

ہو گئی۔
وصی حویلی کی اونچی آواز سن کر آیا تھا۔ گہرا سانس لے کر واپس پلٹ گیا۔
"سنا میں نے کیا کہا۔" ولی نے غصے سے بولتے ہوئے ٹیبل پر ہاتھ مارا اور کنارے پر رکھی چپس کی پلیٹ گر کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی۔ اس نے ایک دم گھبرا کر سہلایا تھا وہ اسی طرح غصے میں باہر نکل گیا جبکہ وہ وہاں کھڑی رہ گئی۔
فری کی آواز پر اس نے ڈبڈبائی نظروں سے سامنے دیکھا۔ فری کے پیچھے وصی بھی کھڑا تھا۔
"چھوڑو یار! بھائی کی تو عادت ہی ایسی ہے۔ ناؤ چیئر اپ۔ آؤ ہم اندر چل کر گیم کھیلتے ہیں۔"
فری نے اس کا ہاتھ تھام کر کھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے لیے یہ بات ہلکی پھلکی نہیں تھی۔
"میں سمجھا شاید بھائی سوہنی پر غصہ کریں لیکن ..." اپنے پیچھے وصی کی ہدایت کو اس نے بہت صاف سنا تھا۔

☆ ☆ ☆

آج سنڈے تھا اس لیے وہ بڑے آرام سے اس وقت کے قریب اٹھا تھا۔ فریش ہو کر جب وہ لاؤنج میں پہنچا تو وہی سوہنی اور فری کی محفل جمی تھی۔ وہ سیدھا کچن میں آیا جہاں آمنہ اسی کے لیے ناشتہ بنا رہی تھیں۔ گھر میں مالی، ڈرائیور، چوکیدار، کام کرنے والیاں سب موجود تھے لیکن ناشتہ بنانے کا کام آمنہ کو کسی اور سے کروانا پسند نہیں تھا۔ پہلے یہ کام علیزہ نے سنبھال رکھا تھا اور اب آمنہ نے سنبھال لیا تھا۔ آمنہ نے پراٹھا اور فرائی انڈہ اس کے سامنے رکھا۔
"چائے تو بنا رہی ہیں؟" وہ ابھی ابھی لاؤنج میں رکھے اخبار کو دیکھ کر آیا تھا۔
"ہاں۔" آمنہ نے چائے کا پانی چولہے پر رکھتے ہوئے کہا۔
"ڈیڈی کہاں ہیں؟"
"وہ خالد بھائی اور ان کی بیوی کو لے کر ائیرپورٹ کی طرف گئے ہیں۔ اب انہیں چھوڑنے بھی خود جا رہے ہیں۔ میں نے تو کہا بھی کہ آپ اپنی بجائے ڈرائیور کو بھیج دیں لیکن نہیں۔"
وصی نے مصروف سے انداز میں سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ "مما! آپ کیوں ٹینشن لے رہی ہیں۔ ڈیڈی اپنی ڈرائیو تو کر سکتے ہیں اور پھر انہیں فیکٹری کا چکر لگانا تو تھا ہی۔"
آمنہ نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا پھر خود ہی خاموش ہو گئیں۔ چائے ڈال کر انہوں نے کپ وصی کے سامنے رکھا تھا۔
"آپ کہاں جا رہی ہیں؟"
"تمہارے ڈیڈی کل کچھ گفٹس لے کر آئے تھے خالد بھائی کی فیملی کے لیے۔ وہ انہوں نے خود دینے تھے۔ ایک سوٹ انہوں نے مجھے دیا تھا کہ میں سوہنی کو دے دوں کیونکہ میں اس کی ہونے والی ساس ہوں۔"
وصی نے نظر اٹھا کر ان کا سپاٹ چہرہ دیکھا۔
"میں نے کئی بار نوٹ کیا ہے مما! آپ سوہنی کے ساتھ ٹھیک طرح سے بات نہیں کرتیں۔ آپ کو اس سے کوئی پرابلم ہے؟"
"سب سے بڑی پرابلم تو اس کی ماں ہے۔ سخت چڑ ہے مجھے اس عورت سے۔ یہ بھی تو اس کی ہی بیٹی ہے۔ میں اس کے یہاں آنے سے پریشان تھی اور یہاں تو اس کی بیٹی ہمیشہ کے لیے آ رہی ہے۔" ان کے لہجے میں ناگواری تھی۔
وصی حیران ہوا۔
"مما! چاچو کی وائف کی حد تک تو ٹھیک تھا لیکن اس سب میں سوہنی کا کیا قصور ہے؟ وہ تو کافی انوسنٹ ہے۔"
"ہونہہ انوسنٹ صرف لگتی ہے ورنہ وہ بھی اسی کی اولاد ہے۔"
"آپ پریشان نہ ہوں مما! ایسا کچھ نہیں ہے۔" وہ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتا ہوا کھڑا ہوا اور چائے کا کپ اٹھا کر باہر نکل آیا۔
ولی اور فری کے بیچ گھٹنے سوہنی کی گود میں رکھے تھے۔ وہ لاؤنج اور [illegible] لگائے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ اس نے آمنہ کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔ ان کے [illegible] انہیں دیکھا لیکن ان کے چہرے کے سخت تاثرات پر اس کی مسکراہٹ معدوم ہو گئی تھی۔ وصی نے الجھ کر سر جھٹکا اور خالی کپ وہیں ڈائننگ ٹیبل پر رکھ کر اپنے کمرے میں آ گیا۔ جب وہ واپس آیا تو سوہنی اپنا بیگ کھولے گفٹس اندر رکھ رہی تھی۔ ولی غائب تھا اور فری فون پر بزی تھی۔
"میں کل سے تمہاری چائے کا انتظار کر رہا ہوں۔"

Posted by Cute_gal
oneurdu.com

اس کے اچانک پکارنے پر وہ گھبرا کر مڑی۔
"اوہ میں۔" اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کہے۔ اس کے روہانسے چہرے کو دیکھ کر وصی مسکرایا۔
"میں مذاق کر رہا ہوں۔ یہ تمہارے لیے۔" [illegible] وصی نے اس کے سامنے کر دیا جسے اس نے مسکرا کر تھام لیا۔
"تھینکس۔"
"ناٹ ویلکم۔" وہ شرارت سے جھکا۔
"بیوی کو نہ بتانا کہ یہ پرفیوم میں نے تمہیں دیا ہے ورنہ وہ [illegible] پر اسے مارے گا اور میرے حق حلال کے پیسے برباد ہو جائیں گے۔"
اس کے مسکراتے چہرے کو سوہنی نے ابھی ہولے نظروں سے دیکھا۔ اس کے یوں دیکھنے پر وصی نے ابرو اچکائے تو وہ نظریں جھکا گئی۔
"ولی کی بات کا برا ماننے کی ضرورت نہیں وہ ایسا ہی ہے۔ آہستہ آہستہ خود ٹھیک ہو جائے گا۔ اب تم ہماری فیملی کا حصہ بننے والی ہو۔ ولی کو بھی سب کے ساتھ تمہیں لینا ہے لیکن مجھ سے بات کرنے پر اعتراض ضرور ہو گا اسے۔"
اس نے بات ادھوری چھوڑ دی کیونکہ اس کا سیل فون بج رہا تھا۔
"ایکسکیوز می۔" وہ فون لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فری کی طرف دیکھا وہ اب بھی فون پر مصروف تھی۔ وہ خاموشی سے لان میں نکل آئی۔
وہ دونوں سے بڑی خوش تھی لیکن اب وہ الجھ رہی تھی اور اس کی الجھن ولی کا رویہ تھا۔ اس نے محسوس کیا تھا کہ ولی اور وصی بہت کم ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہیں۔ وصی پھر بھی اچھی طرح بات کر لیتا تھا حتیٰ کہ اس کی منگنی والے دن وصی نے بڑی خوش دلی سے ولی کو مبارک باد دی تھی لیکن ولی کے انداز اور الفاظ دونوں میں وصی کے لیے طنز ہوتا تھا۔ اس نے گہرا سانس لے کر سامنے دیکھا۔ ولی کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ الرٹ کھڑی ہو گئی۔
"یہاں کیوں کھڑی ہو؟" شکل کے برعکس آج اس کا لہجہ نرم تھا۔
"اوہ میں۔ ابو کا انتظار کر رہی تھی۔" وہ کچھ ہکلا کر بولی۔
"یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں۔ لیڈیز شاپنگ کا مجھے کوئی خاص تجربہ نہیں۔ پر مجھے لگا یہ تم پر سوٹ کرے گا۔"
اس نے ایک پیکٹ [illegible] اس کی طرف بڑھایا۔ سب نے تحفے دیے تھے لیکن اس کے تحفے کی بات سب سے زیادہ خوشی والی تھی۔ اس نے مسکرا کر وہ پیکٹ تھام لیا۔
"شکریہ۔" سوہنی نے حیرت سے سیل فون [illegible] تھا۔ "تمہارا [illegible] سیل فون [illegible] میرا نمبر ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] ضرورت [illegible]"
"تمہیں کیا [illegible]"
مجھے فون کرنا۔ [illegible]
"میں سیلیبریٹ ہماری شادی [illegible]"
سیل فون کی بیپ پر اس کی بات ادھوری رہ گئی۔
شادی کی بات پر اس کا رنگ [illegible] سے سرخ ہو گیا۔ [illegible] نظروں سے سامنے دیکھا۔ ولی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ تب ہی اس کی نظر [illegible] وصی پر پڑی۔ [illegible] سوہنی نے پہلے اسے حیران ہوتے اور پھر شرارت سے مسکراتے دیکھا۔ [illegible] لیں۔ ولی نے فون بند کر دیا۔
"ہاں میں ابھی اور تمہاری شادی کی بات کر رہا تھا۔ ابھی کچھ دیر ہے لیکن میرا خیال ہے پہلے تم [illegible] کر لو [illegible] ہیں۔"
گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی اس نے دوبارہ وصی کی طرف دیکھا۔ وصی اب اپنی گاڑی باہر نکال رہا تھا۔ اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اس کے ہاتھ ہلایا تو اس نے گھبرا کر نظریں [illegible] ہوئے [illegible] تھا۔

☆ ☆ ☆

مہمان اور صاحب کو ایک ساتھ [illegible] لیے کر [illegible] حیران ہو [illegible] کے [illegible] دونوں کو دیکھ [illegible]
"آج تو [illegible] چاہیے۔ تم وقت سے پہلے [illegible] ہو۔" مہمان نے مسکرا کر اس کا [illegible]
"جس طرح فون [illegible]"
ظاہر سی بات ہے [illegible] ضروری [illegible]

تھا۔ سبحان نے ایک نظر صاحب پر ڈالی پھر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"تم لوگ منگنی کب کر رہے ہو۔ تم لوگوں نے منگنی کرنی بھی ہے یا ایویں ہی مذاق کیا تھا۔" سبحان کے ہلکے پھلکے انداز پر وصی نے جن نظروں سے صاحب کو دیکھا تھا' وہ بے ساختہ نظریں چرا گئی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اتنی بڑی بات مذاق میں کروں گا؟" اس کے سنجیدہ انداز پر سبحان سٹپٹا کر رہ گیا۔

"علیزہ کی شادی کے بعد مما اور ڈیڈی عمرہ کرنے چلے گئے تھے۔ اس کے بعد فری کے فائنل ایگزیمز شروع ہو گئے' وہ ختم ہوئے تو ہم آنا چاہ رہے تھے۔ تب صاحب کے فادر کا بائی پاس آپریشن تھا۔ صاحب نے مجھے منع کر دیا۔ علیزہ وہ ہی ہوئی ہے' اس نے سختی سے منع کیا تھا کہ اس کے بغیر منگنی نہیں ہو سکتی۔ اس ماہ کے اینڈ پر وہ آ رہی ہے پھر ضرور تم لوگوں کا شکوہ ختم ہو جائے گا۔" اس کے مسلسل سنجیدہ انداز میں تفصیل بتانے پر سبحان کچھ پریشان ہو گیا۔

"سوری یار! تمہیں شاید برا لگا۔ میں نے بس یونہی پوچھ لیا تھا۔"

"نہیں' مجھے برا نہیں لگا۔" وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جبکہ سبحان آنے والے فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"سوری کارز! میرے ابا جی کا فون تھا' مجھے جانا ہو گا۔ بائے۔" وہ جلدی جلدی بولتا ہوا باہر کی طرف بھاگا۔

"یہ سبحان بھی نا۔" صاحب نے مسکرا کر وصی کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔ "تمہیں سبحان کی بات بری لگی؟"

وصی نے نظریں اس کے چہرے پر جما دیں۔

"نہیں' لیکن یہ بات بری لگی کہ جو بات تم مجھ سے پوچھنا چاہتی تھیں' اسے پوچھنے کے لیے تم نے سبحان کا سہارا لیا۔ میرا نہیں خیال ہماری منگنی کی بات کرنے کے لیے تمہیں شرم آ رہی ہو گی۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں تم سے فلرٹ کر رہا ہوں۔ منگنی کی بات صرف تمہیں [illegible] تھی؟"

اس کے رخ بدلنے پر صاحب نے غصے سے اسے دیکھا۔

"تم بات کو غلط رخ دے رہے ہو وصی! سبحان نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تم لوگ کیوں ڈیلے کر رہے ہیں۔ میں نے صرف اتنا کہا تھا کہ دیر ہماری نہیں' تمہاری طرف سے ہو رہی ہے۔"

"ہم جان بوجھ کر تو ڈیلے نہیں کر رہے۔" وہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

"اوکے' سوری۔ میری غلطی ہے۔"

"میں تمہیں معافی مانگنے کو نہیں کہہ رہا۔"

"معافی کون مانگ رہا ہے تم سے؟" صاحب کے تیکھے انداز پر وہ پہلی بار مسکرایا تھا۔

"شاید مجھے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔ اچھا اب چلو تمہیں ڈراپ کر دوں۔" اس نے بل دیکھ کر روپے مخمل پر رکھ کر اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے شرارت سے صاحب کو دیکھا۔

"گھر جا کر میں مما سے صاف بات کرنے والا ہوں۔ علیزہ کا انتظار کریں نہ ہی ہمیں کوئی پرافیکشن کی ہے کیونکہ آپ کی ہونے والی بہو کو شک ہے کہ ہم شاید منگنی کرنا ہی نہیں چاہتے۔"

"پلیز وصی! میں نے کہا نا میری غلطی ہے جو میں نے سبحان سے بات کی۔" اس کے روہانسے انداز پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"چلو ایک بات تو پتا چلی' تمہیں منگنی کروانے کا نہ صرف شوق ہے بلکہ جلدی بھی ہے۔"

"شٹ اپ۔ تمہیں اپنے بارے میں کچھ زیادہ ہی خوش فہمی ہے۔"

وہ جانتی تھی کہ اب وصی نے اس بات پر کئی دن تک اس کا ریکارڈ لگانا تھا۔

☆ ☆ ☆

گاڑی میں فل والیوم میں میوزک چل رہا تھا۔ سگنل پر گاڑی رکی تو [illegible] کے ساتھ تھرکتے اپنے سیل فون پر پڑی۔ گاڑی میں اتنا شور تھا کہ وہ بپ سن ہی نہیں سکا۔ اس نے والیوم کم کرنے کے بعد سیل فون اٹھا لیا۔ توفیق صاحب کا نمبر دیکھ کر اس نے مسکرا کر سلام کیا۔

"وصی! تم اس وقت کہاں ہو؟" اس نے کچھ حیرت سے ان کی گھبرائی ہوئی آواز سنی۔

"ڈیڈی! میں اس وقت کلمہ چوک کے پاس ہوں۔"

"میں بھی لاہور پہنچنے والا ہوں۔ ابھی ابھی مجھے ولی کا فون آیا ہے' وہاں فیکٹری میں ولی کی کسی سے لڑائی ہوئی ہے۔ مجھے پہنچنے میں کم از کم ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ ولی کو نہیں سمجھا سکے گا' تم فوراً وہاں پہنچو۔"

"جی ڈیڈی!" وہ بھی اب گھبرا گیا تھا۔ اس نے وہیں سے رائٹ ٹرن لیا تھا اور فل اسپیڈ میں گاڑی چلانے لگا۔ اسے دیکھتے ہی چوکیدار نے فوراً گیٹ کھولا تھا۔ اسے دور سے ہی ورکرز کی اچھی خاصی تعداد نظر آ گئی تھی۔ وہ تیزی سے ہجوم کی طرف بڑھنے لگا' تب ہی اس نے منیر صاحب جو توفیق صاحب کے دوست ہونے کے علاوہ ان کے پرسنل لائر بھی تھے اور عدنان جو ان کا منیجر تھا' دونوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔

"اچھا ہوا بیٹا تم آ گئے۔ ولی نے تو اچھا خاصا تماشا کھڑا کر رکھا ہے۔"

"پر انکل! ہوا کیا ہے؟" وہ اب بے چینی سے اس ہجوم کو دیکھ رہا تھا۔

"ورکرز کی آپس میں لڑائی ہو رہی تھی۔ ولی بھی وزٹ پر نکلا تھا۔ جانے ان میں سے کسی نے اس سے بدتمیزی کی تھی یا پتا نہیں کیا ہوا۔ ولی نے اس پر ہاتھ اٹھایا اور اب نوبت مار ماری تک پہنچ گئی ہے۔ ورکرز تو پیچھے ہٹ گئے ہیں پر ولی کو قابو کرنا مشکل ہو رہا ہے۔"

وہ ہجوم کو چیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کی پہلی نظر [illegible] پر پڑی جو گھبرایا ہوا ولی کے پیچھے کھڑا تھا اور اسے مضبوطی سے شانوں سے تھام رکھا تھا۔ دوسری نظر ولی کے لال بھبھوکا چہرے پر ڈالی۔ تب ہی غلام حسین صدر کی نظر اس پر پڑی۔

"اچھا ہوا آپ آ گئے۔ دیکھیں' ولی صاحب نے اس بچے کو مار مار کر کیا حشر کر دیا ہے۔ دیکھیں آپ۔"

اس نے ایک نظر سر جھکائے اس لڑکے پر ڈالی۔ اس کے بازو پر اچھی خاصی خراشیں تھیں۔ قمیص کے بٹن ٹوٹ چکے تھے اور چہرے پر جا بجا ضربوں کے نشان تھے۔ وہ سب اب مدد طلب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"آپ پلیز! انہیں ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔" وصی نے ہاتھ والٹ کی طرف بڑھایا۔

"پر سر! آپ دیکھیں تو کتنی زیادتی ہوئی ہے۔"

"میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔"

"تم کیوں معافی مانگ رہے ہو؟" اچانک بپھرا ہوا ولی اس کے سر پر آ پہنچا۔

"یہ ہوتا کون تھا مجھ سے اونچی آواز میں بات کرنے والا۔ میں اس کی ساری بدمعاشی نکال دوں گا۔"

وہ ایک بار پھر جارحانہ تیور لیے اس کی طرف بڑھا۔ وصی نے مضبوطی سے اس کا بازو تھاما تھا۔

"پلیز ولی! کیوں تماشا بنا رہے ہو۔" اس نے سختی کو [illegible] کرنا چاہا۔

"تم میرے معاملے سے دور رہو۔" ولی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بدلحاظی سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"ایسے کیا آنکھیں نکال کر دیکھ رہے ہو۔" وہ دوبارہ اس لڑکے کی طرف بڑھا تو وصی کے ساتھ منیر صاحب نے بھی اسے پکڑنے کی کوشش کی۔ اس نے جارحانہ انداز میں وصی کو دھکا دیا۔

سنبھلتے سنبھلتے بھی [illegible] شدید [illegible] اس کی [illegible] تیزی سے سرخ ہو رہی تھی۔ ولی اب [illegible] کو چھوڑ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچ کر وصی کے زخم کو دیکھا جہاں سے اب تیزی سے خون نکل رہا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟" توفیق صاحب کی رعب دار آواز پر اونچی آواز میں بولتے سارے ورکرز پیچھے ہٹنے لگے تھے جبکہ ولی بھی سیدھا کھڑا ہو گیا۔ وصی نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

توفیق صاحب انہیں دیکھتے ہی شاید سمجھ گئے تھے کہ ولی ان سے بھی زیادہ غصے میں تھا۔ ان کی نظریں وصی کے زخمی بازو پر پڑیں۔ جس پر بندھا رومال بھی سرخ ہو چکا تھا۔ وہ سب بھول کر اس کی طرف لپکے۔

"یہ کیا ہوا ہے؟" وصی نے ہونٹ بھینچ کر انہیں دیکھا۔ ان کی سوالیہ نظریں ولی تک گئی تھیں۔

"ولی بھائی نے دھکا دیا ہے۔" اس نے نظریں جھکاتے ہوئے بتایا تو انہوں نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

"ولی بھائی کو اندر لے جاؤ۔"

"پاپا! آپ سن رہے ہیں ان کی باتیں۔"

"تم اندر آفس میں چلو۔"

"پاپا۔"

"میں نے کہا نا جاؤ اندر۔"

وہ ایک دم [illegible] آفس کی طرف [illegible]

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPr

پر ڈال کر دوسرا ولی وصی کے بازو پر باندھا تھا جبکہ ولی اس کی چوٹ سے لاتعلق غصے سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس نے ایک بار بھی وصی کی طرف نہیں دیکھا تھا۔ تب ہی توفیق صاحب کے پیچھے منیر صاحب اور عدنان اندر داخل ہوئے تھے۔

"کیا تماشا لگا رکھا ہے تم نے۔ ہزار بار کہا ہے اپنے غصے پر قابو رکھا کرو۔ کیا تمہیں سوٹ کرتا ہے کہ مالک ہو کر تم اپنے نوکروں پر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔" وہ بے حد غصے میں معلوم ہو رہے تھے۔ "اسی طرح تمہارا ایبی ہیویر رہا تو میری اتنے سالوں کی محنت اور عزت کو خاک میں ملنے میں دیر نہیں لگے گی۔"

"پاپا... آپ..."

"بس..." انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔ "میں نے سب سنا ہے' اس لڑکے کی صرف اتنی سی غلطی تھی کہ وہ بھی ذرا جذباتی ہو گیا تھا۔ اس نے تم سے معافی بھی مانگی لیکن تم... تم نے اپنی طاقت کا غلط استعمال کیا۔ ولی! نوکر بھی انسان ہوتے ہیں' مالک ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ تم ان کی عزت نفس پر حملہ کرو اور یہ تمہارا بھائی تمہاری مدد کے لیے آیا تھا۔" انہوں نے صوفے پر بیٹھے وصی کی طرف اشارہ کیا۔

"میں نے اسے نہیں بلایا تھا اور نہ ہی مجھے اس کی مدد کی ضرورت تھی۔"

"پر اسے میں نے یہاں بھیجا تھا۔ تم ہر جگہ کیوں اس طرح کسی بلی ہیو کرتے ہو۔ دھکا دینے سے پہلے دیکھ لیا تھا کہ کس کو دھکا دے رہے ہو اور خدانخواستہ اگر اس کے سر پر چوٹ لگ جاتی یا اسے کچھ ہو جاتا تو؟"

"تو ہو جاتا میری بلا سے۔" اس کے زہرخند انداز پر توفیق صاحب کا ہاتھ بے ساختہ انداز میں اٹھا اور اس کے بائیں گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کمرے میں موجود باقی نفوس بھی حیران رہ گئے تھے۔

"وہ بھی میرا بیٹا ہے۔"

ان کے جتاتے ہوئے انداز پر وہ کچھ دیر ان کا چہرہ دیکھتا رہا [illegible] احساس نے اس کا چہرہ سرخ کر دیا [illegible] بغیر وہ باہر نکل گیا۔

"ولی بھائی کو [illegible] کروا کر گھر لے جاؤ۔" توفیق صاحب [illegible] کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ وصی ولی کا [illegible] کر باہر نکل گیا۔

⊛ ⊛ ⊛

انہوں نے ولی کے سب دوستوں کو کئی فون کروائے تھے لیکن اس کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔ غصے کی جگہ اب پریشانی لے لی تھی۔ رات کا ایک بجنے والا تھا مگر ان کی آنکھوں میں نیند کا شائبہ تک نہیں تھا جبکہ آمنہ اپنے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے تخت پہ بیٹھی کافی متفکر معلوم ہو رہی تھیں۔ وصی اب بھی سیل فون پر ولی سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ دفعتاً "اطلاعی گھنٹی" پر ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ کچھ دیر بعد لاؤنج کا دروازہ کھول کر ولی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کئی شاپنگ بیگز تھے۔ انہیں دیکھنے کے باوجود وہ انہیں مخاطب کیے بغیر نظرانداز کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا اور وہ تسلی جو انہیں اسے دیکھ کر ہوئی تھی اس کی بے حسی پر غصے میں بدلنے لگی۔

"ولی..." ان کے غصے سے پکارنے پر وہ رک گیا اور مڑ کر سپاٹ انداز میں ان کا چہرہ دیکھنے لگا۔

"یہ تمہارا وقت ہے گھر آنے کا۔ پرابلم کیا ہے تمہارے ساتھ۔ وہ پوچھتے ہے تم فیکٹری نہیں آرہے۔ تین دن سے تم گھر نہیں آرہے' اس طرح تم کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہو؟" ان کے پوچھنے پر بھی وہ خاموش رہا۔

"کہاں تھے تم؟"

"بتانا ضروری ہے؟" اس کا انداز بے رخی لیے ہوئے تھا۔

"ہاں' بتانا ضروری ہے۔" وہ دانت پیس کر بولے۔

"اپنے دوست کی طرف تھا۔"

"اس طرح کیوں ہمیں پریشان کر رہے ہو؟"

"میں نے کبھی نہیں کہا کہ آپ لوگ میری وجہ سے پریشان ہوں بلکہ اب میں آپ لوگوں کی پریشانی ختم کرنے والا ہوں۔ میری وجہ سے آپ [illegible] آ رہا تھا میں آپ کی کمائی ہوئی دولت کو اجاڑ رہا تھا تو اب آپ خوش ہو جائیں کیونکہ میں یہ سب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اب آپ سب کچھ اپنے اس بیٹے کو دے دیں۔" اس نے نفرت بھری نظر وصی پر ڈالی۔

"ولی! بات کا بتنگڑ نہ بناؤ۔" اس کی باتیں سن کر توفیق صاحب پریشان ہو گئے تھے۔

"مجھے یہاں کھڑے ہو کر اپنا ٹائم برباد کرنے کا کوئی شوق نہیں۔ میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں امریکہ جا رہا ہوں۔" اب کے ان تینوں نے چونک کر ولی کا سپاٹ چہرہ دیکھا۔

"دماغ خراب ہے تمہارا۔ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ یہ خیال اپنے دل سے نکال دو۔"

"میں اپنی مرضی کا مالک ہوں۔" وہ اپنے مخصوص اکھڑ لہجے میں بولا تھا۔

"امریکہ جانا اتنا آسان نہیں۔ ڈھیر سارے پیسوں کی ضرورت پڑتی ہے اور میں تمہیں ایک روپیہ نہیں دوں گا۔" ان کی دھمکی پر وہ استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔

"مجھے آپ سے یہی امید تھی پر آپ بے فکر رہیں۔ میں ٹکٹ کا انتظام کر چکا ہوں۔" توفیق صاحب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"آپ کیا سمجھتے ہیں' آپ مجھے روپے نہیں دیں گے تو کوئی میری مدد نہیں کرے گا۔ کیا اب میں جا سکتا ہوں؟ امید ہے آپ کی تسلی ہو گئی ہوگی۔"

وہ ان کے جواب کا انتظار کیے بغیر اندر کی طرف مڑ گیا۔ توفیق صاحب حیرت کی شدت سے وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔

اگلے پانچ دن تک وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس کے کمرے کے بند دروازے کے باہر کھڑے ہو جاتے۔ وہ اسے سمجھانا چاہتے تھے لیکن وہ ان کے سامنے ہی نہیں آتا تھا۔ اور پانچویں دن انہیں کچھ تسلی ہوئی کہ شاید اس کا غصہ اتر گیا ہو' اسی لیے کافی دن کے بعد وہ ریلیکس ہو کر صبح کی واک پر نکل گئے۔ جب وہ واپس آئے تو ان کے گیٹ کے آگے سفید مرسڈیز کھڑی تھی۔ وہ حیران ہوتے آگے بڑھے لیکن جب بڑے سے بیگ کے ساتھ ولی باہر آیا تو ان کے قدم جیسے زمین نے جکڑ لیے۔ اگلے ہی پل وہ تیزی سے اس کے قریب آئے۔

"ولی!" ولی نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"کیوں بیٹا! کیوں اتنے جذباتی ہو رہے ہو۔ کیوں اپنے باپ کو اتنی تکلیف دے رہے ہو۔ تم جانتے ہو میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔ ساری زندگی تمہاری غلط باتوں پر بھی میں نے کبھی نہیں ٹوکا۔ صرف ایک بار ٹوکا اور تم اپنے باپ کو اتنی بڑی سزا دے رہے ہو۔"

"تو کیا آپ مجھ پر احسان جتا رہے ہیں۔"

"ولی! کیوں تم اتنے روڈ ہو رہے ہو۔" ان کی آواز رندھ گئی تھی۔ ولی ایک پل کے لیے خاموش رہ گیا۔

"اتنے انتہائی قدم کے لیے آپ نے مجھے مجبور کیا ہے۔ میں اپنی بے عزتی نہیں بھول سکتا جو آپ نے وصی کی وجہ سے مجھے تھپڑ مار کر کی تھی۔"

"ولی! وصی تمہارا بھائی ہے۔" وہ بے بسی سے بولے۔

"نہیں ہے وہ میرا بھائی' میرا کوئی نہیں۔" [illegible] اس کی آواز میں بے بسی چھلکنے لگی۔ "آپ اپنا سب کچھ اپنے ان دونوں بیٹوں کو دے دیں۔ میں اپنے قدموں پر خود کھڑا ہو سکتا ہوں۔"

"ولی! تم نے ہمیشہ پیار سمیٹا ہے' دنیا کی سختیاں تم نے ابھی نہیں دیکھیں۔ بیٹا! کمانا اتنا آسان نہیں۔ میرا اب [illegible] کروں [illegible]" ان کی آنکھیں چھلک پڑیں تو ولی نے [illegible]

"پلیز پاپا! مجھے فورس مت کریں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مجھے جانا ہے۔ ابھی مجھے بہت غصہ ہے' اگر میں یہاں رہا تو پتا نہیں کیا کروں گا۔ فی الحال مجھے جانے دیں۔ جب میرا غصہ اتر جائے گا تو میں واپس آجاؤں گا۔ میں کسی سے مل کر نہیں جانا چاہتا اور میری طرف سے وصی بھیا کو بتا دیجیے گا۔ آپ سب [illegible] اور اپنا خیال رکھیے گا۔"

وہ ان کے گلے لگا اور فوراً گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ توفیق صاحب کو لگا کہ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں لیکن [illegible] گاڑی اسٹارٹ ہو گئی اور [illegible] سے اوجھل ہو گئی۔ انہوں نے [illegible] تھا۔

⊛ ⊛ ⊛

"ویسے کیوں بیٹھے ہو۔" [illegible] کی بات [illegible] کرتے ہوئے اس نے [illegible] انداز میں پوچھا۔

"ولی بھائی کا فون آیا تھا امریکہ [illegible]"

[illegible]

Posted by Cute_gal oneurdu.com
UrduPhoto

وصی فوراً اٹھ کر ان کے کمرے کی طرف بڑھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے بغور ان کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھیں بے حد سرخ ہو رہی تھیں۔ آمنہ اور فریحہ بھی روئی روئی سی لگ رہی تھیں۔

"ڈیڈی!" اس نے بہت پیار سے ان کا ہاتھ تھاما۔

"وصی! آج اس کا فون آیا تھا۔ اسے ذرا احساس نہیں اس کے باپ کی کیا حالت ہے۔ ساری زندگی اسے بے تحاشا پیار کیا اور وہاں سے جاتے ہوئے اسے ایک بار بھی اس پیار کا احساس نہیں ہوا۔" ان کی آنکھیں پھر نم ہو گئیں۔

"میں اس کا باپ ہوں۔ کیا مجھے اسے ڈانٹنے کا حق بھی نہیں تھا۔ غلطی میری ہی ہے۔ میں جانتا تھا وہ کتنا غصے والا ہے، کتنا ضدی ہے پھر بھی۔" انہوں نے ہونٹ بھینچ لیے تو وصی کے ہاتھ کا دباؤ ان کے ہاتھ پر بڑھ گیا۔

"آپ کیوں خود کو قصوروار ٹھہرا رہے ہیں۔ آپ ولی کو جانتے تو ہیں، وہ کیسا ہے۔ بس آپ تسلی رکھیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ابھی وہ غصے میں ہے۔ جب غصہ اترے گا تو وہ خود ہی واپس آ جائے گا۔"

"وصی! میں نے کبھی اسے تکلیف نہیں ہونے دی۔ اب کہاں کہاں دھکے کھائے گا۔ پتا نہیں اس کے پاس پیسے ہیں بھی یا نہیں۔"

"ڈیڈی! اب ولی کا فون آئے تو آپ اس سے پوچھیں وہ کہاں ہے۔ ہم اسے پیسے بھجوا دیں گے۔"

توفیق صاحب نے افسوس سے سر ہلایا۔ "تمہیں کیا لگتا ہے، میں نے نہیں کہا ہو گا۔ تم جانتے ہو، وہ کتنا ضدی ہے۔ کہتا ہے اب مجھ سے ایک روپیہ بھی نہیں لے گا۔"

وصی خاموش ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ انہیں کیسے تسلی دے۔

"تم جاؤ، فریش ہو جاؤ۔ میں نے تمہیں بھی پریشان کر دیا۔ جاؤ شاباش میں اب ٹھیک ہوں۔"

توفیق صاحب کے کندھا تھپتھپانے پر وہ کھڑا ہو گیا۔ وہ توفیق صاحب کے لیے بہت پریشان تھا۔

✿ ✿ ✿

[illegible] صاحب سے بات کرنے کے بعد وہ پرسوچ انداز میں [illegible] کل سے علیزہ بھی آئی ہوئی تھی۔ اب وہ آمنہ کو صاحبہ کی طرف بھیجنا چاہتا تھا۔ لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اس کی نظر پریشانی سے فون پر بات کرتے توفیق صاحب پر پڑی۔

"تم اس طرح کی باتیں کر کے مجھے کیوں پریشان کر رہی ہو خالدہ! تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ سوہنی کہاں ہے؟ اسے فون دو۔"

"ہاں بیٹا! اس طرح کیوں رو رہی ہو۔ اس طرح رونے سے کچھ نہیں ہو گا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں ابھی نکل رہا ہوں۔ تم پریشان مت ہو۔ بس خالدہ کا خیال رکھنا۔"

فون رکھنے کے بعد انہوں نے سب پر ایک طائرانہ نظر ڈالی۔

"میں نے منع کیا تھا کہ خالدہ کو پتا نہ چلے کہ ولی ناراض ہو کر گیا ہے پھر کس نے بتایا اسے؟" وہ اب غصے سے ایک ایک کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

وصی نہ سمجھنے والے انداز میں انہیں دیکھ رہا تھا۔

"کیا مجھے پتا نہیں تھا کہ چاچو کو اس بات کا پتا نہیں۔ آپ ولی کی طرف سے پریشان تھے کہ اتنے دن سے اس کا فون نہیں آیا۔ میں نے سوچا شاید اس نے سوہنی کو فون کیا ہو۔" علیزہ سر جھکائے اپنی غلطی کا اعتراف کر رہی تھی۔

"تم جانتی ہو، تمہاری اس نادانی کی وجہ سے خالدہ کو پھر ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ ہسپتال میں ہے وہ۔"

"آمنہ! میرا بیگ پیک کر دو بلکہ تم بھی میرے ساتھ چلو۔" آمنہ سر ہلاتے ہوئے اندر چلی گئیں جبکہ وہ سب پریشانی سے توفیق صاحب کو دیکھ رہے تھے جو بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہے تھے۔

"چلو۔" آمنہ کے دوبارہ آتے ہی وہ باہر کی طرف بڑھنے لگے۔ وصی بے اختیار آگے بڑھا۔

"ڈیڈی! رات ہو رہی ہے۔ آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں۔ کیسے ڈرائیو کریں گے؟ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔" اس نے ایک پل میں فیصلہ کر لیا تھا۔

✿ ✿ ✿

"مجھے تنگ مت کرو شہرام! میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔" [illegible] بولے۔

"تو میں [illegible]۔ تمہاری پریشانی ہی کم کرنے کی بات کر رہی ہوں۔ مجھے تو اب پتا چلا کہ ولی ناراض ہو کر گیا ہے اور علیزہ بتا رہی تھی کہ یہ بھی پتا نہیں وہ کب آئے گا۔ تم ہی سوہنی کے لیے پریشان تھے۔ تمہارا ہونے والا ولی کے آنے کا کچھ پتا نہیں۔ میں نے ہی راحیل سے بات کی تھی اور اس نے تمہاری ہمدردی میں یہ رشتہ بھیجا ہے۔ بس عمر ہی زیادہ ہے۔"

وہ دبی آواز میں بول رہی تھی جبکہ باہر دیوار کے ساتھ لگی سوہنی سخت پریشان تھی۔

"تم کیسی ماں ہو شہرام! اپنی سگی بیٹی کو بھی نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتیں۔ پیسے کی تمہیں اتنی ہوس ہے کہ اپنی بیٹی کی اس بوڑھے سے شادی کر کے اسے جیتے جی مار دو۔ میں نے ہمیشہ تمہاری ہر من مانی برداشت کی ہے لیکن اس بوڑھے سے کبھی بھی اپنی بیٹی کی شادی نہیں کروں گا۔ ولی سے اس کی منگنی ہو چکی ہے۔ دیر سویر جب بھی ہو، وہ آ جائے گا۔ تمہیں میری بیٹی کے لیے تردد کرنے کی ضرورت نہیں۔ تھوڑی دیر میں توفیق بھائی بھی آ رہے ہیں، وہ خود ہی کچھ کریں گے۔"

بات کرتے کرتے ان کا سانس پھولنے لگا۔

"ہونہہ! کچھ کریں گے۔ تمہارے جیسا بے وقوف آدمی میں نے ساری زندگی نہیں دیکھا اور ولی! اسے تو میں اچھا خاصا عقل مند سمجھتی تھی۔ کیا کیا سوچ لیا تھا لیکن وہ بھی تمہاری طرح بے وقوف نکلا۔ ساری دولت ان سوتیلوں کے لیے چھوڑ کر باہر جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے ساری زندگی دولت کے بغیر کس طرح گزاری ہے، یہ میں ہی جانتی ہوں لیکن میں بالکل بھی نہیں چاہوں گی کہ میری بیٹی بھی میری طرح زندگی گزارے۔ راحیل کا دولت ہے، بوڑھا ہے تو کیا ہوا، بوڑھا نہیں ہوتا اور دولت امیرے اور میرے لیے کافی ہے۔ تم تو ساری عمر مجھے کوئی سکھ نہیں دے سکے اور اب اپنی بیٹی کے ذریعے مجھے کوئی خوشی مل رہی ہے تو وہ بھی تم سے برداشت نہیں ہو رہی اور تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو۔ وہ میری بھی بیٹی ہے اور میں اس کے بارے میں فیصلہ کروں گی۔"

وہ انہیں چیلنج کرنے والے انداز میں دیکھتی ہوئی باہر نکل گئی جبکہ خالد بے بسی کے احساس کے ساتھ گہرے سانس لینے لگے۔

سوہنی کمرے کی دیوار سے ہٹ کر کاریڈور میں آ گئی تھی۔ مسلسل رونے سے اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں۔ جب سے اس نے سنا تھا کہ اس کی ماما اس کے لیے کیا فیصلہ کرنے جا رہی ہیں، وہ ہول رہی تھی۔ اوپر سے خالد صاحب کی سیریس کنڈیشن نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ اپنی ماں کی فطرت سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔ وہ اب تک صرف اپنے باپ کے سہارے ٹھہری ہوئی تھی لیکن ان کی بیماری اسے ڈرا رہی تھی۔ [illegible] ایسا نہیں تھا [illegible] اسے اس خوف سے نجات دلاتا۔ آج بھی اس کا موبائل بجا۔ ایک لمحے کے لیے وہ کچھ بھی نہ سمجھ سکی لیکن اگلے ہی پل اس نے موبائل آن کر کے کان سے لگایا۔ ولی کی آواز سنتے ہی وہ رو پڑی تھی۔

"کیا ہوا۔ تم رو کیوں رہی ہو؟"

"آپ واپس کب آ رہے ہیں؟"

کچھ دیر کے لیے دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔

"بالکل [illegible]" تمہارے پاس اس سوال کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہوتی۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں [illegible] ہوں۔ کوئی معقول ٹھکانہ نہیں۔ یہاں سے وہاں دھکے کھاتا پھر رہا ہوں۔ اتنی مشکل سے فون کر رہا ہوں اور تم الٹا پریشان کر رہی ہو۔"

وہ ایک دم بھڑک کر بولا تو اس کے آنسوؤں میں روانی آ گئی۔ اگلے ہی پل وہ کچھ دھیما ہوا تھا۔

"میں یہاں ایک مقصد کے لیے آیا ہوں۔ جب تک وہ پورا نہیں ہو جاتا میں نہیں آ سکتا۔ میں نے آج فون اس لیے کیا ہے کیونکہ میں تمہاری آواز سننے کو ترس رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے ایک دو دن تک فون نہ کر سکوں کیونکہ کام کے ساتھ ساتھ رہائش کا بھی بندوبست کرنا ہے۔ میں نے گھر بھی کافی عرصے سے فون نہیں کیا۔ تمہیں کیا ہوا؟ تم کیوں رو رہی تھیں؟" وہ جتنے آنسوؤں کے ساتھ اس کی بات سن رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیسے ولی کو سب حالات کے بارے میں بتائے۔

"تم بات کیوں نہیں کر رہیں؟"

"جی۔" [illegible]

"تم رو کیوں رہی ہو، بات کیا ہے؟"

[illegible] طبیعت بہت خراب ہے۔ [illegible] آپ ناراض ہو کے گئے ہیں [illegible] شادی [illegible]

[illegible]

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduP
UrduP
UrduP

میں آچکا تھا' میں وہاں ہوتا تو....."

آگے اس نے زیرِ لب پتا نہیں کسے گالی دی تھی۔

"بہرحال تم بالکل پریشان نہ ہو۔ میں پاپا کو فون کرتا ہوں' وہ سب سنبھال لیں گے۔" ولی کے انداز پر اسے کچھ تسلی ہوئی تھی۔ وہ کتنی دیر بند فون کو دیکھتی رہی۔

☆ ☆ ☆

وہ ہونٹ بھینچے خالد صاحب کا زرد چہرہ اور بہتے آنسوؤں کو دیکھ رہے تھے۔

"میں نے آپ سے کہا تھا' یہ عورت اپنی سگی بیٹی کی بھی سگی نہیں۔ پتا نہیں اس راحیل نے سے کیا سبز باغ دکھائے ہیں جو وہ سوہنی کی شادی اس آدمی سے کروانے پر تل گئی ہے۔ بھیا! آپ کچھ کریں' اب تو مجھ میں اٹھنے کی بھی سکت نہیں۔ میری آنکھیں بند ہونے کی دیر ہے' وہ اس بوڑھے سے میری بیٹی کا نکاح کروے گی۔"

"تم خوامخواہ پریشان ہو رہے ہو خالد! میرے ہوتے ہوئے وہ کچھ نہیں کر سکتی۔" انہوں نے تسلی دینے کی کوشش کی۔

"بھیا! آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔ اگر اس نے نکاح کروا دیا تو آپ کیا کر سکیں گے اور اگر آپ اسے اپنے ساتھ لے گئے تو وہ اسے پھر واپس لے آئے گی اور سوہنی' وہ تو بہت بزدل ہے۔ وہ کچھ نہیں کر سکے گی۔ ولی کیوں چلا گیا۔" وہ ایک بار پھر رونے لگے۔

اچانک ان کا سانس اکھڑنے لگا تو انہوں نے گھبرا کر نرس کو آواز دی۔ نرس کے ساتھ ڈاکٹر بھی آگیا تھا۔ اب وہ پریشانی سے بمشکل سانس لیتے خالد صاحب کو دیکھ رہے تھے' تب ہی ان کا سیل فون بج اٹھا۔ اسکرین پر نظر آنے والا نمبر انجانا تھا۔ وہ فون آن کر کے باہر نکل آئے۔

"ولی!" اس کی آواز سنتے ہی وہ بے اختیار خوش ہو گئے۔

"آگئی تمہیں اپنے باپ کی یاد؟"

"پاپا! میرے کارڈ میں بہت کم بیلنس رہ گیا ہے' مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔ میں نے سنا ہے چاچو کی طبیعت زیادہ خراب ہے؟"

"ہاں بیٹا۔" ان کا لہجہ افسردہ ہو گیا۔

"اور خالہ' وہ کیا سوچ کر سوہنی کی کہیں اور شادی کے متعلق سوچ رہی ہیں؟"

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس عورت کا۔" ان کا انداز بھی تلخی لیے ہوئے تھا۔

"پاپا! ایسا بالکل نہیں ہونا چاہیے۔"

اب کی بار وہ کچھ نہیں بولے تھے۔

"اگر میں آپ سے کچھ کہوں تو آپ مانیں گے؟"

"ولی! میں نے آج تک تمہیں کبھی انکار کیا ہے؟"

"آپ سوہنی کا خیال رکھیے گا' وہ میری منگیتر ہے اور میں اس کی ذمہ داری آپ کو سونپ رہا ہوں۔"

"تو تم واپس کیوں نہیں آجاتے۔"

"ابھی نہیں آسکتا اور جب بھی آؤں گا' سوہنی کے لیے آؤں گا تو پھر پاپا! میں سوہنی کی طرف سے بے فکر ہو جاؤں؟" وہ ان سے پوچھ رہا تھا اور انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا' وہ کیا کہیں۔

"پاپا!"

"ہاں ولی! تم بے فکر رہو' میں سنبھال۔" اچانک لائن منقطع ہو گئی تھی۔

دس منٹ بعد جب وہ کمرے میں داخل ہوئے خالد صاحب کا سانس نارمل ہو چکا تھا۔ وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے انہیں دیکھنے لگے جبکہ کانوں میں اب بھی ولی کے الفاظ گونج رہے تھے۔

"ڈیڈی! ڈاکٹر مزید ٹیسٹ کے لیے کہہ رہے ہیں۔" انہوں نے چونک کر وصی کو دیکھا۔

"کیا بات ہے ڈیڈی!" انہیں ایک ٹک اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ کچھ پریشان ہو گیا تھا۔

"کچھ نہیں۔" وہ سر جھٹک کر بولے۔ "آمنہ کہاں ہے؟"

"وہ شاید باہر نماز پڑھ رہی ہیں۔"

"ہوں۔" انہوں نے سر ہلایا۔ "یہ کچھ دوائیں لانا تھیں۔" انہوں نے دوائیوں والی پرچی اسے تھمائی تو وہ باہر نکل گیا۔

"سوہنی بیٹا! تم باہر اپنی تائی کے پاس بیٹھو۔" وہ باہر جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن انکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔ بس سر جھکا کر باہر نکل گئی۔

"خالد!" انہوں نے ان کے ٹھنڈے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو انہوں نے آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا۔

"بھیا! مجھے گھر جانا ہے۔ میں یہاں مرنا نہیں چاہتا۔"

"خالد!"

"پلیز بھیا! مجھے کوئی جھوٹی تسلی نہ دیں۔ مجھے محسوس

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

ہو رہا ہے۔ میرے پاس بہت کم وقت ہے لیکن میری جان
میری بچی میں اٹکی ہے۔ اسے یوں بے سہارا چھوڑتے ہوئے
مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ ایک بار سوہنی کو مضبوط
ہاتھوں میں سونپ دیتا تو سکون سے مر سکتا تھا۔ میری آخری
خواہش ہے۔"

وہ جملہ پورا نہیں کر سکے کیونکہ آنسوؤں نے پھر ان کی
آواز پر غلبہ پا لیا تھا۔

"تمہاری کوئی خواہش ادھوری نہیں رہے گی خالد! میں
نے سوچ لیا ہے مجھے کیا کرنا ہے۔" ان کے لہجے میں ایسا
کچھ تھا کہ خالد صاحب نے چونک کر انہیں دیکھا۔

٭ ٭ ٭

"خالد بھائی کو ابھی گھر نہیں لانا چاہیے تھا۔ ابھی تو ان
کی طبیعت بھی نہیں سنبھلی۔"

آمنہ نے توفیق صاحب کو دیکھا جو کسی سوچ میں گم
تھے۔

"توفیق!" انہوں نے چونک کر آمنہ کو دیکھا۔

"کیا سوچ رہے ہیں؟" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے
کھڑے ہو گئے لیکن بے چینی ان کے ہر ہر انداز سے ظاہر
ہو رہی تھی۔ تب ہی وصی اندر داخل ہوا تھا۔

"آپ نے بلایا ڈیڈی؟"

"ہاں، تم کہیں جا رہے ہو؟"

"جی لاہور واپس جا رہا ہوں۔ اب چاچو بھی گھر آ گئے
ہیں اور ویسے بھی میں کل سے یہاں ہوں اور صبح بینک بھی
جانا ہے۔" وہ عجلت بھرے انداز میں بول رہا تھا۔

"بیٹھو! مجھے تم سے ضروری بات کرنا ہے۔" وہ ایک نظر
گھڑی پر ڈال کر بیٹھ گیا۔

"سوہنی سے ملے ہو؟"

"جی ڈیڈی! بے چاری کافی پریشان ہو رہی ہے۔ ابھی
بھی رو رہی تھی۔" توفیق صاحب اس کے لہجے کے اتار
چڑھاؤ کا جائزہ لے رہے تھے۔

"ہاں، پریشانی کی بات تو ہے ہی۔ خالد کی طبیعت ابھی
سنبھلی نہیں اور اس کی تکلیف کی وجہ سوہنی ہے۔ وہ بہت
پریشان ہے کیونکہ ممتو سوہنی کی شادی ایک بوڑھے آدمی
سے کروانا چاہتی ہے۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈیڈی!" وہ حیران رہ گیا۔

"ایسے ہی ہے، اسی لیے خالد پریشان ہے۔"

"تو ٹھیک ہے۔ ہم سوہنی کو اپنے ساتھ لاہور لے جاتے
ہیں۔"

"میں نے بھی یہی سوچا تھا لیکن بات حق کی ہے۔ میں
صرف اس کا تایا ہوں جبکہ وہ اس کی ماں ہے۔ اگر وہ اسے
لے جانے کا دعوا کرے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟" توفیق
صاحب کی بات پر وصی اور آمنہ نے گہرا سانس لیا تھا۔

"کوئی سبیل ہوتا تو یہ مسئلہ ہی نہ ہوتا لیکن اب
...میرے بھائی نے ساری زندگی برداشت کرتے گزار دی
۔ اب میں اسے ایک خوشی دینے کی کوشش تو کر سکتا ہوں
اس لیے میں نے سوچا ہے کہ سوہنی کا نکاح تم سے کر دیا
جائے۔"

اور وہ جو بڑے غور سے انہیں سن رہا تھا اس کے سر
گویا دھماکا ہوا۔ اگلے ہی پل وہ تڑپ کر کھڑا ہوا۔

"ڈیڈی! آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"
اسے لگا اس نے غلط سنا ہے جبکہ آمنہ حیرت کی شدت
سے ساکت بیٹھی رہ گئیں۔

"میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔"

وصی کتنی دیر تک ان کا چہرہ دیکھتا رہا۔ اسے سمجھ میں
نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔ کچھ دیر بعد اس کا سر بے ساختہ
نفی میں ہلا تھا۔

"امپاسبل ڈیڈی! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔" اب کے
اس کا لہجہ سختی لیے ہوئے تھا۔

"وصی! سمجھنے کی کوشش کرو بیٹا! اس وقت مجبوری ہے،
دو زندگیوں کا سوال ہے۔" انہوں نے پیار سے اس کے
کندھے پر ہاتھ رکھا جبکہ وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا تھا۔

"جو بھی ہو ڈیڈی! میں ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ میری ساری
زندگی کا سوال ہے اور اگر آپ اپنے بھائی کی خواہش پوری
کرنا چاہتے ہیں تو وکی بھی ہے۔ اس سے اس کا نکاح
کروا دیں۔"

"مجھے مشورہ دینے کی ضرورت نہیں۔ وکی کو یہاں آنے
میں پانچ گھنٹے لگ جائیں گے۔ میں اتنی دیر انتظار نہیں
کر سکتا۔"

"تو میری بیڈ لک ہے ڈیڈی! میں کبھی بھی ایسا نہیں
سوچ سکتا اور آپ جانتے ہیں، میں کسی اور کو پسند کرتا
ہوں۔"

"جانتا ہوں، اسی لیے تو کہہ رہا ہوں؟" اب کے وصی
کے ساتھ آمنہ نے بھی حیرت سے ان کا چہرہ دیکھا۔

"جانتے ہیں پھر بھی ایسا کر رہے ہیں۔ آپ نے وصی کو
کیا سمجھا ہے توفیق! قربانی کا بکرا؟ احساسات سے عاری
جس کی اپنی کوئی خواہش یا مرضی نہیں۔ آپ کی کوئی
خواہش ہو تو وہ قربان ہو۔ آپ کے بھتیجے کو کچھ چاہیے تو وہ
قربان ہو۔ اس کی فرمانبرداری کا ہمیشہ ناجائز فائدہ اٹھایا
ہے لیکن اب کی بار میں اپنے بیٹے کے ساتھ کوئی
زیادتی نہیں ہونے دوں گی۔"

غصے کے مارے ان کی آواز اونچی ہو گئی تھی۔

"آمنہ! میں اپنے بیٹے سے بات کر رہا ہوں۔" ان کے
لہجے پر توفیق صاحب کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔

"میرا بھی ہے وہ۔ آپ کا بیٹا اگر آپ کا بیٹا ہوتا تو آپ یوں
اس کی زندگی برباد کرنے کی کوشش کرتے۔ وصی صرف میرا
بیٹا ہے۔" ان کے تیور دیکھ کر ایک پل کے لیے توفیق
صاحب کو خاموش کروا دیا تھا۔

"میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا وصی مجھے اس عورت
سے خوف آتا ہے۔ دیکھا وہی ہوا۔ وہ اب بھی ہماری
خوشیاں برباد کرنے کا سوچ رہی ہے۔"

وصی غصے سے باہر نکلنے لگا لیکن توفیق صاحب نے
آگے بڑھ کے اس کا بازو تھام لیا۔

"وصی! تمہیں میری بات ماننی ہوگی ورنہ..."

"ورنہ کیا...؟" آمنہ تڑپ کے ان کے سامنے آئی
تھیں۔

"ورنہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔" ان کے
سرد لہجے پر وہ دونوں ساکت رہ گئے۔

کچھ دیر بعد آمنہ استہزائیہ انداز میں مسکرائی تھیں۔

"عورت کو جھکانے کے لیے بڑا پرانا اور گھسا ہتھیار
ہے۔ آج سے کئی سال پہلے میں اسی لفظ سے ڈر کر خاموش
ہو گئی تھی۔ تب میرا کوئی نہیں تھا لیکن آج میرے دو جوان
بیٹے ہیں۔ مجھے کسی کا ڈر نہیں۔" ان کے لہجے میں اپنے
بیٹوں کے لیے مان تھا اور انہیں یہ بھی امید تھی کہ توفیق
صاحب بھی انہیں مجبور نہیں کر سکتے۔

"ٹھیک ہے۔" توفیق صاحب کے سرد لہجے پر وصی نے
تڑپ کر دیکھا تھا۔

"ڈیڈی پلیز! سمجھنے کی کوشش کریں۔ وہ مجھ سے کتنی
چھوٹی ہے۔ بارہ سال کا فرق ہے ہمارے درمیان اور سب
سے بڑی بات وہ وکی کی منگیتر ہے۔ میں کیسے... میں ایسا
نہیں کر سکتا۔"

اس نے بے بسی سے ان کا چہرہ دیکھا۔

"میں جانتا ہوں دونوں کی منگنی ہے اسی لیے تو سب
کر رہا ہوں۔"

"ڈیڈی! آپ ... بیٹے ... کی
بیٹے کی زندگی برباد کر رہے ہیں۔" ... بیٹے ... کے
کی..."

"... وصی!" انہوں نے مضبوطی سے وصی کا ہاتھ تھاما تھا۔

"آمنہ! وصی کے ساتھ جانا چاہتی ہو تو سب سے پہلے رشتہ
ختم کر کے جاؤ۔" آمنہ نے تڑپ کر ان کا چہرہ دیکھا۔

"میں توفیق منور پورے ہوش و حواس میں تمہیں
طلاق دیتا ہوں۔"

وصی نے چونک کر انہیں دیکھا۔ اس کے ہاتھ پر ان
کی گرفت ختم ہو گئی۔ اس نے ساتھ کھڑی آمنہ کو دیکھا
تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ صرف ایک لمحے میں ان کے جسم
کا سارا خون کسی نے نچوڑ لیا ہو۔

"میں توفیق منور..."

"ڈیڈی پلیز..." اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے
وہ ان سے اتنے سنگدلانہ قدم کی امید نہیں کر رہا تھا۔
اب منتظر نظروں سے اس کے جواب کے منتظر تھے۔

اس نے ان ہی نظروں سے اپنی ماں کے ساکت چہرے
کو دیکھا۔

"میں تیار ہوں۔" اسے اپنی آواز کنوئیں سے آتی
محسوس ہو رہی تھی۔

(دوسری اور آخری قسط آئندہ ماہ ملاحظہ کریں)

عمران ڈائجسٹ کا ایک حیرت انگیز سلسلہ
ایئر ہوسٹس
اب دو حصوں میں شائع ہو گئی ہے
مکتبہ عمران ڈائجسٹ، ۳۷۔ اردو بازار کراچی

Posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPho

دیا اور توفیق صاحب کے گھر لے آتی ہے۔ توفیق صاحب پہلی بیوی سے تینوں بچے آمنہ کے پاس لے آتے ہیں [illegible] طبیعت سے مجبور ہو کر وہ انہیں اپنی اولاد تسلیم کر لیتی ہیں۔ ابتدا میں حالات معمول پر ہونے میں وقت لگتا ہے [illegible] سال انہیں سہارا دیے ہی دیتے ہیں۔ وصی اور روی کے ساتھ ولی، علیزہ اور فریحہ [illegible] علیزہ اور فریحہ بیٹی کی کمی پوری کر دیتی ہیں لیکن ولی بے حد قصور وار ہے۔ [illegible] وقت توفیق آمنہ کے خلاف اس کے کان بھرتی رہتی ہے جس پر وہ آئے دن گھر میں کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کرتا ہے۔ خصوصاً وصی سے اسے خدا واسطے کا بیر ہے۔ وصی طبیعتاً [illegible] ہے اس لیے محض ماں اور بہن بھائیوں کی خاطر ولی کی بدتمیزیاں برداشت کرتا ہے۔ محض ولی کی حاسد طبیعت کی وجہ سے اسے باپ کا کاروبار سنبھالنے کے بجائے [illegible] اپنانا پڑتا ہے۔ توفیق صاحب [illegible] سے حد درجہ [illegible] کے باعث ولی سے زیادہ قریب ہیں۔

ارم کی بیٹی عروبہ ولی کو پسند کرتی ہے جس کا علم ولی کے علاوہ سب کو ہے۔ وصی اپنے دوست [illegible] کی کزن [illegible] کو پسند کرتا ہے۔ وہ آمنہ کو [illegible] سے ملواتا ہے جس پر آمنہ ہی نہیں سب بہن بھائی اس کی پسندیدگی کی مہر ثبت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ایاز کا رشتہ علیزہ کے لیے آتا ہے جو آمنہ کی کزن کا بیٹا ہے۔ ابتدا میں محض [illegible] اس رشتے اور [illegible] کرتا ہے لیکن بہن کے واضح [illegible] ایاز کے حق میں فیصلہ ہوتا ہے۔

[illegible] اور خالد اپنی بیٹی سوہنی کے ساتھ توفیق صاحب کے گھر آتے ہیں جس پر آمنہ شدید [illegible] ہوتی ہیں۔ ان کی طبیعت [illegible] وصی محسوس کرتا ہے۔ سوہنی کا سادہ [illegible] موہنا چہرہ ولی کو اپنا اسیر کر لیتا ہے۔ توفیق صاحب کے سامنے خالد اپنی [illegible] کا ذکر کرتے ہیں تو وہ ہر طرح سے ان کا اور سوہنی کا ساتھ دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ولی [illegible] تمام حالات ولی کو بتاتے ہیں تو وہ توفیق صاحب کے سامنے سوہنی سے شادی کی خواہش کا اظہار کرتا ہے [illegible] پریشان ہو جاتے ہیں کیونکہ ارم بھی عروبہ اور ولی کے رشتے کی بات کرتی ہیں۔ بیٹے کی خوشی کے لیے وہ سوہنی اور ولی کی منگنی کر دیتے ہیں۔ منگنی کے بعد سوہنی کو ولی کی سخت گیر طبیعت کا احساس ہوتا ہے۔ دوسری جانب عروبہ اپنی [illegible] چھپائے اس کی خوشیوں میں شامل ہوتی ہے۔

ذرا ذرا سی بات پر ولی کا [illegible] دور کرتے جھگڑا ہوتا ہے۔ وصی ولی کو روکتا ہے تو وہ اسے بھی زخمی کر دیتا ہے۔ [illegible] توفیق صاحب ولی کو ایک تھپڑ مارتے ہیں تو وہ [illegible] کر نکل جاتا ہے۔ تاہم چند دنوں بعد وہ امریکہ جانے کا اعلان کر کے سب کو صدمے سے دوچار کر دیتا ہے۔

توفیق صاحب کی منت سماجت بھی اسے روک نہیں پاتی۔ ان کی اچانک امریکہ روانگی حالات مزید خراب کر دیتی ہے۔ خالد صاحب کی حالت بگڑ جاتی ہے جبکہ [illegible] ایک امیر بوڑھے سے بیٹی کی شادی طے کر دیتی ہے۔ سوہنی سے تمام حالات جان کر ولی توفیق صاحب سے وعدہ لیتا ہے کہ اس کے آنے تک وہ سوہنی کی حفاظت کریں گے۔ سوہنی کو [illegible] کی چال سے بچانے کے لیے توفیق صاحب وصی کو مطلع [illegible] وصی دونوں سکتے میں آ جاتے ہیں۔ توفیق صاحب دھمکی دیتے ہیں کہ اگر وصی نے سوہنی سے شادی نہ کی تو وہ آمنہ کو طلاق دے دیں گے۔ [illegible] کارگر ثابت ہوتی ہے اور وصی [illegible] کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

۲
دوسری اور آخری قسط

[illegible] اپنے باپ کا چہرہ دیکھ رہی تھی [illegible] اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو اس نے سنا وہ سچ [illegible] تکلیف بھی [illegible] بہت زیادہ دکھ سے [illegible] بچانے کے لیے [illegible] تھا اور بچانے [illegible] سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا [illegible] وہ ٹھیک نہیں اور نہیں [illegible] دوست کرنے کے ہیں۔

وہاب تک ویسے ہی ساکت تھی۔ سب سے پہلا خیال [illegible] آیا تھا۔ ابھی تو ان کا رشتہ بند ہا تھا ابھی تو اس [illegible] سوچنا شروع کیا تھا اور اب یہ سب کیا ہو رہا تھا۔

سب سے بڑی حیرت کی بات وصی تھی۔ جانتا تھا اس کی [illegible] کے لیے اس کی پسندیدگی وہ جانتی تھی اور [illegible] کی جگہ وصی سے نکاح۔ اس کی آنکھوں میں ولی [illegible] وصی کا چہرہ آیا تو [illegible] بھیگنے لگا۔ اس نے بے اختیار گہرا سانس لیا لیکن اس کا دم گھٹتا جا رہا تھا۔ وہ [illegible] اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگیں۔

"ایسے نہ رو بیٹا۔" خالد صاحب نے بے اختیار اس کا [illegible] پر رکھ دیا۔

"پلیز ابو! ایسا نہیں ہو سکتا۔ وصی بھائی کی منگنی ہونے والی ہے اور وصی بھائی ولی کے بھائی ہیں۔ میں ان [illegible] وہ اب بری طرح رو رہی تھی۔

"میں مجبور ہوں بیٹا! [illegible] ہوتا تو میں کبھی ایسا [illegible]

"تو ابو ولی کے آنے کا انتظار کر سکتے ہیں۔" وہ بھرائی [illegible] بولی۔

"[illegible] میرے بچے میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔"

"پر ابو!" اس نے روتے ہوئے ان کا چہرہ دیکھا تب ہی توفیق صاحب اندر داخل ہوئے۔

"خالد! مولوی صاحب اور سب مہمان آ گئے ہیں۔"

خالد صاحب اٹھ کر بیٹھ گئے جبکہ اس کے آنسو [illegible] تھم گئے تھے جبکہ [illegible] خود کو جھک گیا تھا۔ کمرے میں [illegible] آوازیں رونے لگی تھیں۔

پھر پتا نہیں کس نے دوپٹے سے اس کا سر اور چہرہ ڈھانپ دیا تھا۔ نکاح خواں اب اس سے اجازت مانگ رہا تھا جبکہ اس کے آنسو ایک بار پھر رواں ہو گئے تھے۔

○ ○ ○

"یہ کیا کیا بھابھی!" ارم کی حیران پریشان آواز [illegible] نے [illegible] اٹھتی [illegible] انہیں دیکھا۔

"میں نے کیا؟ یہ سب کیا دھرا تمہارے [illegible] کا ہے۔ پھر میں ان سے کیا کہوں؟ دونوں کی زندگیوں سے کھیل جاتے ہیں۔"

کل وہ گھر پہنچی تھیں اور [illegible] سے ان [illegible] تھا۔ ایک علیزہ ولی اور فریحہ [illegible] بھیجا ابھی تک نہیں آئے۔"

"[illegible] وصی کی ابھی [illegible] رات [illegible] کے ساتھ [illegible] ساری رات [illegible] لے [illegible] آنکھوں سے [illegible]

"بھابھی! اس دن [illegible] ہی تھیں اور انہوں نے بھی [illegible] تو میں [illegible] بتا [illegible]

"میرا [illegible] اس کا [illegible] باپ اس کی خوشیاں [illegible]

بات کرتے کرتے وہ رو [illegible] ارم نے ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"[illegible] کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے [illegible] کر لیا کرو [illegible] کیا [illegible]

"علیزہ [illegible] اپنے [illegible] سے" [illegible]

"بھابھی [illegible] میں [illegible] مشکل [illegible] وصی کی [illegible] فیصلہ [illegible] شامل نہیں [illegible]

"میرے بیٹے نے [illegible] انکار [illegible] میں اس کی ایک [illegible] نہیں کر سکی۔"

[illegible] اچانک [illegible]

[illegible] ارم ایک بار پھر [illegible]

"[illegible] کون تھا۔ وصی کی [illegible] آواز [illegible]

[illegible] تو خالد بھائی [illegible] ہو گی۔" ارم نے [illegible] لیے [illegible] نہیں تھیں [illegible] آنسو [illegible] بہنے لگے۔

"[illegible] اطلاع [illegible] علیزہ [illegible] ایاز کو [illegible] دونوں [illegible] کر [illegible] بیک کرنے چل دیں۔"

posted by Cute_gal
oneurdu.com
posted by Cute_gal
oneurdu.com
Urdu
Urdu
Urdu

باہر آئیں تو سب گاڑی میں بیٹھ رہے تھے۔ وکی نے ان کے ہاتھ سے بیگ لے لیا۔

"وصی کو فون کر دیا؟"

"جی انہوں نے آنے سے انکار کر دیا ہے۔" آمنہ ایک دم رک کر وکی کا چہرہ دیکھنے لگیں پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گئیں۔

"کسی کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ وصی نے منع کیا ہے۔ کوئی پوچھے تو کہہ دینا' وہ ضروری میٹنگ کے سلسلے میں لاہور سے باہر گیا ہوا تھا۔" وکی سر ہلا کر رہ گیا۔

✿ ✿ ✿

ان تینوں نے حیرت سے توفیق صاحب کے ساتھ آتی سوہنی کو دیکھا۔ ان کے پیچھے ڈرائیور دو بڑے بڑے سوٹ کیس لیے کھڑا تھا۔ ان تینوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا اور نظریں چرا کر رہ گئے۔ سوہنی نے بہت آہستہ آواز میں سلام کیا تھا جس کا جواب کسی نے نہیں دیا تھا۔ پتا نہیں توفیق صاحب نے یہ بات محسوس کی تھی یا نہیں۔ البتہ وہ مزید گھبرائی تھی۔

"تم لوگوں نے کھانا کھایا؟"

"جی۔" انہوں نے پتا نہیں کس سے پوچھا تھا لیکن جواب وکی نے دیا تھا۔

"فری بیٹا! چائے ملے گی؟" فری نے ایک خاموش نظر ان پر ڈالی اور کچھ کہے بغیر کچن کی طرف مڑ گئی۔

"آؤ بیٹا! میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھاؤں۔ وکی! یہ بیگ اوپر لے آؤ۔" انہوں نے بیگ اٹھانے کے بعد وکی کو دوسرا بیگ لانے کو کہا۔

"السلام علیکم۔" وصی کی آواز پر آمنہ نے چونک کر سر اٹھایا اور گھبرا کر کھڑی ہو گئیں۔

"کھانا لگاؤں؟"

"نہیں۔" وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ وہ پریشانی سے ہونٹ کاٹنے لگیں۔

"[illegible] کسی کی اچھی چیز [illegible] ہو' مجھ سے کہنا اور [illegible] ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ تمہارا اپنا گھر ہے۔"

توفیق صاحب کی آواز پر اس کے قدم سست پڑے تھے۔ [illegible] لیکن تیسرے قدم پر دروازے کے ساتھ کھڑی سوہنی پر نظر پڑتے ہی اس کے ہونٹ بے ساختہ بھنچ گئے۔ آنکھیں جلنے لگی تھیں۔ توفیق صاحب کے [illegible] اس نے نظریں اٹھائیں' وہ سیدھی سیڑھیوں کے قریب کھڑے وصی سے جا ملیں۔ اس کی آنکھوں میں اس کے لیے اتنی نفرت تھی کہ اسے اپنا چہرہ جلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ وہ نظریں چرا کر اور بھی توفیق صاحب کے پیچھے چھپ گئی۔ قدموں کی چاپ پر توفیق صاحب نے مڑ کر دیکھا۔ وصی اپنے کمرے میں داخل ہو رہا تھا اور اپنے پیچھے اس نے دروازہ ایک دھماکے سے بند کیا تھا۔ توفیق صاحب نے مڑ کر سوہنی کا چہرہ دیکھا جس کا رنگ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔

"جاؤ بیٹا! تم آرام کرو۔" انہوں نے ایک بار پھر اس کا سر تھپتھپایا۔

✿ ✿ ✿

ان کے دستک دینے پر جب کوئی جواب نہ آیا تو وہ دروازہ کھول کر اندر آ گئیں۔ وہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا تھا۔

"وصی۔" آمنہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا' وہ چپ رہا۔ ان کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔

"میں جانتی ہوں' صرف میری وجہ سے تم یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہوئے ہو۔ پر وصی۔" انہوں نے اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا۔ "بتاؤ بیٹا! میرا کیا قصور ہے؟ اس بات کو بھی اب ایک ماہ ہونے والا ہے۔ تم نہ تو مجھ سے بات کرتے ہو اور نہ ہی اپنے بہن بھائی سے۔ اگر مجھ سے ناراض ہو تو مجھے بولو' اپنی ناراضی کا اظہار ہی کرو۔"

"میں آپ سے ناراض نہیں۔" وہ ان کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ وہ ان کی طرف دیکھ کر بات نہیں کر رہا۔

"وصی! تمہاری یہ چپ اندر ہی اندر مجھے پریشان کر رہی ہے۔" "وہ [illegible] ان کی طرف مڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ [illegible] توفیق صاحب اندر داخل ہوئے۔ وصی کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے جبکہ آمنہ نے بھی منہ دوسری طرف پھیر لیا تھا لیکن انہوں نے برا نہیں مانا تھا۔

"میں تم لوگوں سے ضروری بات کرنے آیا ہوں۔ وصی! تم نے اپنی ماں سے جس لڑکی کو ملوایا تھا' میرا مطلب ہے جس سے تم شادی کرنا چاہتے ہو' اس سے کہو کہ کل ہم لڑکی کے ماں باپ سے ملنے آ رہے ہیں۔" وصی کے ساتھ آمنہ نے بھی چونک کر انہیں دیکھا تھا۔

"اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم میرے بیٹے ہو اور تمہاری خوشی کا احساس ہے مجھے۔" اب کے وصی نے پلکیں جھپکاتے ہوئے نظریں ان پر سے ہٹا لیں۔

"اس دن تم غصے میں تھے' اس لیے میں نے جو کیا' اگر تمہیں سمجھاتا بھی تو تم نے سمجھنا نہیں تھا۔ میں نے یہ نکاح صرف اس لیے کروایا تھا تاکہ سوہنی پر اپنا حق ثابت کر سکوں۔ تم نہیں جانتے' خالد اس وقت کتنی بڑی پریشانی میں مبتلا تھا اور آخری وقت میں وہ کتنا پرسکون تھا۔ اگر تم جان لیتے کہ تمہارے اس قدم نے ایک مرتے ہوئے انسان کو کتنی بڑی خوشی دی ہے تو شاید تم یہ غصہ بھول جاتے۔ خیر۔" انہوں نے گہرا سانس لیا۔ "میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ سوہنی تمہاری ذمہ داری نہیں' تم اپنی زندگی کا ہر فیصلہ آزادانہ کر سکتے ہو۔ جہاں چاہو شادی کر سکتے ہو۔ تم پر کوئی بوجھ نہیں۔ سوہنی دلی کی منگیتر ہے اور کاغذ کا یہ رشتہ تمہیں صرف تب تک رکھنا ہے جب تک دلی نہیں آتا اور یہ بات میں سوہنی کو بھی سمجھا چکا ہوں' اس لیے بے فکر رہو۔ یہ رشتہ تمہارے لیے کبھی بھی مسئلہ نہیں بنے گا۔" وصی بے حد حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"یہ بات میں نے بچوں کو بھی بتا دی ہے اور تمہیں بھی بتا رہا ہوں۔ کسی کو یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں کہ سوہنی تمہارے نکاح میں ہے۔ امید ہے اب تمہارا غصہ کم ہو گیا ہو گا۔"

انہوں نے مسکرا کر وصی کو دیکھا تو اس نے افسوس سے توفیق صاحب کو دیکھتی آمنہ کو دیکھا۔

"اور ہاں' ان لوگوں سے کہنا' ہمیں منگنی کی جلدی ہے' اسی ہفتے ہمیں منگنی کرنی ہے۔"

وہ اب آمنہ کی طرف مڑے تھے۔

"کیوں بھئی بیگم! اب تو تم خوش ہو' وہ تمہارا اپنا چاہا تھا' منگنی کریں گے' ہم بڑی دھوم دھام سے وصی کی منگنی کریں گے۔"

وہ ایک بار پھر مسکرائے تھے۔ ان کی مسکراہٹ کا ساتھ ان دونوں میں سے کسی نے نہیں دیا تھا۔ توفیق صاحب باہر نکل گئے تو آمنہ وصی کے پاس آ گئیں۔

"اب تو مسکرا دو۔" انہوں نے پیار سے اس کا گال سہلایا تو وہ ان کی خاطر ذرا سا مسکرا دیا۔ وہ مطمئن ہو کر باہر نکل گئیں۔ اگلے ہی پل وہ سر جھٹک کر [illegible] تھا۔

✿ ✿ ✿

اس کی نظریں کب سے اسٹیج پر جمی تھیں۔ اس کے سامنے رکھا بھاپ اڑاتا سوپ بھی اب ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ آج تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد اس نے وصی کو پہلے کی طرح ہنستے دیکھا تھا۔ یہاں ہر [illegible] رہا تھا۔ توفیق صاحب کے قہقہے [illegible] دیکھا جو اس کے پاپا اور علیزہ کے ساتھ کھڑے تھے۔ اس نے ہمیشہ اپنے ماموں کو ایک شفیق انسان کے روپ میں دیکھا تھا۔ وہ جانتی تھی دلی سے وہ بہت محبت کرتے تھے اور اکلوتی کی وجہ سے وہ باقی بچوں سے زیادتی کر جاتے تھے۔ خاص طور پر وصی کے ساتھ لیکن اس بار وصی کا بہت بڑا نقصان ہوا تھا' جب سے اپنے ماموں کی سوچ اس کے سامنے آئی تھی تو پہلے وہ وصی کے لیے افسوس کر رہی تھی۔ اسے بے ساختہ سوہنی سے ہمدردی محسوس ہوئی تھی۔ تماشا تو اس کی زندگی کا بنا تھا جس نے خوشی سے اسے اپنایا۔ اس نے مصیبت کے وقت پلٹ کر اس کی مدد کرنے کے بجائے اپنی ضد کو اہمیت دی تھی اور جس کے ساتھ زندگی کا سب سے بڑا اور مضبوط رشتہ جوڑا گیا ہے' اس کے دل میں اس کے لیے ذرہ برابر گنجائش نہیں تھی۔ وصی نے تو آج اپنی منزل پالی تھی۔ اس نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے وصی کو دیکھا۔

"لیکن کسی نے نہیں سوچا کہ دلی کی فطرت کیسی ہے۔ اگر پاکستان لوٹنے پر اس نے سوہنی کو اپنانے سے انکار کر دیا تو... اور وصی تو وہ کبھی بھی اسے نہیں اپنائے گا تو پھر اس کا کیا ہو گا' وہ تو نہ ادھر کی رہے گی اور نہ ادھر کی۔" معوبہ بے حد پریشانی سے سوچ رہی تھی۔

کباب تلنے کے ساتھ دوسرے چولہے پر اس نے چائے بھی رکھی ہوئی تھی۔ گھر میں اس وقت مکمل خاموشی تھی۔ توفیق صاحب' آمنہ اور وکی علیزہ سے ملنے گئے ہوئے تھے۔ فری کے آج کل ٹیسٹ ہو رہے

posted by Cute_gal
oneurdu.com
posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

ان کے جاتے ہی اس نے کب سے رُکا ہوا سانس خارج کیا جبکہ ولی اور فریحہ کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔ وہ قہقہے میں بدل گئی۔

"ابھی یہ سوہنی کی اتنی تعریف کر رہی تھیں اور کیا کہہ رہی تھیں جشمالی۔" وہ دونوں ہنستے ہوئے بولے۔ "اگر انہیں پتا چل جائے کہ خیر سے محترمہ رشتے میں ان کی سوکن لگتی ہیں تو سوکن بنی سہیلی کا یہ مظاہرہ کیسا ہو گا یہاں تو بلیو وار ہی شروع ہو جاتی۔" ولی کی بات پر فریحہ نے زبردست قہقہہ لگایا تھا جبکہ وہ مسکرا بھی نہیں سکی اس کے روہانسے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ دونوں خاموش ہو گئے تھے۔

ابھی اسے لاؤنج میں آئے بمشکل پانچ منٹ ہوئے تھے۔ جب باہر سے توفیق صاحب کے اونچا اونچا بولنے کی آوازیں آنے لگیں۔ ولی فریحہ آگے پیچھے نکلے وہ بھی گھبرا کر باہر نکلی تھی۔ باہر اس کی ماں کے ساتھ ان کا نیا شوہر بھی کھڑا تھا اس نے گھبرا کر ڈرائنگ روم کی طرف دیکھا شور کی آواز سن کر وصی اور آمنہ بھی باہر آ چکے تھے جبکہ ان کے پیچھے صاحب کا حیران چہرہ بھی نظر آیا تھا۔ توفیق صاحب شاید ابھی گھر آئے تھے انہیں اندازہ بھی نہیں تھا کہ اندر کوئی ہے۔

"میں دیکھتی ہوں مجھے میری بیٹی سے ملنے سے کون روکتا ہے۔" اس کی ماں نے اپنا چوڑیوں سے بھرا ہاتھ ہوا میں لہرا کر انہیں چیلنج کیا۔

"میں روکوں گا تمہیں۔ اندر قدم تو رکھ کر دکھاؤ۔"

"آپ ہوتے کون ہیں سوہنی سے ملنے سے روکنے والے یہ اس کی ماں ہے میں اس کا باپ ہوں ہم اسے لینے آئے ہیں اور ویسے بھی باپ سے زیادہ ماں کا حق ہوتا ہے۔" راحیل نے اچانک اپنے حق کا احساس دلایا تو ان کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہو گیا۔

"آج اتنے مہینوں بعد تمہیں اپنی بیٹی اور اپنا حق یاد آ گیا میں جانتا ہوں یہ محبت کیوں جاگی تم نے ایک بار پھر اس کو بیچنے کا سوچا ہو گا لیکن تم بھول رہی ہو سوہنی اب ہماری عزت ہے۔ [illegible] مجھے اندازہ تھا۔ ابھی [illegible] شاید تم بھول گئی ہو۔ کوئی بات نہیں۔"

[illegible] سوہنی کی شادی کا ثبوت لے کر آئے۔"

سوہنی نے بے اختیار دیوار کا سہارا لے کر ڈرائنگ روم کی طرف دیکھا۔ وصی کا چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہو رہا تھا۔ آمنہ کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا اور جا رہا تھا جبکہ صاحب کے حیران پریشان چہرے پر ایک نظر ڈال کر اس نے پھر باہر کی طرف دیکھا اس کی ماں اب بھی بحث کر رہی تھی۔

"اب عزت سے یہاں سے نکل جاؤ اس سے پہلے کہ میں پولیس کو بلاؤں۔"

پولیس کا سن کر شاید راحیل ڈر گیا تھا اسی لیے شو کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اسے باہر لے گیا۔ توفیق صاحب غصے سے سر جھٹکتے ہوئے اندر چلے گئے۔ صاحب کے چہرے پر اب بھی الجھن تھی۔

"میری تو اب بھی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ تو ولی کی منگیتر تھی پھر تمہارے ڈیڈی یہ کیوں کہہ رہے ہیں وہ تمہاری بیوی ہے۔" اس کے سوال پر وصی نے بے ساختہ اپنی ماں کا چہرہ دیکھا وہ نظریں چراتی ہوئی باہر نکل گئیں۔

"میں یہ سب تمہیں پہلے بھی بتانا چاہتا تھا لیکن نہیں بتا سکا۔ میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں۔ ڈیڈی صرف اس کی کسٹڈی چاہتے تھے۔ ولی کے آنے پر سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"کیا ٹھیک ہو جائے گا۔" ساری بات سمجھ میں آتے ہی صاحب نے غصے سے اسے دیکھا۔ "اتنی بڑی بات ہو گئی اور تم کہہ رہے ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ رشتے کیا اس طرح جڑتے ہیں اور تم نے مجھ سے منگنی کر کے مجھے دھوکا دیا ہے۔"

"صاحب بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں اس وقت مجبور تھا یہ نکاح صرف کاغذی ہے اور وہ بھی ولی کے آنے پر ختم ہو جائے گا۔ جبکہ تم سے منگنی میں نے اپنی مرضی سے کی ہے۔"

"میں تمہیں کیا سمجھتی تھی مگر تم ایک [illegible] انسان جو کو دھوکا نہیں دیتا جبکہ تم نے ہے اور وہ بھی دوسروں [illegible]"

اس کے چہرے پر غصہ تھا وہ مزید اسے وضاحت کا موقع دیے بغیر باہر نکل گئی۔ وہ اس کے پیچھے گیا لیکن وہ کچھ سننے کو تیار نہیں تھی۔ رات تک اس نے اسے کئی فون کروائے تھے لیکن وہ اس کا فون ریسیو نہیں کر رہی تھی حتیٰ کہ وہ صبح بینک بھی نہیں آئی تھی۔ غصے اور افسوس سے

اس کا برا حال تھا۔ اس کی عزت نفس بری طرح مجروح ہوئی تھی۔ وہ بالکل فریز تھا لیکن اس کے باوجود وہ اسے بھولتا اور دھوکے باز سمجھ رہی تھی۔ شام کو جب وہ گھر میں داخل ہوا تو وہ غصے میں بھرا ہوا تھا۔ وہ کچن کی طرف آیا۔ اس کی توقع کے مطابق وہ وہیں تھی۔

"میری زندگی کو عذاب بنا دیا ہے تم نے۔" اس کی تیز آواز پر وہ ڈر کے مارے اچھل پڑی جبکہ ہاتھ میں پکڑا پانی کا گلاس گر کر کتنے ٹکڑوں میں بکھر گیا تھا۔

"تم جاتی کیوں نہیں یہاں سے میری زندگی سے۔" وہ لال بھبھوکا چہرہ لیے دو قدم آگے بڑھا تو وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"میں ہمیشہ صاف ستھری زندگی گزارنے کا قائل رہا ہوں پر آج تمہاری وجہ سے میرے کردار پر انگلی اٹھائی گئی۔ تم سے نکاح میری زندگی کا سب سے برا لمحہ تھا۔ میں نہ صرف اس لمحے سے بلکہ تم سے بھی سخت نفرت کرتا ہوں۔ سنا تم نے۔"

وہ ایک بار پھر دھاڑا تو اس کا دل سہم کر رہ گیا۔

"پہلی بار میں نے زندگی میں کسی کو پسند کیا اور تمہاری وجہ سے وہ پسند مجھ سے دور ہو گئی۔ اب اگر میری اور صاحب کی منگنی ٹوٹی تو میں تمہیں..."

اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا گلا دبا دے۔ جب وہ ایسا نہیں کر سکا تو اس نے شیلف پر رکھی ساری چیزیں ہاتھ مار کر گرا دی تھیں۔

"کیا ہوا؟" آمنہ گھبرائی ہوئی کچن میں آئی تھیں۔ انہوں نے پریشانی سے کچن کے فرش پر ایک نظر ڈالی جو ٹوٹے ہوئے کانچ سے بھرا ہوا تھا۔

"وصی!"

"مما اس کو کہیں بھیج دیں اب اگر یہ میرے سامنے آئی تو پتا نہیں میں کیا کر دوں۔" وہ تیزی سے باہر نکل گیا جبکہ اس کے آنسو بھی تیزی سے بہہ رہے تھے۔

"جیسے یہاں کی کلی لگ گئی ہو دوسروں کی زندگیاں برباد کرنی آتی تھیں اور تم بھی میرے بیٹے کی خوشیاں کھا گئی ہو۔"

"مما پلیز!" ان کے نفرت بھرے انداز کو فریحہ نے بڑی ناگواری سے ٹوکا۔

"ہونہہ" وہ اس پر ایک حقارت بھری نظر ڈال کر باہر نکل گئیں۔

"سوری سوہنی بھابی ایکچولی پریشان ہیں ورنہ تم جانتی ہو وہ کتنے سوفٹ ہیں۔ پلیز تم..."

اس کے قریب آ کر فریحہ نے اس کا ہاتھ تھاما جو بری طرح کپکپا رہا تھا۔

"تمہیں تو بخار ہے دوا کیوں نہیں لی چلو اپنے کمرے میں۔" وہ اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے بولی تو وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ اس کے پیچھے کھنچی جا رہی تھی۔

☼ ☼ ☼

آج تین دن ہو گئے تھے اسے صاحب سے بات کیے۔ وہ مسلسل رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا مسلسل ناکام تھا۔ اس بات نے اس کے اندر کی جھنجلاہٹ کو بڑھا دیا تھا۔ سیل فون کی بپ پر اس نے بے زاری سے اسکرین کی طرف دیکھا۔

ارم پھپھو کے گھر کا نمبر تھا وہ کچھ دیر اسکرین کو دیکھتا رہا اور پھر فون اٹینڈ کر لیا۔

"بھائی میں فری ہوں۔ آپ کہاں ہیں؟"

"بینک سے نکل رہا ہوں۔"

"گھر جا رہے ہیں۔"

"پتا نہیں" وہ بے زاری سے بولا۔

"ایکچولی بھائی آج میرا بہت ضروری ٹیسٹ تھا۔ اس لیے مجھے یونیورسٹی جانا پڑا۔ واپسی پر ڈی مجھے یہاں پھپھو کی طرف لے آیا۔ مما بھی یہیں ہیں۔"

"تو؟" اس کی تفصیل پر وہ اکتا کر بولا۔

"بھائی! اب شام ہو رہی ہے۔ سوہنی کو کل سے بہت تیز بخار تھا گھر پر کوئی نہیں۔ پچھلے تین گھنٹے سے میں فون کر رہی ہوں۔ وہ فون بھی نہیں اٹھا رہی ڈی کا پتا نہیں کہاں چلا گیا ہے اس کا موبائل بھی نہیں مل رہا مما بھی پھپھو کے ساتھ باہر گئی ہیں۔"

وصی کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"تو میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"بھائی پلیز! آپ گھر جا رہے ہیں تو ایک نظر اسے دیکھ لیں مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔"

"میں اس کا نوکر نہیں لگا کہ اسے جا کر دیکھوں بخار ہے تو میری بلا سے۔" اس نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہہ کر فون بند کر دیا اور پارکنگ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا سیل فون ایک بار پھر بجا تھا۔ اس نے غصے سے اسکرین کی طرف

posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

سلطان والی ڈالی اس نے توفیق صاحب کے پاس رکھی تھی۔ آج توفیق صاحب آمنہ کے ساتھ پھوپھو کی ساری فیملی چیک کرنے جا رہی تھی۔

"وصی! میں نے تمہیں بینک سے ریزائن کرنے کو کہا تھا۔"

"جی کل ریزائن کروں گا۔ روز فیکٹری جاؤں گا۔ سب فیکٹریوں کا دھیان رکھوں گا۔" وہ مسکرا کر بولا تو وہ کچھ مطمئن ہوئے۔

"اور اکیلے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں۔ وکی کو بھی ساتھ رکھنا۔ اب اسے بھی کام سنبھال لینا چاہیے۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

"آپ بے فکر رہیں۔" فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی وہ ان کے گلے لگ گیا۔ سب سے ملتا ہوا وہ آمنہ کی طرف آ گیا۔

"اور ہاں علیزہ کے دیور کی شادی ہے۔ وہاں ضرور جانا کیونکہ میں اور تمہارے ڈیڈی یہاں نہیں ہوں گے اس لیے تم لوگوں کی شرکت ضروری ہے۔" وہ جاتے جاتے بھی نصیحت کر رہی تھیں۔ انہیں رخصت کر کے وہ گھر آ گئے۔

"ممّا اور ڈیڈی کے جانے سے کتنی خاموشی ہو گئی ہے۔" لاؤنج میں قدم رکھتے ہی فریحہ نے بے ساختہ کہا تو اس کے ساتھ چلتی ہوئی سونیا بھی سر ہلا کر رہ گئی۔ کل رات سے وہ لوگ جاگ رہے تھے۔ اب نیند اور تھکن سے بری حالت تھی۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔"

"تو میں کیا کروں۔" وکی کی بات پر وہ تنک کر بولی۔

"کھانا بناؤ۔"

"سوری! آج کچھ نہیں اور نہ ہی میرا کھانے کا کوئی موڈ ہے۔"

"تو کیا اب کھانا بھی نہیں ملے گا۔" [illegible]

[illegible]

وہ خود باہر نکل گیا۔ تو وہ کچن میں جا کر برتن نکالنے لگی تب ہی وہ شاپر لیے اندر داخل ہوا اور انہیں لاؤنج کی ٹیبل پر رکھ دیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ [illegible] باہر نکل جائے۔ اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی وصی نے بریانی والا ڈبہ اس کے آگے کھسکا دیا۔ وہ خاموشی سے ڈبہ کھول کر چاول ڈش میں نکالنے لگی جبکہ وہ کباب پلیٹ میں ڈال رہا تھا۔ اس دن کے بعد ان دونوں کے درمیان ایک لفظ کا تبادلہ بھی نہیں ہوا تھا لیکن اسے دیکھ کر وہ [illegible] کا اظہار نہیں کرتا تھا۔ شاید اس کی وجہ صاحب کا رویہ تھا لیکن وہ بھی تھا وہ اس کا سامنا کرنے سے گھبرانے لگی تھی۔ وہ کباب والا ڈبہ کھولنے والی تھی جب اس پر وصی کا بڑھا ہاتھ ٹھہر گیا۔ اس نے گھبرا کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ کتنے دن بعد اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اس دن میں کچھ پریشان تھا اس لیے کچھ زیادہ ہی بول گیا۔ آئی ایم سوری فار دیٹ۔"

وہ اپنی بات ختم کر کے پلیٹیں اٹھا کر باہر نکل گیا۔ وہ کچھ دیر اسی زاویے سے کھڑی رہی۔ وکی کی آواز پر اس نے چونک کر باقی برتن ٹرے میں رکھے اور باہر نکل آئی۔

✿ ✿ ✿

فضا میں ایک خوشگوار سی ہلچل مچی تھی۔ باہر اصول نے عجیب سا سماں بکھیر رکھا تھا۔ پنڈال سے باہر شاید بارش کی وجہ سے ہوا تھا اس لیے فضا میں گلاب کے ساتھ دھوئیں کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔ ہر کوئی مگن تھا۔ اسٹیج پر دولہے کو مہندی لگائی جا رہی تھی۔ اسٹیج کے سامنے مہندی کے تھالوں کے گرد بیٹھی لڑکیاں ٹپوں کے ساتھ اپنے ہی سُر بکھیر رہی تھیں۔ فریحہ اور علیزہ کے اصرار کے باوجود کونے میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی تھی۔ یہاں علیزہ اور ایاز کے ساتھ [illegible] اور فریحہ اس کے [illegible] تھے۔ وکی کو تنہا محسوس کر رہی تھی۔

"ایسے کیوں بیٹھی ہو؟" فریحہ کے پوچھنے پر اس نے بڑی مشکل سے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی۔

"بور ہو رہی ہوں۔" "چلو میرے ساتھ۔"

اس کے ناں ناں کرنے کے باوجود اس کا ہاتھ تھام کر لڑکیوں کے ہجوم سے گزرنے لگی جہاں علیزہ کی ساس [illegible]

[illegible]

"تو کیا اب کھانا بھی نہیں ملے گا۔" [illegible]

"سوری! میری باری [illegible]"

[illegible]

اس نے اٹھتے ہوئے وصی کو دیکھا۔

[illegible]

سے کوا لیتے ہی وہ رک گئی۔ وہ اب کسی خاتون سے فریحہ کا تعارف کروا رہی تھیں۔ سونیا نے بے بسی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور اس گروہ کا جائزہ لینے لگی۔ تب ہی اس کی نظریں ٹھہر گئیں۔ سفید شلوار قمیص میں ملبوس وہ شخص کسی کی جانب پشت کیے کھڑا تھا لیکن نہ جانے کیوں اسے کسی اپنے کا گمان ہوا تھا۔ وہ چلتے ہوئے پلٹا تھا۔ سونیا نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ وصی تھا۔ [illegible] اس کی بڑی بڑی آنکھیں بھی کسی کی جگہ انہیں ڈھونڈ رہی تھیں۔ وہ شاید انہیں ہی ڈھونڈ رہا تھا۔ ان کی نظریں ٹکرائیں تو وہ مسکراتا ہوا ان کی طرف بڑھا لیکن ان کے قریب پہنچتے پہنچتے اس کے قدم سست پڑ گئے۔ اس کی حیران نظریں خود پر محسوس کر کے سونیا نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔ وہ اب ان کے قریب پہنچ گیا تھا۔

"بھائی!" فریحہ اس کے گلے لگ گئی۔ اسے دیکھ کر علیزہ بھی آ گئی تھی۔

"تمہارے آنے کا وقت ہے۔ میں فنکشن کے وقت پہنچا ہوں۔"

"شکر کرو، پہنچ گیا ہوں۔" وہ فریحہ کو اپنے بازو کے گھیرے میں لیتا ہوا بولا۔ "چلو یار! تمہارا بھی ویٹ ہو رہا ہے۔" وہ وصی کا ہاتھ پکڑ کر دوسری طرف لے گئی۔

فریحہ اس کی طرف مڑی۔

"ایسے کیوں مسکرا رہی ہو؟" فریحہ نے حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا تو وہ گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا گئی۔

"کمال ہے یار! تمہارے مذاق بھی نہیں چلتے۔" فریحہ نے حیرت کا اظہار کیا۔ جبکہ وہ اپنی کیفیت پر حیران تھی۔

✿ ✿ ✿

اس نے گھبراہٹ میں تیزی سے اپنا ہاتھ اچھی طرح سے اپنے دوپٹے کو منہ پر ملا۔ اس نے گردن آگے نکال کر جھانکا۔ [illegible] اب آہستہ آہستہ اندر جا رہی تھی۔ اس نے اپنے اردگرد دیکھا۔ فریحہ اور علیزہ کو تلاش کرنا چاہا جو ہال میں کہیں نظر نہیں آ رہی تھیں۔

[illegible]

"وکی کے ساتھ [illegible]" وکی نے اسے بہانہ [illegible] سے انکار کر دیا تھا اب اس کا [illegible]

[illegible]

اسے تو بھی نہیں پتا چلا اور جانا چاہتا ہوں۔ اسے ایک بار پھر وکی کو تلاش کرنا چاہا لیکن سامنے کا منظر دھندلا گیا تھا۔ اس نے سر جھکا کر اپنے آنسو صاف کیے۔ جونہی اس نے سر اٹھایا آنسو پونچھتے اپنے قریب کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ ایک لمحے میں سب بھول گئی۔

"تمہیں [illegible] ہوٹل کے قریب۔ اب پارکنگ میں ہوں۔" وہ اب ایک ہاتھ سے موبائل فون سے لگائے دوسرے سے گاڑی کا لاک کھول رہا تھا۔

"آج تو دیر ہو گئی۔" وہ اب موبائل کو کندھے کے سہارے فون سے لگائے گاڑی لاک کر رہا تھا۔

"اچھا! امی کو ابا اب فون رکھو، گھر جا رہا ہوں۔"

وہ دوسری طرف کی بات سن کر اس نے شیشہ بند کیا۔ [illegible]

[illegible] لاک کر کے کوٹ پہنتے ہوئے اس طرف چلنے لگا لیکن اس طرف کھڑی لڑکی پر اس کی نظر پڑی۔ اسے پہچان کر وہ رکا۔ اس نے انہیں گاڑی کو لاک کرتے ہوئے کھڑے دیکھا تو اس کے پاس آیا۔ سونیا کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس نے جھک کر آنسو صاف کرنے کا ارادہ کیا۔ وہ دوڑتی ہوئی بے اختیار اس کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے مخاطب کرتا اس نے سر اٹھایا اور اس کی نظریں اس کے چہرے پر جم کر رہ گئیں۔ اس نے وصی کو دیکھ کر مجبور کر دیا۔ وہ دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔ جب وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے حیران تھا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس کی آنکھوں کی چمک سے آنسو پونچھتے ہوئے اس نے سرسری سا انداز اختیار کیا تھا۔ آنسو پونچھنے کی کوشش میں وہ کچھ بول نہیں سکی۔

"کیا ہوا؟" اب وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

"وکی بھائی کے ساتھ۔ انہوں نے کہا تھا کہیں نہیں جاؤں گا میں آتا ہوں لیکن ابھی تک نہیں آئے۔"

"یہ چند قدم کے فاصلے پر ہال تھا اندر کیوں نہیں چلی گئیں؟"

وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

"اور یہ وکی بھی انتہائی بے وقوف ہے۔ پھر وہ دوسری طرف مڑا۔" وہ اب جاتے ہوئے موبائل پر کسی کو نمبر ملا رہا تھا۔

"تمہیں وہ فون؟ ہال میں کیا کر رہا ہے وہ بے وقوف؟"

posted by Cute_gal
oneurdu.com

posted by Cute_gal
oneurdu.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

تھے۔ اسے یہاں رہتے ہوئے پانچ ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا تھا۔ اس دن کے بعد علیزہ اور فریحہ کا رویہ اس کے ساتھ بہت اچھا ہو گیا تھا اور کچھ عرصے بعد وکی بھی پہلے جیسا ہو گیا۔ آمنہ کی آنکھوں میں اس کے لیے پہلے جیسی نفرت تو نہیں رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اسے بہت کم مخاطب کرتی تھیں۔ سارا دن کمرے میں پڑے پڑے وہ اکتا جاتی تھی۔ آہستہ آہستہ اس نے کچن میں آمنہ کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا اور وقت گزرتا ہی جا رہا تھا۔ فریحہ اور وکی کے آنے پر اسے احساس ہوتا تھا اس کے منہ میں زبان ہے۔ صرف ایک وصی تھا جس کے سائے سے بھی وہ دور بھاگتی تھی۔ اس کے آنے سے پہلے وہ کمرہ نشین ہو جاتی تھی اور چھٹی والے دن یا کھانے کی میز پر سامنا ہو بھی جاتا تو وہ اسے دیکھنے سے بھی گریز کرتی تھی۔

گیٹ کھلنے پر اس نے چونک کر کھڑکی سے جھانکا۔ وصی کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔ وہ موبائل پر کسی سے بات کرتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔ وہ بے اختیار کھڑکی سے پیچھے ہٹ گئی۔ اس کے ہٹتے ہی وہ تیزی سے کباب پلیٹ میں نکالنے لگی۔

"فری یار! بھوک لگی ہے کچھ ہے تو دے دو۔"

اپنے پیچھے وصی کی آواز سن کر اس نے بے ساختہ اپنا نچلا ہونٹ کچلا تھا اور ڈرتے ڈرتے مڑ کر دیکھا۔ وہ وہاں نہیں تھا لیکن اس کی آواز قریب سے آ رہی تھی۔ اس نے اپنے جسم پر موجود کپڑوں کو دیکھا جو فریحہ کے تھے۔ شاید اسی لیے وہ اسے فری سمجھا تھا۔

"اب بند کرو فون' اب تو میں گھر پہنچ گیا ہوں۔ کھانا کھانے لگا ہوں۔"

اس نے فری کو دوبارہ پکارا۔ نہ چاہتے ہوئے وہ اس کی باتیں سن رہی تھی۔

"شادی کب کرنی ہے' یہ تم نے فیصلہ کرنا ہے۔ ہنی مون پر کہاں جانا ہے' یہ بھی تم خود سوچ لو۔ مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔"

[illegible] کون ہے۔" پلیٹ لے کر جب وہ لاؤنج میں پہنچی وہ اب بھی بات کر رہا تھا جبکہ نظریں [illegible] جھکے کا تھا۔ وہ [illegible] ٹیبل کے قریب آئی یوں ہی وہ پلیٹ رکھ کر سیدھی ہوئی تیسری وصی نے غور سے دیکھا۔ اس کے

ہنستے ہوئے چہرے کی مسکراہٹ ایک لمحے میں سکڑی اور ماتھے پر کئی بل پڑ گئے تھے۔ اس نے نظر سامنے رکھی پلیٹ پر ڈالی۔ غصے سے اس نے ٹیبل کو جھٹکا دیا۔ شیشے کی ٹیبل پر کرسٹل کی پلیٹ نے کافی آواز پیدا کی تھی۔

"سن رہا ہوں' کانوں سے سنتے ہیں۔" وہ غصے سے بڑبڑاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"نہیں' غصے میں نہیں ہوں۔" وہ اب بولتا ہوا لاؤنج سے باہر نکل گیا۔

"سوہنی! تم یہاں اسٹیچو بنی کھڑی ہو اور میرا بھوک سے برا حال ہے اور یہ کباب یہاں رکھ کر کس کا انتظار کر رہی ہو؟" فریحہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ جواب دینے کی بجائے بڑی دقت سے مسکرائی۔

٭ ٭ ٭

وہ روتے ہوئے توفیق صاحب کو دیکھ رہی تھی۔

"تم جیسی گھٹیا عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ تمہیں شرم نہیں آئی۔ بڑے فخر سے مجھے اپنی دوسری شادی کی اطلاع دے رہی ہو۔ ساری عمر تم میرے بھائی کی غیرت سے کھیلتی رہیں۔ اس کو مرے سات مہینے نہیں ہوئے اور تم دوسری شادی رچا کر بیٹھ گئی ہو۔ یہ قدم اٹھانے سے پہلے تمہیں کہیں ڈوب مرنا چاہیے تھا۔" طیش کے مارے ان کی آواز بلند سے بلند ہوتی جا رہی تھی۔

"کس حق سے' میرا تمہارا کوئی رشتہ نہیں۔ تمہارے ساتھ اسی دن سارے رشتے ختم ہو گئے تھے جب میرا بھائی تمہارے ہاتھوں مر گیا تھا۔ سوہنی کا نام بھی مت لو' کوئی رشتہ نہیں تمہارا اس کے ساتھ۔"

"کمال ہے۔ تم خود کو اس کی ماں کہتی ہو؟ تم تو ماں کہلانے کے قابل نہیں۔ اب تم نے اس راحیل سے شادی کر لی ہو تو سوہنی سے بھی تمہارا کوئی رشتہ نہیں رہا۔" وہ اب رک کر دوسری طرف سے اسے سن رہے تھے۔

"کیوں بات کراؤں؟ وہ تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔"

انہوں نے اس پر ایک تیز نظر ڈالی تو وہ سر جھکا گئی۔

"خبردار جو میرے گھر میں قدم رکھا ورنہ ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔" انہوں نے دھمکی دینے کے بعد فون بند کر دیا۔

ان کے جانے کے بعد اس کی نظر غیر ارادی طور پر آمنہ سے ٹکرا گئی۔ ان کی آنکھوں میں اس کے لیے اتنی نفرت تھی کہ وہ فوراً وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کمرے میں آ کر اس نے اپنے باپ کو بے حد یاد کیا تھا۔ آج اس کی ماں نے جو کیا تھا اس حرکت نے اسے دوسروں کی کیا اپنی نظروں میں گرا دیا تھا۔ وہ کسی سے نظریں ملا نہیں پا رہی تھی۔ راحیل کے ساتھ ان کے تعلقات پہلے ڈھکے چھپے تھے۔ انہوں نے اب اسے نام دے دیا تھا۔

موبائل کی بیپ پر اس نے چونک کر سائیڈ ٹیبل کی طرف دیکھا۔ اگلے ہی پل اس نے تیزی سے دراز گھسیٹ کر موبائل نکالا۔ اسکرین پر آنے والا نمبر ولی کے بجائے اس کی ماں کا تھا۔ وہ کتنی دیر اس نمبر کو دیکھتی رہی۔ اگلے ہی پل اس نے موبائل آف کر دیا۔

زندگی میں اس سے جڑا ہر رشتہ اس سے چھنتا جا رہا تھا۔ پہلے اس کے ابو اور اس کی ماں نے جیتے جی اسے خود سے دور کر دیا اور ولی وہ کہاں تھا؟ کچھ سوچ کر وہ چہرہ صاف کرتے ہوئے باہر آ گئی۔

وہ توفیق صاحب کے کمرے کا دروازہ کھولنے والی تھی۔ جب ولی کا نام سن کر رک گئی۔ وہ شاید ولی سے بات کر رہے تھے۔ اس کی ماں کا ذکر ہوا تو وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔ "پتا نہیں ولی نے کیا سوچا ہو گا؟" توفیق صاحب کی اچانک آواز بہت دھیمی ہو گئی تھی۔ یہ غیر اخلاقی حرکت تھی لیکن پھر بھی وہ دو قدم اور دروازے کے قریب آ گئی۔ اندر خاموشی چھا گئی۔

"آپ پریشان کیوں ہو گئے ہیں۔" آمنہ کی آواز پر وہ بھی چونکی۔

"ولی نے وہاں پیپر میرج کر لی ہے۔ کہہ رہا تھا کافی پرابلم ہو رہی تھی۔ اب نیشنلٹی مل رہی ہے۔ کہہ رہا تھا اب میں جلد واپس آ جاؤں گا۔"

وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی۔ "تو اب کیا کرنا ہے؟" آمنہ کی پریشان آواز پر وہ جھنجلائے تھے۔

"ولی نے پیپر میرج کی ہے تو یہ بھی مجبوری ہے۔ اس نے سوہنی سے شادی سے انکار نہیں کیا بلکہ وہ تو اب بھی بار بار سوہنی کا پوچھ رہا تھا اور اس نے مجھے منع کیا کہ اس کی میرج کے بارے میں سوہنی کو پتا نہ چلے۔ لہٰذا اسے مت بتانا۔"

وہ الٹے قدم اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔ ابھی ایک دکھ تازہ تھا کہ دوسرا غم چلا آیا۔ آہستہ آہستہ آس کا ہر دیا بجھتا جا رہا تھا۔ وہ بے آواز روتی چلی گئی۔

٭ ٭ ٭

وہ غائب دماغی سے وکی اور فریحہ کو ٹینس کھیلتے دیکھ رہی تھی۔

"ایسے کیوں بیٹھی ہو؟" علیزہ کی آواز پر اس نے چونک کر دیکھا اور سر نفی میں ہلا کر رہ گئی۔

"میں جانتی ہوں' تمہیں بہت تکلیف پہنچی ہے۔ ہمیں بھی بہت برا لگا ہے لیکن کیا کیا جا سکتا ہے؟ ہم سب تمہارے اپنے ہیں۔ اس طرح گھٹ گھٹ کر تم خود کو بیمار کر لوگی۔"

علیزہ کے پچکارنے پر اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

"تمہاری جگہ اگر میں ہوتی تو شاید کبھی برداشت نہ کر پاتی۔" علیزہ نے کندھے اچکائے۔ وہ کچھ دیر اس کی دل جوئی کرتی رہی۔

"ہائے اللہ!" فریحہ کی آواز پر اس نے بے ساختہ مڑ کر دیکھا۔ وصی کے ساتھ صاحبہ اندر داخل ہو رہی تھی' وہ سب ان کی طرف بڑھ گئے جبکہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے ملے یا اندر چلی جائے۔ وہ ابھی سوچ رہی تھی کہ ______ کے صاحبہ کے پکارنے پر وہ گھبرا کر ان کی طرف بڑھی۔ اس نے بہت دھیمی آواز میں سلام کیا تھا۔

اس کا حال چال پوچھنے کے بعد وہ علیزہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"بہت پیاری ہے سوہنی! مجھے تو آج قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔" صاحبہ کی تعریف پر علیزہ نے مسکرا کر اسے ساتھ لگا لیا جبکہ وہ جھکے سر کے ساتھ مزید کنفیوز ہونے لگی۔

"رشتے میں تو یہ میری خالہ لگتی ہے لیکن عمر میں یہ مجھ سے بھی چھوٹی ہے۔"

"چلو اندر عمارہ سے مل لو۔" وصی جو ناگواری سے اس کی گفتگو سن رہا تھا فوراً اسے ٹوکا تھا۔

"ہاں چلو" علیزہ بھی اسے وہاں سے ہٹانا چاہتی تھی۔

posted by Cute Lugai
oneurdu.com
UrduPhoto.com

"تمہیں یاد بھی ہے کہ تمہارے ساتھ کوئی تھا۔" وہ غصے میں بول رہا تھا۔

"یہ بھولنے والی بات تھی۔ رہنے دو اب وہ میرے ساتھ ہے۔ ایڈیٹ۔" اس نے دانت پیس کر موبائل آف کر دیا۔

"چلو۔" اسے کہہ کر وہ خود آگے چل پڑا۔ وہ ادھر ادھر دیکھے بغیر اس کے پیچھے چلنے لگی۔ تب ہی ایک پٹاخہ بالکل اس کے پاؤں کے قریب آ کر پھٹا تھا۔ اس کے منہ سے بے ساختہ ہلکی سی چیخ نکلی۔ وصی نے چونک کر پیچھے دیکھا' وہ بری طرح ہراساں ہو گئی تھی۔ اس نے دوسری طرف نظر گھمائی جو لڑکے پٹاخے چلا رہے تھے' ان کی نظر سوہنی پر تھی۔ ان کے چہروں کی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ انہوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔

وہ غصے سے سوہنی کی طرف بڑھا اور اس کا کانپتا ہوا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام کر تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور وہ جو اپنے تیز دھڑکتے دل کو قابو کر رہی تھی' اور جب وہ اس لمس کو سمجھنے کے قابل ہوئی' اس کی ساری جان اس کے ہاتھ میں سمٹ آئی۔ وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں چلی جا رہی تھی۔

سارے فنکشن میں ایک بے خودی کی سی کیفیت اس پر چھائی رہی تھی لیکن بستر پر لیٹتے ہی وہ کیفیت ختم ہو گئی تھی۔ کتنے دن سے وہ وصی کو دیکھتے ہی عجیب سے احساسات کا شکار ہو جاتی تھی لیکن وہ اپنی اس کیفیت کو سمجھ نہیں پاتی تھی۔ پر آج صرف ایک لمحے میں اس پر جو راز منکشف ہوا تھا' اس نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی' کیوں؟ اور کیسے؟ یہ اسے سمجھ نہیں آیا۔ حقیقت تو وہ پہلے دن سے جانتی تھی۔ وہ ولی سے منسوب ہے۔ وصی اس کا نہیں' یہ نکاح صرف ایک سمجھوتہ ہے اور سب سے بڑی بات وہ وصی کی پسند نہیں۔ وہ تو صاحبہ کو پسند کرتا ہے۔ ساری حقیقتیں اس کے سامنے تھیں لیکن وہ پھر بھی مستقل اسے سوچ رہی تھی۔

❀ ❀ ❀

"[illegible] دن بھی رات کو میں وقت پر پہنچے تھے اور اب ولیمہ اٹینڈ کیے بغیر جا رہے ہو۔" علیزہ کی آواز [illegible]

"مجبوری ہے بہنا! میرا جانا ضروری ہے۔ ولیمہ ایک دن بعد ہے اور وہاں فیکٹری میں ایک بہت بڑا آرڈر کمپلیٹ کرنا ہے۔ میرا وہاں ہونا ضروری ہے۔ ولی کو بھی ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔"

وصی کی آواز پر وہ بے چینی سے ہاتھ مسلنے لگی اور حوصلہ پیدا کرتے ہوئے اندر آ گئی۔ دوپہر کے بارہ بج رہے تھے لیکن ابھی بھی ان کا ناشتا چل رہا تھا۔ وہ دھیمی آواز میں سلام کرتے ہوئے اندر آ گئی۔ اس نے بے اختیار وصی کو دیکھا۔ وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

"یہ تمہیں کیا ہوا؟" وہ ابھی بیٹھی ہی تھی' جب علیزہ نے اس پر حملہ کر دیا۔ "تم روتی رہی ہو؟" فریحہ کے پوچھنے پر اس نے سر نفی میں ہلایا۔ سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ مزید کنفیوز ہو گئی۔

"ٹھیک ہے پھر ہم چلتے ہیں' تم آنٹی اور ایاز سے میری طرف سے ایکسکیوز کر لینا۔"

"ولی کو تو چھوڑ جاؤ۔ اس کا ویسے بھی جانے کا کوئی موڈ نہیں۔" علیزہ کی فرمائش پر ولی نے بڑی آس سے وصی کا چہرہ دیکھا۔

"اس کو تو پہلے ہی اللہ موقع دے کام نہ کرنے کا۔" وصی کے گھورنے پر ولی نے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں' تم چل رہے ہو میرے ساتھ۔" وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا تو ولی نے بری سی شکل بنا کر ان سب کو دیکھا۔

"فری پلیز یار! تم بھی چلو۔ میں وہاں اکیلا بور ہو جاؤں گا۔"

"سوری' میں ولیمہ تو ضرور اٹینڈ کروں گی۔ اتنے زبردست میرے کپڑے ہیں۔"

"تماشی بندریا۔" وہ دانت پیس کر بولا۔

"سوہنی! تم چل رہی ہو؟"

"جی؟" وہ فوراً کھڑی ہوئی۔

"دماغ خراب ہے تمہارا۔" علیزہ ڈپٹ کر بولی۔ "ابھی ولیمہ [illegible] روز روز باہر نکلتی ہو اور ولی وصی کے ساتھ فیکٹری چلا جائے گا۔ سارا دن اکیلی کیا کرو گی۔ جاؤ سوہنی تو نہیں جا رہی۔" ولی نے ایک نظر اس کے جھکے سر کو دیکھا اور کندھے اچکا کر باہر نکل گیا۔

"خبردار! جو جانے کی بات کی' بہت ماروں گی۔" فریحہ بھی اب مصنوعی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"بھابھی! آپ کے پاپا کا فون ہے۔" علیزہ کی کسی سسرالی رشتہ دار نے توفیق صاحب کے فون کی اطلاع دی تو علیزہ کے پیچھے فریحہ بھی بھاگی تھی۔ وہ آنسو بھری آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے باہر نکلی۔ ولی بیگ تھامے کمرے سے نکلا تھا۔

"ولی بھائی! مجھے گھر جانا ہے۔" بہت ضبط کے باوجود اس کی آواز بھرا گئی تھی۔ وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگا۔

"اس میں رونے والی کیا بات ہے؟ پرسوں فری کے ساتھ تم آ جانا۔" وہ کہنے والا تھا' جب وصی کمرے سے نکلا تو وہ سرعت سے رخ موڑ گئی۔

"وہ رو کیوں رہی تھی؟" کار اسٹارٹ کرتے ہوئے وصی نے سرسری انداز میں ولی کو دیکھا۔

"کون؟" وہ بے دھیانی میں وصی کو دیکھنے لگا پھر جیسے سمجھ کر سر ہلایا۔ "سوہنی! وہ بھی گھر جانا چاہتی ہے لیکن آپی جانے نہیں دے رہیں۔"

"جاؤ' اسے لے آؤ۔" ولی نے چونک کر اسے دیکھا۔

"اور آپی؟"

"اس سے کہو' میں کہہ رہا ہوں۔" وہ کندھے اچکاتا ہوا کار سے باہر نکل گیا۔

"تم ابھی گئے نہیں۔" علیزہ نے حیرت سے ولی کو دیکھا۔

"سوہنی کو لینے آیا ہوں۔"

"میں نے تمہیں۔"

"مجھے مت ڈانٹیں۔ وصی بھائی نے کہا ہے۔" سوہنی نے چونک کر ولی کو دیکھا اور پھر جلدی سے کھڑی ہو گئی تھی۔

"سوہنی!" فریحہ بھی غصے سے اس کے پیچھے گئی تھی۔ علیزہ کچھ حیرت سے باہر نکلی۔

"سوہنی کو رہنے دیتے۔ فری کے ساتھ آ جائے گی۔"

"اس کا موڈ نہیں تو رہنے دو اور پھر میرے اور ولی کے کھانے کا بھی مسئلہ ہے۔ باہر کا کھانا ایک دن تو چل جائے گا لیکن دوسرے دن میں نہیں کھا سکتا۔"

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی' سوہنی اپنا سامان لے کر آ گئی تو وہ کندھے اچکا کر رہ گئی۔

وصی نے مسکراتے ہوئے کار اسٹارٹ کر دی۔ گھر پہنچ کر بھی کتنے دن تک وہ وصی سے جھجکتی رہی۔ اس نے خود سے تو اقرار کر لیا تھا کہ اسے وصی سے محبت ہے لیکن وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے اس بات کا علم ہو۔ اگر اسے علم ہو گیا تو وہ اس کے بارے میں کیا سوچے گا' وہ اسی سے ڈرتی تھی۔ کہیں وہ اس سے پھر نفرت نہ کرنے لگے۔ اب اس میں وصی کی نفرت برداشت کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

اور جس دن اس نے ولی کے دیے ہوئے موبائل میں سے سم نکال کر پھینکی تھی' اس دن اپنے دل سے ہار مان کر اپنا سر اس کے آگے جھکا دیا تھا۔

❀ ❀ ❀

صاحبہ کے کیبن میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازے کے شیشے کو ہلکا سا بجایا تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی اور اسے دیکھ کر حیران بھی۔

"تم شادی سے کب آئے؟"

"کل۔" وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تمہارا تو موبائل بھی آف تھا۔ کم از کم آنے کی اطلاع ہی دے دیتے۔"

"بھی کوئی [illegible] والی بات ہے۔"

"خفا نہیں رہی' صرف پوچھ رہی ہوں۔"

"واپس آیا تو فیکٹری میں اتنا کام تھا' اسی میں مصروف رہا۔"

"اچھا شادی کیسی رہی؟"

"اچھی تھی۔"

"اور سوہنی کیسی لگ رہی تھی؟" وصی نے ایک لمحہ غور سے اس کا چہرہ دیکھا لیکن اس نے ضبط کرتے ہوئے خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔

"میں نے غور نہیں کیا۔"

"حیرت ہے' تمہاری بیوی ہے اور تم نے غور نہیں کیا۔" اس کے طنزیہ انداز پر وصی کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

"اگر تمہیں ایسی ہی باتیں کرنا ہیں تو میں چلا جاتا ہوں۔"

وہ ایک دم کھڑا ہوا تو صاحبہ نے فوراً اسے روکا۔ "تم غصہ کیوں کر رہے ہو؟"

"غصہ دلانے والی باتیں تم کر رہی ہو۔ جب بھی فون کرو' جب بھی ہم ملیں' تمہارے پاس اس بات کے سوا کوئی اور بات ہی نہیں ہوتی۔ تب مجھے لگتا تھا میں نے نکاح والی بات چھپا کر غلط کیا لیکن اب لگتا ہے تمہیں بتا کر غلط کیا ہے۔"

posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto.c

اس کا فیصلہ کن لہجہ محسوس کر کے صاحبہ نے خود کو مزید کچھ کہنے سے روکا تھا۔

"وصی! اس میں بھی کیا کروں، جب سے مجھے تمہارے نکاح کا علم ہوا ہے، میرا دھیان خود بخود اس کی طرف چلا جاتا ہے۔ تم لوگ ایک ہی گھر میں رہتے ہو۔ وہ خوبصورت ہے اور پھر تمہاری بیوی ہے۔ تم کتنی دیر اسے اگنور کر سکو گے۔"

"تم مجھے اتنا کمزور سمجھتی ہو؟" وصی کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔

"بات کمزوری کی نہیں، رشتے کی ہے۔ وہ رشتہ اٹریکٹ بھی کر سکتا ہے۔ اگر تمہیں اس کے لیے اٹریکشن محسوس نہیں ہوتی تو کیا وہ بھی تمہارے لیے کچھ محسوس نہیں کرتی۔"

"کیا مطلب؟" وصی چونکا۔

"لڑکیوں کی سوچ لڑکوں کی نسبت مختلف ہوتی ہے۔ کیا پتا وہ تمہیں ہی اپنا سب کچھ مانتی ہو۔"

وصی کی آنکھوں میں بے ساختہ اس کا چہرہ آیا تھا۔ اس کی جھلملاتی آنکھیں، چہرے پر اترتے رنگ وہ بے اختیار الجھا تھا۔

"اب تم محبت کو نہیں مانتے، پر محبت ہوتی ہے اور اپنا آپ منوا بھی لیتی ہے۔ اسی لیے ڈرتی ہوں کہیں اگر اسے تم سے محبت ہو گئی یا اگر تمہیں اس سے محبت ہو گئی ..."

"فار گاڈ سیک صاحبہ!" اس نے بے اختیار ٹوکا۔ "یار محبت اٹریکشن بیوی اس طرح کے الفاظ استعمال کر کے تم اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی الجھا رہی ہو۔ میں تو شاید متوجہ نہ ہوں لیکن تمہاری روز روز کی گردان ضرور مجھے اس کی طرف متوجہ کروائے گی۔" وہ الجھے ہوئے انداز میں بڑبڑایا۔

"تم بہت لکی ہو، تمہاری اس خوبی کا اندازہ اب ہو رہا ہے۔ لکی لوگوں کے ساتھ میرا گزارا کرنا بہت مشکل ہے۔"

"سوری میں [illegible]" [illegible] اس نے بے ساختہ نرم لہجہ اختیار کیا۔ وہ مزید اسے بات کرنے کا موقع دیے بغیر [illegible] نکل آیا لیکن [illegible] سامنے آتا اور جب اس نے سوہنی کا چہرہ نظروں کے [illegible] ایک لمحہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔

"لاحول ولا۔" اس نے بے اختیار اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارا۔ "یہ صاحبہ بھی نا۔" اس نے دانت پیسے۔ اپنی بے اختیار سوچوں کو جھٹکنے کے چکر میں اس کا سر بری طرح دکھنے لگا تھا۔

☆ ☆ ☆

"میرا دل چاہ رہا ہے اس ٹیلر کا جا کر سر پھاڑ آؤں۔" فریحہ کے بگڑے ہوئے زاویے دیکھ کر سوہنی کی ہنسی نکل گئی جسے فریحہ کے گھورنے پر اس نے بڑی مشکل سے گم ہونے سے روکا تھا۔ "جو گلا میں کہہ کر آئی تھی اس کا نام و نشان نہیں اور فٹنگ دیکھو۔" اس نے قمیص کا گولا بنا کر دوسرے صوفے پر اچھال دیا۔

"وکی بھی اب تک نہیں آیا۔ درزی کی دکان بھی بند ہو گئی ہو گی۔"

اس نے گھڑی کی طرف دیکھا، جہاں رات کے آٹھ بج رہے تھے۔

"اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ کل چلی جانا۔" سوہنی کی تسلی پر بھی وہ مطمئن نہیں ہوئی تھی۔ تبھی وکی نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا تھا۔

"جاؤ وکی! کچھ ٹھنڈا لے کر آؤ۔ اتنا بڑا بزنس مین کام ختم کر کے آیا ہے۔ کوئی خاطر کرو اس کی۔"

سوہنی مسکراتی ہوئی کچن میں آ گئی۔ جب وہ اسکواش بنا کر لائی وہ فریحہ کا موڈ نارمل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وصی کے سلام کرنے پر وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

وہ تھکے ہوئے انداز میں وکی کے قریب بیٹھ گیا۔ وکی کی بات سنتے ہوئے وہ [illegible] وصی کو بھی دیکھ رہی تھی جو آج وکی کی باتوں کا مذاق بنانے کے بجائے بالکل خاموش تھا۔ وہ کچھ بے چین ہو گئی۔ اب وہ پہلی جیسی توجہ سے وکی کو نہیں سن پا رہی تھی۔

"بھائی! آپ نے سنیں محترم کی ڈینگیں؟"

"ہوں۔" فریحہ کے پوچھنے پر وہ بند آنکھوں کے ساتھ مسکرایا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔" جب اس سے برداشت نہیں ہوا تو وہ بول پڑی۔

"سر میں درد ہو رہا ہے۔" وہ اب دونوں ہاتھوں سے اپنی کنپٹیوں کو دبا رہا تھا۔

"زیادہ درد ہو رہا ہے؟"

"نہیں یار! ٹھیک ہوں۔ کچھ دیر سوؤں گا تو خود ٹھیک ہو جاؤں گا۔"

"کھانا لگاؤں؟"

"نہیں، تم لوگ کھاؤ۔" وہ اب صوفے پر نیم دراز ہو گیا تھا۔

"میں چینج کر آؤں سوہنی! تم کھانا لگاؤ۔"

وکی کے کہنے پر اس نے دزدیدہ نظروں سے وصی کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔ وہ خاموشی سے کچن میں آ گئی۔ ڈشیں ٹیبل پر رکھ کر وہ سالن گرم کرنے لگی پھر کچھ سوچ کر آگ دھیمی کر دی اور دوبارہ لاؤنج میں آ گئی۔ فری ادھر ہی آ رہی تھی۔

"لگتا ہے بھائی سو گئے ہیں۔" تب ہی اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائل فون بجنے لگا تو اس نے جلدی سے کان سے لگا لیا اور اسے آنے کا اشارہ کر کے باہر لان میں نکل گئی۔ وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی صوفے کے قریب کھڑی ہو گئی، جہاں وہ ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے دوسرا سینے پر رکھے صوفے پر نیم دراز تھا۔ اس نے تھوڑا جھک کر غور سے اس کی آنکھوں کو دیکھا اور بے حد آہستگی سے اس کے ماتھے کو چھوا۔ اس میں کوئی جنبش نہ ہوئی تو اس نے پوری ہتھیلی اس کے ماتھے پر ٹکا دی۔ وہ اب بہت ہلکے ہاتھ سے اس کا سر دبا رہی تھی۔ لاؤنج کا دروازہ کھلتے ہی اس نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور تیزی سے چلتی ہوئی کچن میں آ گئی۔ اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے اس نے کوئی چوری کی ہو۔

فریحہ برتن رکھ کر ابھی ابھی باہر گئی تھی جبکہ وہ چائے بنا رہی تھی جب وصی اندر داخل ہوا۔

"تھینکس۔" وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی تو اس نے مسکرا کر انگلی سے اپنے ماتھے کی طرف اشارہ کیا۔ اس کی گہری ہوتی مسکراہٹ پر اس کی نظریں بے ساختہ انداز میں جھک گئیں۔

☆ ☆ ☆

"شرم کرو! اتنے اچھے موسم میں اندر گھسی بیٹھی ہو۔" سوہنی نے ایک نظر فریحہ کے بھیگے کپڑوں پر ڈالی اور ٹانگیں سمیٹ کر صوفے پر رکھ لیں۔

"مجھے معاف رکھو [illegible]"

"چلو نا یار! اتنا مزہ آ رہا ہے۔"

"میں ڈرامہ دیکھ رہی ہوں۔"

"بھاڑ میں گیا ڈرامہ۔" فریحہ نے اس کی گود سے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آف کر دیا۔ "اٹھو، وصی بھائی بھی تمہیں بلا رہے ہیں۔" وہ جو انکار کرنے والی تھی خاموشی سے کھڑی ہو گئی۔

"دیکھو فری! میں چل رہی ہوں لیکن مجھے بارش میں نہیں بھیگنا۔"

"کیوں پگھل جاؤ گی۔"

"یہی سمجھ لو۔" وہ اب باہر آ گئی تھی جبکہ فریحہ پھر لان میں پہنچ گئی۔ تیز بارش [illegible] بھیگے ہوئے تھے اور فٹ بال کی شامت آئی ہوئی تھی۔ وکی نے مضبوطی سے وصی کو تھام رکھا تھا۔ اس سے چھوٹتے ہی وہ خود کو چھڑاتا، فریحہ گول کر چکی تھی۔ اب وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے ہوئے بری طرح ہنس رہے تھے۔

اس کے لبوں پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی۔ اسے ہنسنا آ گیا تھا۔

اس نے ایک بار پھر مسکراتے وصی کو دیکھا۔ وہ اب فٹ بال کو کک لگاتا ہوا اسے آگے دھکیل رہا تھا جبکہ فریحہ اور وکی اس سے بال چھیننے کے چکر میں تھے۔ اچانک فریحہ رک گئی۔

"یہ چیٹنگ ہو رہی ہے وصی بھائی! آپ اور وکی لڑکے ہیں اس لیے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ایک بار بھی بال میرے ہاتھ میں نہیں آئی، خود ہی دونوں کھیلنے لگے ہیں۔" وہ روہانسی ہو کر بولی تو وصی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"چلو اب حقوق نسواں شروع ہو جائے گا۔" وکی بڑبڑایا جبکہ وصی نے شرارت سے پلر کے ساتھ ٹیک لگائے سوہنی کو دیکھا۔

"سوہنی! تم آ جاؤ۔ فریحہ کو پارٹنر کی ضرورت ہے۔" اس نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا۔

"کتنی بور ہو یار! یہ کوئی سردی کی بارش نہیں جو تمہیں ٹھنڈ سے نمونیہ ہو جائے گا۔" اب وہ بھی مسکرا رہی تھی۔

"تو بھی فری! تمہاری قسمت۔ وہ تمہاری پارٹنر نہیں بننا چاہتی۔"

"لگتا ہے اسے بارش سے ڈر لگتا ہے۔" فریحہ نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"کیوں وکی منا! جن کو ڈر لگتا ہو، ان کا کیا علاج ہے؟"

posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto.com

وصی نے اب شرارت سے وکی کو دیکھا جو قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"آپ لوگ کیا کرنے والے ہیں؟" ان دونوں کو شرارتی انداز میں اشارہ کرتے دیکھ کر فریحہ چونکی لیکن وصی کوئی جواب دیے بغیر سوہنی کی طرف بڑھا۔

"تمہیں کیا بارش سے ڈر لگتا ہے؟" سوہنی نے گھبرا کر اپنے قریب کھڑے بھیگتے ہوئے وصی کو دیکھا۔

"نہیں تو۔" وہ اب پریشانی سے ہاتھ مسلنے لگی۔ بارش اسے پسند تھی لیکن وہاں سب کے سامنے بھیگنا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔ وصی نے ایک دم اس کا ہاتھ تھاما۔

"پلیز مجھے نہیں جانا۔" وہ چیختی رہ گئی لیکن وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے لان کے درمیان میں لے آیا۔ وصی نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔ ہاتھ چھڑوانے کے چکر میں وہ مکمل طور پر بھیگ گئی تھی۔ اس نے روہانسی ہو کر وکی اور فریحہ کو دیکھا جو بری طرح ہنس رہے تھے۔

"بھائی آج کافی رومنٹک موڈ میں لگ رہے ہیں۔ سوہنی کا ہاتھ ہی نہیں چھوڑ رہے۔"

"بکومت۔" فریحہ ہنس پڑی۔ "میں جا رہی ہوں۔" وہ تیزی سے اندر کی طرف بڑھی تھی۔ برآمدے میں پہنچ کر اس نے دیکھا۔ وکی کا موبائل بج رہا تھا۔

"تمہارا فون ہے وکی!" فریحہ کی آواز پر وکی نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔ سوہنی نے ـــ روہانسے انداز میں وصی کو دیکھا جو سر اونچا کیے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ اب تو اس نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش بھی بند کر دی تھی۔ شاید اسی لیے وصی نے آسمان سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

"اب بارش سے ڈر کچھ کم ہوا یا نہیں؟"

"مجھے پہلے بھی ڈر نہیں لگتا تھا۔ مجھے بارش پسند ہے لیکن یوں آپ کے سامنے بھیگنا..." وہ روٹھے لہجے میں بولتی ہوئی اچانک ہونٹ بھینچ گئی جبکہ وصی کے ہونٹوں پر آنے والی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔

"کیوں [illegible] میرے سامنے کیا ہے؟" وصی ایک قدم مزید اس کے قریب آیا تو [illegible] نے بے ساختہ ادھر ادھر دیکھا۔

"میرے ساتھ بارش میں بھیگنا تمہیں پسند نہیں؟"

وصی کے سوال پر وہ [illegible] کنفیوز ہوئی تھی جبکہ وہ اس کے چہرے پر گرتی بوندوں کو دیکھ رہا تھا جو اس کے چہرے پر بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔ سوہنی نے نظریں اٹھا کر وصی کو دیکھا جو اس پر نظریں گاڑے کھڑا تھا۔ اس کی نظروں میں ایسا کچھ تھا کہ وہ ایک بار پھر اپنا ہاتھ کھینچنے پر مجبور ہوگئی۔ تیز برستی بارش کا پانی اب آنکھوں میں گھس رہا تھا۔

"بارش بہت تیز ہے۔" جب وہ بولی تو اس کی آواز بھی بھیگی ہوئی تھی۔ وصی نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ وہ تیزی سے اندر کی طرف بڑھی جبکہ وہ اب تک بارش میں کھڑا بھیگ رہا تھا۔

☼ ☼ ☼

☼ ☼ ☼

"تم لوگ تیار ہو؟"

"جی۔"

"سوہنی کہاں ہے؟" موبائل اور کار کی چابیاں سینٹرل ٹیبل پر رکھتے ہوئے وصی نے پوچھا۔ وکی نے آنکھ سے فریحہ کو اشارہ کیا۔

"وہ نہیں جا رہی، آپ سے ناراض ہے۔" وصی نے حیرت سے وکی کو دیکھا۔

"کیوں؟" اس سے پہلے وہ مزید گل فشانی کرتا، سوہنی اندر داخل ہوئی تھی۔ ایک پل کے لیے وکی سٹپٹا کر رہ گیا۔

"تم نہیں جا رہیں؟" وصی کے سوال پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"وکی کہہ رہا ہے تم مجھ سے ناراض ہو؟"

"میں..." سوہنی نے حیرت سے وکی کو دیکھا جو ہاتھ کے اشارے سے پتا نہیں اسے کیا سمجھا رہا تھا۔

"میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔" وہ بے چاری حیرت سے کبھی وکی اور کبھی وصی کو دیکھ رہی تھی۔ وصی غصے سے وکی کی طرف مڑا تب ہی ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بج اٹھا۔ اسکرین پر صاحب کا نام جگمگانے لگا۔

"بھائی پلیز! اتنی مشکل سے ہمارا باہر جانے کا پروگرام بنا ہے۔ اب آپ ان کا فون نہیں لے تو سمجھو گیا ہمارا ڈنر۔ ان کو جلدی جلدی فارغ کریں۔"

صاحب کا نام پڑھ کر سوہنی کا منہ اتر گیا تھا۔ یہ اس کی زندگی کی دوسری تلخ سچائی تھی۔ فون اٹھاتے ہوئے وصی نے سرسری سی نظر سوہنی پر ڈالی جس کا چہرہ بجھ گیا تھا۔ بالکل غیر ارادی طور پر وصی نے فون آف کر دیا تھا۔

"چلو چلتے ہیں۔" وصی کے موبائل آف کرنے

پر سوہنی کے چہرے پر جو مسکراہٹ آئی تھی، فریحہ اور وکی نے بغور اسے دیکھا تھا۔

☼ ☼ ☼

"کیسی ہو تم؟" آمنہ کے نرم لہجے پر اسے حیرت ہوئی۔

"فری بتا رہی تھی، ہمارے جانے کے بعد تم نے سارا کچن سنبھال رکھا تھا۔ وکی بھی بتا رہا ہے، کوکنگ بھی تمہاری بہت اچھی ہے۔"

آمنہ اور اس کی تعریف ـــ یہ دوسرا اچنبھا تھا۔

"یہاں سب ٹھیک تھا نا۔ وکی اور فری نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا؟"

اب کی بار اس نے سر نفی میں ہلا کر جواب دیا تو وہ کچن سے باہر نکل گئیں جبکہ وہ اب تک حیران تھی۔ ابھی کچھ پہلے وہ جو گرمی سے بے حال تھی، اس میں ایک دم توانائی سی آ گئی تھی۔ قدموں کی آہٹ پر اس نے مصروف انداز میں مڑ کر دیکھا۔ عروبہ کو دروازے میں کھڑا دیکھ کر وہ مسکرا دی۔

"کچھ چاہیے تھا آپ کو آپی؟" وہ تیزی سے روٹیاں سینک رہی تھی۔

"تم اکیلی اتنا زیادہ کام کر رہی ہو۔ ہم میں سے کسی کو مدد کے لیے بلا لیتیں۔"

"تایا ابو اور تائی امی اتنے دنوں بعد آئے ہیں۔ فری ان کے بغیر بہت اداس تھی، اسی لیے اس کو میں نے نہیں بلایا۔ علیزہ آپی نے میری کافی مدد کی ہے۔ سالن وغیرہ سب بن چکا ہے۔ یہ روٹیاں رہ گئی تھیں، وہ بھی بن گئی ہیں۔" وہ روٹی ہاٹ پاٹ میں رکھ کر اب دوسرا پیڑا بنا رہی تھی۔

"لاؤ میں پکاؤں۔"

"آپی! آپ بھی تھکی ہوں گی۔ ابھی اتنی لمبی فلائٹ لے کر آ رہی ہیں آپ۔"

"میں جہاز میں بیٹھ کر آئی ہوں، ڈنڈا پکڑ کر کھڑی ہو کر نہیں آئی۔"

عروبہ کے انداز پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ کچھ دیر بعد وہ کچھ نہ بولی تو سوہنی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"آپ مجھے اتنی غور سے کیوں دیکھ رہی ہیں؟" عروبہ نے مسکراتے ہوئے شیلف سے ٹیک لگائی۔

"دیکھ رہی ہوں کتنی بدل گئی ہو۔ جب میں گئی تھی تب تم کتنی خاموش، کمزور اور مرجھائی ہوئی لگتی تھیں۔ اب تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصے میں بالکل گلاب کا پھول لگ رہی ہو۔ [illegible] مجھے بھی بتاؤ۔"

عروبہ کے شرارتی انداز پر سوہنی کے چہرے پر جھینپی ہوئی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں آپی! مجھے تو آپ بہت کمزور لگ رہی ہیں۔"

"تم ٹال رہی ہو۔"

"نہیں آپی۔"

"چلو مان لیتی ہوں اور جہاں تک میری بات ہے، حج کے دوران میری طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ شاید اس لیے تمہیں کمزور لگ رہی ہوں۔"

روٹیاں پک چکی تھیں، وہ چولہا بند کر کے ہاتھ دھونے لگی۔

"وہاں میں نے تمہارے لیے بہت دعا کی۔ تمہاری ہر خواہش پوری ہو، ہر خوشی ملے تمہیں۔"

"شاید آپ کی دعائیں لگ گئی ہیں۔" وہ دل میں اس سے مخاطب ہوئی اور مسکرا کر اس کی طرف مڑی۔ اس کے چہرے پر اتنا خلوص تھا کہ وہ بے ساختہ بولی۔

"آپ بہت اچھی ہیں آپی!"

اس کی تعریف پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی پھر کچھ سوچ کر اس نے غور سے سوہنی کو دیکھا۔

"ولی کا فون آیا تھا؟" سوہنی نے چونک کر عروبہ کو دیکھا پھر سر نفی میں ہلا کر نظریں چرا لیں۔

"اور تمہاری ابی امی سے بات ہوئی؟" اب کی بار اس کا سر پھر نفی میں ہلا۔

"تمہیں یاد نہیں آتیں؟" اس کی آنکھوں میں آنے والی نمی بے ساختہ تھی۔

"آتی ہیں۔"

"پھر تم نے ان سے بات کیوں نہیں کی؟"

"آپی! انہوں نے بھی ایک بار بھی مجھے فون نہیں کیا۔ میرے فون کی سم بدل گئی تھی۔ لیکن گھر کا فون نمبر تو وہی ہے لیکن انہوں نے پلٹ کر میری خبر نہیں لی۔ انہیں پہلے بھی مجھ سے پیار نہیں تھا اور اب تو انہوں نے دوسری شادی بھی کر لی ہے۔" وہ اب رو دی تھی۔

"ویسے بھی اگر وہ فون نہیں کرتیں تو تم ان سے بات نہ

posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

کر لیا۔ کیا ہو نے مجھے منع کیا تھا۔"

"سوہنی تم بہت اچھی ہو۔" اس کے آنسو دیکھ کر موبہ نے بے ساختہ انداز اختیار کیا۔

"کیا ہو گئے، مجھ پر بہت احسان ہیں اور ابو نے بھی آخری بات مجھ سے یہی کہی تھی کہ وہ میری ذمہ داری تایا ابو کو سونپ رہے ہیں۔ وہ جیسا کہیں میں ان کی بات مانوں۔"

"چاہے وہ تمہیں ایسا کرنے کو کہہ دیں جو تم نہیں چاہتیں۔" موبہ کا لہجہ اور چہرہ دونوں سوالیہ تھے۔

"ایسا نہیں ہو گا۔ وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ میرے لیے غلط نہیں کریں گے۔"

اس کے لہجے کے یقین انداز پر موبہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ انہیں اپنی محبت کے آگے کسی کی محبت نظر نہیں آتی۔ سوہنی کے اندر اعتبار بھرا تھا کہ اس کی خوشی توفیق صاحب کی خوشی سے بہت مختلف ہے۔ اس نے اسے حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا لیکن اس کے چہرے کا یقین دیکھ کر اس نے سر جھٹک دیا۔ اس کی مسلسل خاموشی پر سوہنی نے آنکھیں صاف کر کے اسے دیکھا۔

"آپ سے ایک بات پوچھوں؟" موبہ نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"آپ برا تو نہیں مانیں گی۔"

"ارے نہیں، تم پوچھو۔" وہ ہنس کر بولی۔

"آپ شادی کیوں نہیں کرتیں؟" موبہ کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔

"پھوپھو آپ کے لیے بہت پریشان ہیں۔"

"تم بھی نا۔" موبہ نے سر جھٹکا۔ "شادی کا کیا ہے۔ جب ہونی ہو گی ہو جائے گی۔ فی الحال میں اپنی جاب میں بہت خوش ہوں۔"

"لیکن۔۔۔"

"لیکن کو چھوڑو۔ آؤ باہر چل کر بیٹھتے ہیں۔" وہ اسے [illegible]

☼ ☼ ☼

کوئی کسی طرح آنکھیں [illegible] ملنا نہیں [illegible] آنکھوں کو [illegible] کی سوچ کے مطابق منظر دکھانے سے حقیقت بدل جاتی ہے۔ حقیقت اٹل ہے اور سامنے [illegible]

وجود کے ساتھ اس کے سامنے تھی اور وہ سر جھٹک کر آنکھیں بند کر کے کسی طرح بھی اسے جھٹلا نہیں سکی۔ فریحہ کو بازو کے حلقے میں لیے توفیق صاحب کو گلے لگائے وہ ولی ہی تھا۔ سیڑھیوں کی آہٹ پر اس نے بے ساختہ وہاں دیکھا تھا۔ شور کی آواز پر وصی حیران ہوتا ہوا نیچے آیا تھا۔ ولی کو دیکھ کر جہاں وہ ساکت ہوا تھا وہیں سوہنی کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی تھی۔ وصی نے دوسری نظر اس پر ڈالی تو وہ نظریں چرا گئی۔

"کیسے ہو وصی؟" ولی نے اسے دیکھ لیا تھا۔ وصی کچھ حیران ہوا تھا اور اگلے چند پل میں وہ اس کے سامنے تھا۔ کچھ دیر بعد وہاں پھوپھو کی فیملی بھی آ گئی تھی۔ ہر کوئی مگن ہو گیا تھا جبکہ وہ تب سے خاموش کونے میں رکھے صوفے پر بیٹھی تھی۔

وہ ولی کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی جبکہ اس کی اپنی نظریں گاہے بگاہے وصی کی طرف اٹھ رہی تھیں لیکن نہ جانے کیوں اسے وصی کی آنکھیں اس کا چہرہ سوالیہ لگ رہا تھا اور اس کے یہی انداز اسے ہراساں کرنے کے لیے کافی تھے۔ پچھلے کچھ عرصے سے جس طرح وصی نے اس کے ساتھ رویہ روا رکھا ہوا تھا اس کے بعد اچانک اتنی بیگانگی اس کا روا رکھنا جائز تھا؟ کیا یہ فیصلہ آج سے ایک سال پہلے کیا گیا تھا؟ وہ ختم ہونے والا ہے اور یہی احساس اسے رلا دینے کے لیے کافی تھا۔ جب اس میں مزید ضبط کا یارا نہیں رہا تو وہ کھڑی ہو گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

فریحہ اپنی دوستوں کو رخصت کرنے کے لیے ڈرائنگ روم سے نکل گئی اور وہ جو فریحہ کے بے حد اصرار پر کب سے لگی بیٹھی تھی [illegible] کھڑی ہوئی وہ جلد از جلد اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی۔ کاش نہ [illegible] رکھ کر جوں ہی وہ سیڑھی کی [illegible] اندر داخل ہوتے ولی کو دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

"شکل بھولی ہو یا تم نظر ہی نہیں آتیں۔" وہ تھوک نگل کر رہ گئی۔

"مجھے چاچو کے بارے میں سن کر بہت افسوس ہوا اور جو خالہ نے کیا میرا تو سن کر دماغ ہی گھوم گیا تھا۔ بہت اچھا کیا بابا نے جو ان سے ہر تعلق ختم کر دیا۔ اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا اور یہی مجھے پسند ہے کہ تم خالہ

سے بھی۔"

"میں جاؤں؟" وہ بڑی دقت سے یہ دو لفظ ادا کر سکی تھی۔

ولی کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔ "میں اتنی دور سے یہاں آیا ہوں اور تم [illegible] ہفتے بھر سے زیادہ ہو گیا ہے مجھے یہاں آئے ہوئے صرف غلطی سے ایک دو بار ہمارا سامنا ہوا ہو گا۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو کیوں؟" اس کی بازپرس پر وہ روہانسی ہو کر رہ گئی۔

"تم مجھ سے ناراض ہو؟" سوہنی نے سر نفی میں ہلایا۔

"جھوٹ مت بولو۔ میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو۔" ولی بغور اس کا جھکا سر دیکھ رہا تھا۔

"میں نے وہاں شادی کر لی تھی کیا اس وجہ سے؟" وہ اب بھی خاموش رہی۔

"میں مجبور تھا سوہنی وہاں حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ مجبوراً نیشنلٹی کے لیے مجھے شادی کرنا پڑی۔"

سوہنی کے پاس پوچھنے اور کہنے کے لیے بہت کچھ تھا لیکن وہ پھر بھی خاموش رہی تھی۔

"جو بھی ہوا اسے بھول جاؤ۔ میں یہاں تمہارے لیے آیا ہوں۔"

اب کی بار اس نے سر اٹھا کر ولی کو دیکھا۔

"اور جب مجھے آپ کی ضرورت تھی۔" اس کے شکوے پر وہ جیسے مطمئن ہو کر مسکرایا۔

"شکر ہے تم بولیں تو۔ تم جانتی ہو مجھے تب خبر تھا لیکن کوئی نقصان تو نہیں ہوا نا۔ سب کچھ ویسا ہی ہے۔"

"نقصان تو بہت ہونے والا ہے اور سب کچھ ویسا نہیں بہت کچھ بدل گیا ہے دل بھی اور حالات بھی۔" وہ دل میں ہی اس سے مخاطب تھی۔

"ارے بھائی آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ باہر آئیے" فریحہ کی آواز پر اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا۔ دروازے کے بالکل سامنے وصی ہونٹ بھینچے کھڑا تھا۔ اس کی سانس سینے میں اٹک کر رہ گئی۔ اس نے کیا سنا ہو گا اور کیا سوچا ہو گا۔ وہ کسی کو بھی جواب دیے بغیر باہر نکل گیا۔ فریحہ کندھے اچکاتی اندر آ گئی لیکن ولی کی نظریں [illegible]

اسے وصی کہیں نظر نہیں آیا۔ [illegible] "فریحہ [illegible]

"ولی بھائی آپ تو [illegible]

"جانے والا تھا لیکن سوہنی کو دیکھ کر اندر آ گیا۔ سارا دن نظر ہی نہیں آئی۔"

وہ اس کے بارے میں باتیں کر رہے تھے لیکن اسے اس بات سے کوئی مطلب نہیں تھا۔ اس کے دھیان میں اب بھی وصی کا چہرہ تھا۔ وہ بے ساختہ اندر سے باہر کی طرف بھاگی تھی۔

ولی نے کچھ حیرت سے اسے جاتے دیکھا۔ اس کے [illegible]

posted by Cute_gal
oneurdu.com

"کیا مسئلہ ہے [illegible] اتنی پریشان کیوں رہتی ہے اور مجھ سے بات بھی نہیں کر رہی۔"

"کچھ دنوں سے اس کی طبیعت بھی خراب ہے۔ شاید اس لیے۔"

ولی کچھ دیر تو وہاں بیٹھا رہا پھر اٹھ کر باہر نکل گیا۔

○ ○ ○

اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے جبکہ پرسوچ نظریں سامنے سڑک پر جمی تھیں۔ ولی اور سوہنی کو ایک ساتھ کھڑے دیکھ کر اسے برا لگا تھا لیکن اب اسے خود پہ غصہ آ رہا تھا۔ بھلا وہ کس حق سے غصہ کر رہا ہے۔ وہ اپنی اس بے چینی کو کچھ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

موبائل کی بیپ پر اس نے چونک کر موبائل اٹھایا۔ اسکرین پر آنے والا نمبر صاحب کا تھا۔ وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"تم نے مجھے اتنا ارجنٹ کیوں بلایا ہے؟" صاحب کے سامنے بیٹھتے ہوئے وصی نے بے حد سنجیدگی سے انہیں دیکھا۔

"کیوں تمہیں فون کرنے کے بارے میں کوئی حرج ہے؟" صاحب نے بھی سنجیدگی سے پوچھا۔ وہ اب ریسٹورنٹ کے [illegible] جانے [illegible] طرف بیٹھے تھے۔

"جانتے ہو مجھے ایک ماہ سے ہم ایک بار بھی نہیں ملے اور نہ ہی تم نے مجھے فون کیا اور اگر میں فون کروں تو تم فون کاٹ دیتے ہو۔ کیا میں اس کی وجہ جان سکتی ہوں؟"

"ایسا شاید دو یا تین بار ہوا ہو گا کہ میں نے فون ڈسکنیکٹ کیا ہو گا اور ظاہری بات ہے بزی ہوں گا۔"

"اور کہیں اس مصروفیت کا نام سوہنی تو نہیں۔"

"مس صاحبہ تم ہر بات میں سوہنی کو درمیان میں کیوں لے آتی ہو؟"

"کیونکہ وہ ہمارے درمیان آ چکی ہے۔"

وسی کچھ دیر اسے ہونٹ بھینچے دیکھتا رہا اور جب وہ بولا۔ اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"صرف تمہارے اسی شک کی وجہ سے میں تم سے زیادہ بات نہیں کرتا۔ تمہاری یہ خوبی مجھ پر منگنی کے بعد کھلی۔ اگر پہلے پتا ہوتا تو میں کبھی تم سے رشتہ نہ جوڑتا۔"

"افسوس ہو رہا ہے؟" وسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ ہنس پڑی۔

"تم بہت بدل گئے ہو وسی! خیر جانے دو، اپنی بات کرو۔" اچانک ہی صاحبہ نے اپنا موڈ بدل لیا تھا۔

"اپنی کیا بات کروں، اپنی ہی تو سمجھ میں نہیں آ رہی۔" آخری بات اس نے بہت دھیمی آواز میں کہی تھی۔

صاحبہ نے سر جھٹکا۔ "اچھا تمہیں ایک مزے کی بات بتاؤں۔ پچھلے ہفتے ہم مری گئے تھے ماموں کی فیملی کے ساتھ۔ جانتے ہو وہاں مجھے اس لڑکی کا پتا چل گیا جسے سبحان پسند کرتا تھا۔ جانتے ہو وہ لڑکی کون ہے؟"

"میں کیسے جان سکتا ہوں؟" وسی نے بے زاری سے کہا۔

"وہ لڑکی میں ہوں۔ سبحان بچپن سے ہی مجھے پسند کرتا تھا بقول اس کے لیکن میرا رجحان تمہاری طرف دیکھ کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ کل یہ سب باتیں بڑی مشکل سے میں نے اس سے اگلوائی تھیں۔ کہہ رہا تھا کہ وہ آج بھی مجھے پسند کرتا ہے اور مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"

وہ اب ہنس رہی تھی جبکہ وسی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی نہیں تھی۔

"تمہیں حیرت نہیں ہوئی؟"

"حیرت تو ہوئی ہے۔" وہ گہرا سانس لے کر بولا۔

"غصہ نہیں آیا؟" صاحبہ بڑے غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کیوں؟"

"پتا نہیں۔" وہ اب الجھے ہوئے انداز میں موبائل گھما رہا تھا۔

"جانتے ہو میری منگنی ہونے کے باوجود سبحان نے مجھے پرپوز کیوں کیا کیونکہ تمہارے اجنبی انداز نے اسے جرأت [illegible] محبت سن کر بھی تمہیں برا [illegible]" وہ دیکھ رہی تھی اور پھر [illegible] کے الجھے ہوئے انداز [illegible] کر بولا۔

"[illegible] پریشان لگ رہے ہو۔ [illegible] کی وجہ کوئی ہے؟"

وسی نے چونک کر اسے دیکھا۔ "تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

"کیونکہ جب سے وہ آیا ہے تب سے تم مجھے کیا سبحان کو بھی نہیں مل رہے اور جب فون پر بات ہو تم پریشان ہی لگتے ہو۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے تو اب یہ پریشانی ختم ہو جانی چاہیے۔ ہمارے درمیان جو غلط فہمیاں پیدا ہو رہی تھیں جو بات وجہ اختلاف تھی وہ ختم ہونے والی ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔" وسی الجھی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"صاف سی بات ہے، سوہنی سے ہماری جان چھوٹنے والی ہے۔ تمہیں طلاق تو دینی ہوگی۔"

وسی ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گیا۔ شاید یہی بات اس کے لاشعور میں تھی جو وہ شعور میں لانے سے ڈر رہا تھا۔ اس کی نظروں میں پھر ولی اور سوہنی ایک ساتھ آ گئے تھے اور ولی کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

"کہاں گم ہو؟" صاحبہ نے چٹکی بجا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"کہیں نہیں۔"

"پھر کب سوہنی کو آزاد کر رہے ہو؟" صاحبہ بغور اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"دیکھو۔ مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے۔ مجھے جانا ہوگا۔ تمہیں ڈراپ کر دوں؟" وہ عجلت میں کھڑا ہوا تھا۔

"نہیں میں اپنی کار میں آئی ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہوگی۔"

وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھا تھا جبکہ صاحبہ کی مسکراہٹ ایک پل میں غائب ہوئی تھی۔ اس کی نظروں نے آخر تک وسی کا پیچھا کیا تھا۔ تب تک اس نے بڑے ضبط سے کام لیا تھا [illegible] اسے سوہنی پر بے حد غصہ آ رہا تھا جو ان کے رشتے میں دوریاں لانے کا باعث بن رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

"میں نے محسوس کیا ہے بلکہ سب نے ہی محسوس کیا ہے کہ تم میں بہت سی تبدیلیاں آ گئی ہیں۔"

"مثلاً؟" ولی نے ہنستے ہوئے علیزہ کو دیکھا۔

"مثلاً" وہ سوچنے لگی۔ "مثلاً اب تم بہت زیادہ خوش [illegible] مما کے ساتھ بھی تمہارا رویہ ٹھیک ہے۔ [illegible] بات کرنے لگے ہو۔ اور سب سے بڑی بات تم [illegible] کے بجائے مما کہنے لگے ہو۔"

[illegible] اتنی لمبی تفصیل پر وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ [illegible] بھی ایک لمحہ زندگی کی ایک ٹھوکر انسان کو [illegible] ہے جو وہ ساری عمر نہیں سمجھ پاتا۔ جب میں [illegible] کیا تھا۔ میرے دل میں ہر ایک کے لیے غصہ [illegible] طور پر مجھے پاپا پر غصہ تھا۔ انہوں نے مجھ پر وصی [illegible] میں نے جذبات میں آ کر یہاں سے جانے کا [illegible] پاپا نے مجھے کتنا سمجھایا تھا کہ میں نے دنیا کی [illegible] بھی نہیں کی۔ مجھے پیسہ کمانا نہیں آیا اور جب میں جا رہا [illegible] انہوں نے مجھے کتنا سمجھایا تھا۔ وہ کتنا روئے تھے [illegible] پر ایک ہی ضد سوار تھی لیکن غیر ملک میں غیروں کے درمیان جا کر صحیح معنوں میں میری عقل ٹھکانے آ گئی۔ [illegible] وہاں مما کو بھی بہت یاد کیا۔ تم سچ کہتی تھیں وہ [illegible] بہت اچھی ہیں۔ اگر وہ واقعی سوتیلا پن دکھاتیں تو میں کیا [illegible] اور میری اتنی زیادتی کے باوجود انہوں نے کبھی پلٹ کر مجھے برا بھلا نہیں کہا۔ جب بھی میں وہاں پر کام میں بزی [illegible] سارا سارا دن کھانا نہیں کھاتا تھا اور جب سارا دن [illegible] ایک برگر کھاتا تو مجھے مما بہت یاد آتیں جو میرے اتنے [illegible] کے باوجود میری پسند کا کھانا پکاتی تھیں۔"

اس کا لہجہ آہستہ آہستہ نم ہوتا جا رہا تھا۔

"گزرے سالوں میں میں نے بہت کچھ برداشت کیا ہے۔ میں کسی کو قصوروار نہیں ٹھہراتا کیونکہ سارا قصور میرا ہی ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میرا دل چاہا میں واپس پلٹ جاؤں لیکن پھر ہمت نہیں ہوئی۔ میں [illegible] کے سامنے اتنے دعوے کر کے آیا تھا۔ سوچا کر جا کر [illegible] تم سب کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ تبھی میں وہاں کے [illegible] اسٹور میں کام کرتا تھا۔ وہیں وہ بھی جاب کرتی [illegible] پتا نہیں اسے مجھ میں کیا پسند آیا تھا کہ وہ مجھ سے شادی کرنے کو تیار ہو گئی۔ ان دنوں میں رہائش کے سلسلے میں بھی پریشان تھا۔ اس کے بے حد اصرار پر میں نے اس سے [illegible] میرج کر لی۔ اگر میری زندگی میں سوہنی نہ ہوتی تو [illegible] میں اس کے لیے سنجیدگی سے کچھ سوچتا۔ اس کے نہ چاہنے کے باوجود میں نے اسے چھوڑ دیا۔ لیکن [illegible] بہت پریشان ہوا ہوں۔ سوہنی کا رویہ مجھ سے بہت [illegible] بدل گیا ہے۔ خاموش طبع تو وہ پہلے بھی تھی لیکن اس [illegible] نے محسوس کیا ہے جیسے وہ مجھے نظر انداز کر رہی ہو۔"

علیزہ جو غور سے اس کی باتیں سن رہی تھی، چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"پہلے مجھے لگا وہ میری شادی کی وجہ سے ناراض ہے [illegible]"

علیزہ [illegible] لگ رہا تھا۔

"السلام علیکم! دونوں بہن بھائی میں کیا راز و نیاز چل رہا ہے؟"

عروبہ کو دیکھ کر دونوں مسکرائے تھے۔

"میں دو دفعہ تم سے ملنے آیا تھا، پر تم گھر ہی نہیں تھیں۔ سنا ہے بہت اچھی کمپنی میں بہت شاندار جاب کر رہی ہو۔"

ولی کے متاثر انداز پر وہ ہنستی ہوئی گھاس پر علیزہ کے قریب بیٹھ گئی۔

"یہ جاب کرنے کی تمہیں کیا سوجھی۔ پھپھو تمہاری شادی کو لے کر اتنی پریشان ہیں، شادی کیوں نہیں کر رہیں؟"

"تمہاری وجہ سے۔" اس کے منہ سے بے ساختہ [illegible] ولی کے ساتھ علیزہ نے بھی چونک کر اسے دیکھا جبکہ وہ بے ساختگی پر خود کو کوس رہی [illegible] اپنی بات کے اثر کو زائل کرنے کے لیے وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"[illegible] پھپھو وہ [illegible] کے سامنے [illegible] کھول کر بیٹھ جاتی ہیں اب شادی ہو جانی [illegible] اپنی سناؤ۔ تمہاری امریکن بیوی کیسی ہے؟"

"اب بیوی کہاں رہی۔"

ولی نے مصنوعی افسوس کا اظہار کیا۔

"اتنا ہی افسوس ہو رہا ہے تو اسے چھوڑا کیوں ہے؟"

عروبہ نے [illegible] کر کہا۔

"مجبوری تھی۔"

"ایسی بھی کیا مجبوری تھی؟"

"مجبوری" ولی نے آنکھیں [illegible] "[illegible] میری مجبوری [illegible]"

"مجبوری تو کچھ [illegible] رہی ہے۔"

"اگر سوہنی مجبوری ہے تو [illegible] بے چاری [illegible] کے مستحق ہے۔"

posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

"میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ سوہنی کو میں مجبوری سمجھتا ہوں۔ تمہیں کیا میں مجبوری کو ڈھونے والوں میں سے لگتا ہوں؟"

عروبہ نے مسکرا کر علیزہ کو دیکھا۔

"بالکل نہیں۔ اچھا ایک بات بتاؤ۔ تمہارے پیچھے سے اگر سوہنی کی شادی ہو جاتی تو؟"

علیزہ نے بے ساختہ عروبہ کو ٹہوکا مارا تھا۔

"ایسا ممکن؟" ولی نے پُریقین انداز پر بغور اسے دیکھا۔

"نا ممکن کچھ بھی نہیں اور تمہیں معلوم ہی ہوگا۔ سوہنی کی ممی اس کی شادی کروا بھی رہی تھیں اور اگر وہ کامیاب ہو جاتیں تو تم کیا کر لیتے؟"

ولی کچھ دیر بالکل خاموش رہا۔

"میں شاید سوہنی کو گولی مار دیتا یا پھر اس کے شوہر کو۔"

علیزہ نے سہم کر ولی کو دیکھا جبکہ عروبہ ہنس پڑی۔

"یعنی سب سچ کہہ رہے ہیں تم بدل گئے ہو۔"

"یہ بدلنے کو تم لوگ کس سینس میں لیتے ہو؟" وہ اب جھنجلایا تھا۔ "ہاں میرے مزاج میں تبدیلی ضرور آئی ہے لیکن فطرت تو میری وہی ہے۔"

عروبہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ "یہ تم نے آج آنے کی زحمت کیسے کی؟" علیزہ نے عروبہ کا دھیان اپنی طرف کیا تھا۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ تم مجھے جوتیاں لگا رہی ہو بس میں نے اسی وقت سوچ لیا۔ صبح مجھے اپنی دوست سے ملنا ہے۔" اس کا لہجہ صاف اس کے مذاق کو ظاہر کر رہا تھا۔

"ارے ہاں خواب سے یاد آیا جب میں یہاں سے گیا تھا تو میں نے اگلی رات ہی تمہیں خواب میں دیکھا۔"

علیزہ اور عروبہ دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔ ولی نے مذاق کیا تھا لیکن جب وہ بولی تو وہ بے حد سنجیدہ تھی۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے رات کو جب سوتی تھی تو تمہیں سوچتے ہوئے اور جب آنکھ کھلتی تھی تو پہلا خیال تمہارا ہوتا تھا۔"

[illegible] ولی بری طرح ٹھٹکا تھا۔ جبکہ اس کی بے اختیاری پر علیزہ کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔ اسے ایک بار پھر اپنے جذباتی پن کا احساس ہوا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنسی مگر اس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

"کسی غلط فہمی کا شکار مت ہونا۔ میرا دماغ خراب نہیں ہوا جو تمہیں یاد کرتی۔ مذاق کر رہی تھی۔"

وہ اسی طرح ہنستی ہوئی کھڑی ہو گئی جبکہ ولی کی سنجیدگی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

علیزہ کا ارادہ عروبہ کی طبیعت صاف کرنے کا تھا جبکہ ولی ابھی تک اسی جگہ پر بیٹھا سامنے دیکھ رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے عروبہ بیٹھی تھی۔

☼ ☼ ☼

اپنے جواب کے انتظار میں وہ منتظر نظروں سے توفیق صاحب کا چہرہ دیکھ رہی تھی جن کے چہرے سے اب پریشانی جھلک رہی تھی۔

"پاپا مجھے تو یہی صحیح لگتا ہے۔ آپ ولی کو ساری حقیقت بتا دیں۔ جس طرح اس کے مزاج میں تبدیلی آچکی ہے مجھے لگتا ہے وہ اس حقیقت کو اب نہ سہی بعد میں ضرور ایکسیپٹ کرے گا۔ جس طرح آج وہ سوہنی کے رشتے پر پریشان تھا کل کو اگر اسے حقیقت کسی اور طریقے سے پتا چلی تو کہیں کوئی اور مشکل پیدا نہ ہو جائے۔"

"ہوں۔" انہوں نے گہرا سانس لیا۔

"سوہنی کیوں ولی کو اگنور کر رہی ہے؟" ان کے سوال پر علیزہ بھی سوچ میں پڑ گئی۔

"ہو سکتا ہے پاپا وہ ولی سے ڈر رہی ہو کیونکہ جب آپ اسے سوہنی اور وصی کے نکاح کے بارے میں بتائیں گے تو میں اور آپ بھی اس کا ردِعمل نہیں جانتے۔"

وہ کچھ دیر پُرسوچ انداز میں ویسے ہی بیٹھے رہے۔ پھر سر ہلا کر کھڑے ہو گئے۔

"میں ولی سے بات کرتا ہوں۔"

"پاپا!" انہیں اپنے کمرے میں دیکھ کر پہلے وہ حیران ہوا پھر فوراً ہی والیوم کم کر کے بیڈ سے اٹھنے لگا۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اٹھنے سے منع کیا اور خود اس کے قریب بیٹھ گئے۔ انہوں نے گلا کھنکھار کر خود کو بولنے کے لیے تیار کیا۔

"میں تم کو ایک ضروری بات بتانے آیا ہوں۔ امید ہے تم تحمل سے سنو گے اور ٹھنڈے دماغ سے سوچو گے۔"

ولی نے الجھ کر ان کا چہرہ دیکھا۔

"تمہارے جانے کے بعد یہاں کافی مسائل پیدا ہو گئے تھے خالد سوہنی کو لے کر کافی پریشان تھا۔ تمہاری خالہ پر

[illegible] نہیں تھا۔ اوپر سے تم نے فون کر کے سوہنی کی [illegible] مجھ پر ڈال دی تھی۔ ایک طرف خالد کی [illegible] دوسری طرف تمہاری خوشی۔ مجھے اس وقت کوئی [illegible] نہیں آیا سوائے اس کے کہ سوہنی کا نکاح کروا دوں [illegible]" انہوں نے ایک جانچتی نظر ولی پر ڈالی۔

"[illegible] میں نے سوہنی کا نکاح وصی سے کروا دیا۔"

[illegible] غور سے اپنے باپ کی بات سن رہا تھا اس [illegible] ہوا تھا۔ وہ کتنی دیر تک حیرت کی شدت سے [illegible] کے قابل ہی نہیں رہا۔ اور جب اس کا دماغ [illegible] کے قابل ہوا غصے سے اس کا دماغ کھولنے لگا۔ وہ [illegible] ان کے قریب سے اٹھا۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں پاپا! میں نے آپ سے کہا تھا [illegible] سوہنی کا خیال رکھنا یہ نہیں کہا تھا۔ میری منگیتر کو آپ [illegible] اور کے حوالے کر دیں۔" توفیق صاحب نے ایک [illegible] سی نظر اس کے سرخ ہوتے چہرے اور آنکھوں پر [illegible]

"وہ آج بھی تمہاری منگیتر ہے۔ نکاح کے وقت یہ بات [illegible] نے وصی کے ساتھ سوہنی کو بھی بتا دی تھی۔"

"آپ کے بتانے سے کیا ہوتا ہے نکاح تو ہوا ہے نا۔" اس نے طیش کے عالم میں دایاں ہاتھ زور سے دیوار پر مارا [illegible]

"نکاح ہوا ہے لیکن اس نکاح کی حیثیت ایک کاغذ کے [illegible] سے زیادہ کچھ نہیں۔ سوہنی یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اپنے [illegible] کی خاطر مجبور ہوئی تھی جبکہ وصی کو راضی کرنے [illegible] مجھے کیا کچھ نہیں کرنا پڑا۔ وہ تو بالکل بھی سوہنی سے یہ رشتہ جوڑنے کو تیار نہیں تھا۔ صرف تمہاری خاطر مجھے ان [illegible] کے ساتھ زبردستی کرنا پڑی ورنہ خالد اس کا نکاح کہیں [illegible] کروا دیتا۔ اور تم بھی ہمیشہ کے لیے سوہنی کو کھو دیتے [illegible] یہاں ایسا نہیں۔ وصی صاحب کو پسند کرتا ہے۔ منگیتر [illegible] وہ اس کی اور میں نے وصی کو بتا دیا تھا کہ اس رشتے کے [illegible] وہ تب تک مجبور ہے جب تک تم نہیں آجاتے اس کے بعد وہ آزاد ہے۔"

ان کی تسلی پر بھی اسے تسلی نہیں ہوئی تھی بلکہ سوہنی کسی اور کی بیوی بن چکی ہے اسے یہ خیال آگ لگانے کے لیے کافی تھا۔ "آپ نے ان دونوں کا نکاح کروا دیا اور مجھے [illegible]" اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔ "کیا ان دونوں کے درمیان کوئی تعلق بھی ہے؟"

توفیق صاحب نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔ "پاگل ہو گئے ہو [illegible] مجبوری میں۔ وہ دونوں تو [illegible] ہو چکی ہے تم جانتے ہو۔ صرف میرے کہنے کی دیر ہے وہ خود اس نام کے رشتے سے چھٹکارا پانا چاہتا ہو گا۔"

"اور سوہنی؟"

"ظاہری بات ہے وہ تمہاری منگیتر ہے۔ وہ یہ جانتی ہے اور یہ بھی کہ وصی صاحب کو پسند کرتا ہے۔"

اب کی بار وہ کچھ نہیں بولا تھا۔ اس کے طیش میں بھی کمی واقع ہوئی تھی۔

"کیا تم اب بھی سوہنی سے شادی کرنا چاہتے ہو؟" ولی نے الجھی ہوئی نظر ان پر ڈالی۔

"اب کیا ہو گیا ہے پاپا اب تو مجھے ہر حال میں سوہنی سے ہی شادی کرنی ہے۔ آپ وصی سے کہیں ابھی اور اسی وقت سوہنی کو طلاق دے۔ مجھے آنے والے دو ہفتوں کے اندر اندر سوہنی سے شادی کرنی ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو بہت برا ہو گا پاپا!"

"تم بالکل فکر نہ کرو۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔" ولی کی دھمکی پر انہوں نے پُریقین انداز میں اسے تسلی دی تھی۔

☼ ☼ ☼

"کس کے لیے چائے بنا رہی ہو؟" اپنے قریب ولی کی آواز سن کر چائے ڈالتا اس کا ہاتھ بری طرح کانپا۔ نتیجتاً گرم گرم چائے شیلف پر گر کے نقش و نگار بنا گئی۔

"پاپا کے لیے۔"

"اچھا!" وہ اب شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"میں سمجھا وصی کے لیے بنا رہی ہو۔"

وہ کچھ نہیں بولی تھی بس جھکا ہوا سر مزید جھک گیا تھا۔

"تم اس لیے مجھ سے دور بھاگ رہی تھیں کہ وصی سے تمہارا نکاح ہو گیا تھا۔ لیکن تم کسی غلط فہمی کا شکار مت رہنا کہ میں اس نکاح کو اہمیت دوں گا یا پیچھے ہٹ جاؤں گا۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں تم میری منگیتر ہو اور تمہاری شادی بھی مجھ سے ہو گی۔ اور یہ [illegible] ڈرامہ بھی [illegible]"

اسے مسلسل سر جھکائے خاموش دیکھ کر اس نے [illegible] سے اس کا بازو جھنجھوڑا تو اس نے [illegible] نظروں سے ولی کو

posted by Cute_gal
oneurdu.com
posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

پہلے ولی کے طنز اور اب وصی کی ریکارڈنگ۔ وہ بھی آرہا تھا اس پر بری طرح چڑ دوڑا تھا۔

"یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہو؟" ولی کی آواز پر اس نے تیزی سے نظریں جھکالیں۔ اب وہ تیزی سے پلکیں جھپک جھپک کر آنسو اندر اتارنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تم رو رہی ہو؟" وہ بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

"اس طرح رو کر کس کا سوگ منا رہی ہو۔ وصی کے نہ آنے کا دکھ ہو رہا ہے؟" اس کا لہجہ طنزیہ ہو گیا تھا۔

"کیا پوچھ رہا ہوں تم سے۔" وہ دانت پیس کر بولا تو اس نے بمشکل سر اٹھا کر خود کو جواب دینے کے لیے تیار کیا۔

"میرے سر میں درد ہے۔" وہ بے چارگی سے بولی تب ہی دکی اور فریحہ ان کے قریب پہنچے تھے۔

"کیا ہوا؟" دکی نے سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد ولی کو دیکھا۔

"کیا ہوا بھائی؟" فریحہ بھی اب پریشانی سے اس کا سخت چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں۔" وہ اب زاویز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے دوسری طرف دیکھنے لگا تھا۔ تب تک عوبہ بھی ان کے قریب پہنچ گئی تھی۔

"ہم ذرا سامنے والی بوتیک میں جا رہے ہیں۔ آپ چلیں گے؟" فریحہ سوہنی کو وہاں سے ہٹانا چاہتی تھی' اس لیے اس نے عوبہ سے بھی ساتھ چلنے کو کہا تھا جس نے سر نفی میں ہلا کر منع کر دیا تھا۔ وہ سوہنی کا ہاتھ تھام کر بوتیک کی طرف بڑھنے لگی۔ دکی بھی ان کے پیچھے چلنے لگا۔

"تم سوہنی کو ڈانٹ کیوں رہے تھے؟"

ولی نے سپاٹ نظر عوبہ پر ڈالی۔ "ڈانٹ نہیں رہا تھا' اس کے سوگ کی وجہ پوچھ رہا تھا۔ ہر وقت اس کے چہرے کو دیکھ کر یہی گمان ہوتا ہے جیسے پتا نہیں اسے کتنا بڑا غم ہے۔ مجھے دیکھ کر وہ ایسے بھاگتی ہے جیسے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔ اس کا ایسا رویہ میرے غصے کو بڑھاتا ہے۔ مجھے اس کے ساتھ رہنا بھی قصر آنے لگتا ہے" جنوں نے اتنا غلط...

"تو کیا کرتے اس وقت حالات ہی ایسے تھے۔"

وہ بات ادھوری چھوڑ کر اس کی طرف مڑا۔ "یہ تو کوئی حل نہیں تھا' وہ کچھ اور حل بھی سوچ سکتے تھے۔ میں جب ان دونوں کو ساتھ سوچتا ہوں... وہ رویہ میرا دل چاہتا ہے خود کو یا پھر سوہنی کو ہی شوٹ کر دوں۔" اس کی چڑھی ہوئی تیوریوں اور آنکھوں کی لالی کو عوبہ نے بغور دیکھ کر افسوس بھرے انداز میں سر کو جنبش دی۔

"میں بھی کبھی کبھی تم پر دل کھولتی ہوں۔" وہ دوست دھیرے سے بڑبڑائی۔ "تمہاری اس کشمکش کا حل یہی ہے کہ تم سوہنی کا خیال دل سے نکال دو۔"

"کیا؟" ولی نے غصے سے اسے دیکھا جبکہ عوبہ اس کے غصے سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوئی تھی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ تم بھی ایک عام سے آدمی ہو' تم کبھی بھی بھول نہیں سکو گے کہ سوہنی کا نکاح وصی سے ہوا تھا اور جہاں تک میں تمہیں جانتی ہوں' مجھے نہیں لگتا تم اپنے دماغ میں اتنی وسعت پیدا کر سکو کہ سب بھول جاؤ' اس لیے بہتر یہی ہو گا۔ تم سوہنی سے شادی نہ کرو۔"

"اور اسے وصی کے لیے چھوڑ دوں؟" جلن کے احساس نے اس کا چہرہ سیاہ کر ڈالا تھا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا اور نہ ہی وصی نے کسی ایسی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ سوہنی کی تکلیف کو اور مت بڑھاؤ۔ اس نے پہلے بھی بہت سی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور تم ہر وقت تنگ کر کے اسے طعنے دے دے کر اس پر زندگی کا دائرہ مزید تنگ کرتے جا رہے ہو۔ تم اس کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی بھی جہنم بنا لو گے۔"

اب کی بار وہ کچھ نہیں بولا' خاموشی سے سامنے دیکھنے لگا۔

★ ★ ★

"تمہیں کوئی سوٹ پسند آیا؟" فریحہ کے پوچھنے پر سوہنی نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"اچھا یہاں دیکھو۔ میں آگے دیکھتی ہوں۔" فریحہ کے کہنے پر وہ سر ہلا کر دائیں طرف بڑھنے لگی۔ تب ہی اچانک... اپنے پیچھے کھڑی صاحب کو دیکھ کر ایک پل کے لیے اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا ردعمل ظاہر کرے۔ بڑی دقت سے وہ ہلکی سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر لانے میں کامیاب ہوئی تھی۔

"یہاں کیا کر رہی ہو' کیا وصی کے ساتھ آئی ہو؟" سوہنی کو اس کا لہجہ بے حد عجیب لگا تھا۔

"دکی بھائی اور فری کے ساتھ آئی ہوں۔" وہ گھبرا کر جلدی جلدی بولی۔ "آپ کا کیا حال ہے؟"

"پہلے تو ٹھیک تھا لیکن جب سے تم ہماری زندگی میں

آئی ہو' لگتا ہے ہر وقت شروع ہو گیا ہے۔" وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی۔

"...بے حد تم لیے ہو... کیا دیکھ رہی ہو' اتنی بھولی تو نہیں ہو کہ سمجھ نہ سکو کہ میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں۔ ...تمہاری وجہ سے میرے اور وصی کے ...گئی وہ وہاں آگئی ہیں۔ تم خود کو سمجھتی کیا ہو۔ ...تمہاری اوقات ہے اس کی بیوی بننے کی۔ وہ اس رشتے کو بوجھ مانتا تھا لیکن تم خود کو اس کی بیوی ...پتا نہیں اسے کیا کیا ادائیں دکھاتی رہی ہو۔ ...لگی ہو۔ مردوں کو رجھانے کے طریقے تمہیں ...ذرا مجھے بھی کچھ سکھا دو۔ شاید میں بھی وصی کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔" اس کا لہجہ زہر آمیز تھا کہ سوہنی کے دل میں شدت سے خواہش ...کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے' تب ہی اس نے دکی اور ...کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ وہ وہاں سے ہٹ جانا چاہتی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو' رکو۔" لیکن صاحب نے درشتی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا۔ "جس کے انتظار میں یہ بیٹھی تھیں وہ بھی اب آگیا ہے۔ تو وصی کی جان کیوں نہیں چھوڑ دیتیں' کیوں نہیں اسے کہتیں کہ تمہیں چھوڑ دے' یا تمہاری نیت خراب ہو گئی ہے۔"

"پلیز آپ خاموش ہو جائیں۔" وہ بے ساختہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر چیخی تھی جبکہ صاحب کے پیچھے کھڑے دکی اور فریحہ نے بے حد حیران ہو کر اس کی گھگھیاتی سی آواز سنی۔ دکی ایک دم غصے سے اس کے سامنے آیا۔

"کیا بکواس کر رہی ہیں آپ؟" دکی نے غصے سے صاحب کے تنے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔ فریحہ صاحب کا یہ روپ دیکھ کر اب تک ساکت تھی۔

"صرف سچ کہا ہے جو اس سے برداشت نہیں ہوا' حالانکہ اس جیسی لڑکیوں کو کہیں ڈوب مرنا چاہیے۔"

"آپ اپنی زبان کو لگام دیں ورنہ..." دکی نے غصے سے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کی تو وہ ایک پل کے لیے حیران ہوئی اور پھر استہزائیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"ابھی تمہیں تو دیکھ لینا چاہیے سوہنی ایک گھر میں ...تمہیں نشانے پر... کہیں اس کے ساتھ بھی تو تمہارا چکر نہیں چل رہا۔"

"تو بلاؤ..." دکی بلند آواز میں اس کی طرف بڑھا' سوہنی نے بے اختیار اس کا بازو تھاما۔

"چلیں دکی بھائی یہاں سے۔" وہ رندھی آواز میں دکی کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچنے لگی اور حیران کھڑی فریحہ بھی جیسے ہوش میں آگئی تھی۔

"میرا خیال ہے آپ اپنے گھٹیا پن سے بھرے دماغ کا علاج کروائیں اور دوسری بات' آپ جیسی عورتیں کی بات انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں۔"

وہ ایک قہر بھری نظر صاحب پر ڈال کر تیز تیز قدم اٹھاتی ان کے پیچھے آگئی تھی۔ دکی نے ہونٹ بھینچے کار اسٹارٹ کی تھی جبکہ فریحہ اب سوہنی سے بات کر رہی تھی۔

○ ○ ○

کروٹیں بدلنے کے باوجود جب نیند آنکھوں میں نہیں اتری تو وہ بے چینی سے لاؤنج میں آ گیا۔ ٹی وی آن کر کے اس نے ریموٹ ہاتھ میں لے لیا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے ریموٹ سائیڈ پر رکھ دیا۔ اس کی نظریں اب بھی اسکرین پر تھیں لیکن ذہن کہیں اور پہنچا ہوا تھا۔

تب ہی دروازہ کھلنے پر اس نے مڑ کر دیکھا۔ غصے سے تنے ہوئے چہرے کے ساتھ دکی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے فریحہ اور اس کے پیچھے بے تحاشا سرخ چہرے کے ساتھ سوہنی داخل ہوئی تھی۔ وہ بے ساختہ کھڑا ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے تم لوگوں کو؟"

"آپ اپنی منگیتر سے پوچھیں۔" وہ اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ اسے وصی کا بھی لحاظ نہیں رہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں ہوا کیا ہے؟" وصی نے اب غصے سے اپنا سوال دہرایا۔

"بے تحاشا بدتمیز عورت ہیں وہ۔ اتنے گھٹیا اور گندے الزام لگائے ہیں اس نے سوہنی پر' ہم بھی ہے موقع... سوہنی کی کر سکتی تھیں اس سے کہیں بڑھ کر آپ کی... بھائی کو لے کر سوہنی پر الزام لگا رہی تھیں۔" اس نے جھنجھلا کر سوہنی کے ساتھ الزام لگا دیا۔ اس کے الفاظ آتے ہی اس کا دماغ ایک بار گھومنے لگا۔ وصی کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے ایک نظر سوہنی پر ڈالی' جو اب بھی دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رو رہی تھی۔ وہ جھٹکے سے اٹھ کر باہر نکلا۔

posted by Cute_gal
oneurdu.com
posted by Cute_gal
oneurdu.com
Urdukhoobsurat

دیکھا۔ اس کی بھری ہوئی آنکھیں دیکھ کر اس نے بازو چھوڑ دیا اور باہر نکل گیا جبکہ اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی آنکھوں سے باہر آ گئی تھی۔

جب سے ولی کو اس کے اور وصی کے نکاح کا علم ہوا تھا اس نے بار بار طنز کے تیر برسا کر اس کی روح تک کو لہولہان کر دیا تھا۔ اور سب کی طرح اسے بھی غلط فہمی ہوئی تھی کہ وہ بدل گیا ہے لیکن وہ آج بھی ویسا ہی تھا۔ وہی غصہ، جلن اس کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ جہاں وصی ہو وہ وہاں نہ جائے کیونکہ جب بھی اس کا اور وصی کا سامنا ہوتا تو ولی کی الجھی نظریں اسے راکھ کر کے رکھ دیتی تھیں۔ وہ ہر وقت ان پر نظر رکھتا تھا۔ وہ جانتی تھی ولی اپنی ضد ضرور پوری کرے گا اور وصی وہ بھی اس سے جان چھڑا کر اپنی خوشی حاصل کرے گا۔ زیاں تو دونوں طرف سے اس کے حصے میں آیا تھا۔ وہ اب وصی کی جگہ مر کر بھی ولی کو نہیں دے سکتی تھی۔ لیکن اس کی اتنی بزدلی نے اسے کچھ بھی کہنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔

☼ ☼ ☼

گاڑی سے باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے چہرے سے ٹکرایا جس نے اس کے مزاج پر اچھا اثر ڈالا تھا لان میں آمنہ کے ساتھ فریحہ اور وکی بھی موجود تھے وہ اندر جانے کے بجائے ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"بھائی!" فریحہ اسے دیکھ کر خوش ہوئی تھی "آج آپ جلدی آ گئے۔"

وہ مسکراتا ہوا آمنہ کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ سب کیا ہے؟" اس نے فریحہ کی گود میں رکھے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا۔

"آج مما اور ڈیڈی کی اینورسری ہے بس اس کی تیاری کر رہی ہوں۔" فریحہ نے ایک نظر وکی کو دیکھ کر جواب دیا۔ "دراصل ابھی ابھی ولی، فری اور سوہنی کے لیے شاپنگ کر کے آیا ہے۔ یہ بلیک والا سوٹ سوہنی کے لیے لایا تھا پر [illegible] لے تو میرا سر کھا رہی ہے۔"

[illegible] وکی نے چبھتی ہوئی نظروں سے اس کالے سوٹ کو دیکھا۔

"شام کو [illegible] رہا تھا۔"

آمنہ کی آواز سے ان کی خوشی کا اندازہ ہو رہا تھا۔ اچانک اس کے سر میں درد شروع ہو گیا۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔" آمنہ نے بغور وصی کا اترا ہوا چہرہ دیکھا۔

"جی" وہ اب اپنی کنپٹیاں دبا رہا تھا۔

"آپ کے سر میں پھر درد شروع ہو گیا۔ جب سے مما اور آپ حج کرنے کے لیے گئی تھیں۔ بھائی کو اکثر سر درد کی شکایت رہتی تھی ڈاکٹر کے پاس بھی نہیں جاتے تھے بس یہی کہتے ہیں سر درد ہے اور جب سر درد جاتے تھے تو مذاق اڑاتے تھے۔"

فریحہ کے ہنسنے پر وصی نے چونک کر سر اٹھایا۔ ایک لمحہ اس کے ماتھے پر بل آیا تھا۔ اس نے سر جھٹک کر اپنی انگلیاں کنپٹیوں سے ہٹائیں۔ وکی بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

"کیا بات ہے وصی! میں کتنے دن سے محسوس کر رہی ہوں۔ تم کافی خاموش رہنے لگے ہو گھر بھی لیٹ آتے ہو کوئی پریشانی ہے؟"

وہ گہرا سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔ "آپ کا وہم ہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"وصی بھائی! آپ بھی تیار رہنا۔ رات کو ڈنر پر چلنا ہے۔"

"میں نہیں جا سکوں گا۔ بہت تھکا ہوا ہوں سوؤں گا۔ مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔"

"وصی!" وہ جو مڑ چکا تھا پلٹ کر آمنہ کو دیکھا۔

"تمہارے ڈیڈی تمہیں پوچھ رہے تھے۔ ان سے مل لینا۔"

وہ سر ہلا کر تیز تیز قدم اٹھاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"کبھی تو سوچ سمجھ کر بات کر لیا کرو جانتی ہو وہاں سوہنی بھی ہو گی وصی بھی جاتا تو ولی کو برا لگتا۔"

"انہیں کیوں برا لگے گا" سوہنی، وصی بھائی کی بیوی ہے۔" وکی کی بات پر آمنہ کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"نہیں ہے۔ وہ وصی کی بیوی۔ وصی کی بیوی وہ بنے گی جو وصی کی [illegible] میں ہے سوہنی اس کے لیے صرف ایک [illegible]"

"آپ کس طرح کہہ سکتی ہیں۔ سوہنی، وصی بھائی کی خوشی نہیں۔" وکی کی مسلسل بحث پر آمنہ نے پہلے حیرت اور پھر ناگواری سے اسے دیکھا۔

"میں ماں ہوں اس کی تم سے بہتر جانتی ہوں۔ آئندہ ایسی بات کرنے سے پرہیز کرنا۔"

وہ غصیلے انداز میں اسے تنبیہ کرنے کے بعد اندر کی طرف مڑ گئیں جبکہ وکی کے چہرے کی جھنجھلاہٹ میں

[illegible] ہو گیا تھا۔

☼ ☼ ☼

"ڈیڈی! آپ کو مجھ سے کچھ کام تھا؟" توفیق صاحب [illegible] ہی مل گئے تھے۔

"ہاں۔ میں آج وکیل سے ملا تھا۔ وہ طلاق کے پیپرز تیار کروا رہا تھا۔ کل پرسوں مل جائیں گے۔ تم سائن کر دینا کیونکہ جب سے ولی کو اس نکاح کا علم ہوا ہے وہ پھر سے بگڑ گیا ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں۔ جلد از جلد یہ کام ختم ہو جائے تو ٹھیک ہے۔"

وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر دائیں طرف مڑ گئے جبکہ وہ وہیں ساکت کھڑا رہ گیا۔

☼ ☼ ☼

"آپ!" توفیق صاحب کو اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ مؤدب انداز میں کھڑی ہو گئی۔

"یہ سوٹ ولی تمہارے لیے لایا تھا۔ تم نیچے ہی چھوڑ گئی تھیں۔" اس نے سٹپٹا کر ان کے ہاتھ سے سوٹ لے لیا۔

"رات کو جب ہم ڈنر پر جائیں تو تم یہ سوٹ پہننا۔ ولی کو اچھا لگے گا۔" وہ حیرت سے ان کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے؟" ان کے ابرو اچکانے پر اس نے نظریں جھکا لیں۔

"میں یہاں ویسے بھی تم سے بہت ضروری بات کرنے آیا تھا۔ آج سے ڈیڑھ سال پہلے میں نے تمہاری اور وصی کی مرضی کے بغیر زبردستی نکاح کروا دیا تھا تب میں بھی مجبور تھا۔ لیکن آج ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے وہ صرف ولی کی وجہ سے پریشان تھا کہ وہ کیا کہتا ہے وہ کیا چاہتا ہے لیکن ایسا کوئی مسئلہ تمہیں ہوا۔ اسے ضرور لگا تھا لیکن وہ اب بھی تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ وہ بھی جلد از جلد۔"

سوہنی نے اب چونک کر ان کا چہرہ دیکھا۔

"میں جانتا ہوں۔ یہ رشتہ تمہارے اور وصی کے لیے بوجھ تھا اور اس بات کا بوجھ میرے دل پر بھی تھا ولی سے شادی کے بعد تمہیں تمہاری خوشی مل جائے گی تو میرے بھائی کی روح بھی خوش ہو جائے گی اور میرے دل پر جو بوجھ ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔"

انہوں نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کا سوچ لیا تھا۔ لیکن اس کے دل کا بوجھ بڑھ رہا تھا۔ وہ ان سے اپنے دل کی بات کہنا چاہتی تھی۔ وہ انہیں بتانا چاہتی تھی یہ رشتہ بوجھ نہیں اس کی زندگی ہے لیکن اس کے حلق سے ایک لفظ بھی نہیں نکل [illegible]

"میں نے آج وصی [illegible] کے پیپرز بھی تیار ہو رہے ہیں۔ وصی ان پر سائن کرے گا۔"

سوہنی کی دھڑکن یک دم بگڑ گئی تھی۔

"تم تیار ہو جاؤ آٹھ بجے ڈنر والے ہیں اور یہاں کی سوٹ پہننا۔"

وہ جاتے جاتے واپس مڑے تھے اور اسے گھورتے [illegible] نظروں سے [illegible] کر باہر نکل گئے۔ اس نے اپنی نظروں سے اپنے ہاتھ میں تھامے اس سوٹ کو دیکھا جس کا رنگ اپنی زندگی میں بھی کالا محسوس ہوا تھا۔ آنکھوں سے گرتے آنسو اب قطرہ قطرہ اس کالے سوٹ میں جذب ہو رہے تھے۔

☼ ☼ ☼

وہ ڈنر پر اپنے ساتھ بدر انکل اور ارم کو بھی ساتھ لے جانا چاہتے تھے لیکن انہوں نے معذرت کر لی تو وہ لوگ زبیدہ عروبہ کو اپنے ساتھ لے آئے تھے ڈنر کے بعد وہ لوگ شاپنگ مال میں آ گئے تھے۔ فریحہ اور وکی اس کے آگے تھے جبکہ ان سے کچھ قدم کے فاصلے پر وہ بھی اس کے پیچھے عروبہ اور ولی تھے جبکہ توفیق صاحب اور آمنہ گاڑی میں ہی بیٹھے تھے۔ وہ سر جھکائے اپنے اٹھتے قدم گن رہی تھی۔ مسلسل رونے سے اب اس کی آنکھیں دکھنے لگی تھیں اور چہرہ الگ ستا ہوا لگ رہا تھا۔

"سوہنی! آئس کریم کھاؤ گی؟" اچانک ولی نے مڑ کر اسے مخاطب کیا تو اس نے سر نفی میں ہلایا۔

"کھا لو یار! تمہیں تو یہاں کی آئس کریم بہت پسند ہے۔ چلو کیا ہم لے کر آتے ہیں۔" فریحہ کے کہنے پر وکی نے سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں عروبہ اور ولی [illegible] کے سامنے کھڑے [illegible] تبصرہ کر رہے تھے۔

"ان سے بھی پوچھ لو۔" [illegible] کی طرف مڑ گئے لیکن وہ وہیں کھڑی رہی۔ [illegible] اس نے نظریں اٹھا کر اس آئس کریم پارلر کو دیکھا۔ پہلی بار وصی [illegible] آئس کریم کھلائی تھی [illegible] تبھی اس کی آنکھیں بھر [illegible]

posted by Cute_gal
oneurdu.com

"بھائی!" فریحہ گھبرا کر اس کے پیچھے جانا چاہتی تھی پر وکی نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا۔

"جانے دو' اس عورت کا دماغ ٹھکانے لگانا ضروری ہے۔" اپنی بات کہہ کر وہ رکا نہیں تھا' جبکہ فریحہ اب پریشانی سے بری طرح روتی ہوئی سوہنی کو دیکھ رہی تھی۔

✿ ✿ ✿

"میں تمہارے گھر کے باہر انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی باہر آؤ۔" وصی فون بند کر کے گیٹ کے باہر ٹہلنے لگا تھا۔ گیٹ کھلنے پر وہ رک گیا تھا۔

"تمہیں میری یاد کیسے آ گئی؟" صاحبہ مسکراتی ہوئی باہر نکل آئی تھی۔

"بند کرو اپنی بکواس۔" وہ جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز دیکھ کر ایک پل کے لیے وہ بھی گھبرا گئی تھی۔

"کیا کہا ہے تم نے سوہنی سے؟"

"میں منگیتر ہوں تمہاری۔"

"بھاڑ میں گئی تم اور یہ منگنی۔"

صاحبہ کے لیے اس کا یہ روپ بالکل نیا تھا۔ آج سے پہلے اس نے وصی کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا' وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی۔

"تمہاری پست اور گھٹیا ذہنیت سے تو میں کتنے عرصے پہلے سے آگاہ ہو گیا تھا لیکن اپنی گندی سوچ کا مظاہرہ تم اس معصوم پر اور میرے بھائی پر کرو گی۔ یہ امید نہیں تھی مجھے۔"

"بڑی تکلیف ہو رہی ہے اس کے لیے۔"

اب کے صاحبہ سب کچھ بھول کر ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی۔

"ہاں ہو رہی ہے تکلیف' بیوی ہے وہ میری۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

[illegible] "آپ کی بار اس نے [illegible] [illegible] [illegible] سوچ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تب ہی پتا چل گیا تھا جب تم نے مجھ سے [illegible] کر دیا۔ فون پر بات کرنا بند کر دیا اس دن میں [illegible] پسند کرتا ہے تو تمہیں ڈرا دیا

نہیں لگا۔ اگر تمہیں مجھ میں انٹرسٹ ہوتا تو تمہیں برا لگتا کیونکہ میں تمہاری ہوں' لیکن نہیں لگی اور جب میں نے سوہنی کا نام ولی کے ساتھ لیا تو تمہیں تکلیف ہونے لگی۔ تم سوہنی کو چھوڑنا نہیں چاہتے' کیوں؟"

وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔

"کیونکہ تم نہ صرف اسے اپنی بیوی مان چکے ہو بلکہ اس سے محبت کرنے لگے ہو۔" صاحبہ کی اونچی آواز میں غصہ ہی غصہ تھا' جبکہ وصی سختی سے دانت پر دانت جمائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اس نے تمہیں مجھ سے چھین لیا۔ مجھے تو اس پر اتنا غصہ تھا۔ شکر کرو' صرف باتیں کی ہیں ورنہ۔"

وصی کے بدلتے تاثرات پر وہ بات مکمل نہیں کر سکی۔

"بہرحال میں تم سے اب کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی۔"

"میری خوش قسمتی ہو گی۔" وصی کے تلخ انداز پر صرف ایک پل کے لیے اس کی حیران آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ اگلے ہی پل ان میں پھر غصہ جھلکنے لگا۔

"اب تو اس رشتے میں کوئی گنجائش نہیں بچی۔ کل تمہارے گھر تمہاری انگوٹھی پہنچ جائے گی۔"

وصی کو بالکل افسوس نہیں ہوا تھا' وہ ایک لفظ کہے بغیر گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔ جس وقت وہ گھر پہنچا' رات کے بارہ بج رہے تھے۔

اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے ایک پل کے لیے رک کر سوہنی کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔ وہ جانتا تھا وہ اب تک سوئی نہیں ہو گی۔ اس کے قدم اس کے کمرے کی طرف بڑھے لیکن دروازے سے کچھ فاصلے پر ہی رک گیا۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اتنے دن سے جس بات کو وہ جھٹلا رہا تھا آج اس نے بڑے آرام سے اس بات کا اعتراف کر لیا تھا۔

✿ ✿ ✿

آمنہ کی پریشان نظریں کب سے اپنے سامنے بیٹھی صاحبہ کی ماں پر جمی تھیں جو پچھلے پندرہ منٹ سے ان کی بے عزتی کرنے میں مصروف تھیں۔ سامنے ٹیبل پر رکھے سامان کو دیکھ کر ان کا دل بے حد برا ہو رہا تھا۔

"بس کریں۔" توفیق نے غصے سے انہیں ٹوک دیا۔

[illegible] ہوتی ہیں جیسے ہم نے آپ کو دھوکا دیا [illegible] اچھی طرح جانتی تھی کہ وصی کا نکاح [illegible]

[illegible] حقیقت رہنے دیں۔" انہوں نے جتی [illegible] صاحب کی بات کاٹی۔ "اسے تو کچھ پتا تھا [illegible] صرف ایک معاملہ ہے' پر وہ یہ نہیں جانتی تھی [illegible] انٹرسٹڈ ہے۔"

[illegible] نے چونک کر انہیں دیکھا۔

[illegible] اپنی بھاری نہیں کہ کسی شادی شدہ [illegible] کی شادی کریں۔ اسے کوئی کمی نہیں۔ ایک [illegible] آپ کو اپنی بیٹی کی شادی کر کے دکھاؤں [illegible] چیخ کر تی ہوئی کھڑی ہو گئیں تو آمنہ نے [illegible] خاموش بیٹھے وصی کو پکارا۔

[illegible] انہیں بتاؤ۔ حقیقت کیا ہے؟"

[illegible] کہنے اور سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ اچھا [illegible] بیٹی نے خود ہی رشتہ ختم کر دیا اور وہ احسان کر گئی [illegible]

[illegible] اسی طرح فون کرتی رہتی تھیں۔ اسی طرح پلٹ [illegible]

[illegible] اب رو رہی تھیں جبکہ توفیق صاحب کی نظروں [illegible] وصی کا آخر تک پیچھا کیا۔

✿ ✿ ✿

[illegible] مما نے مجھے بتایا کہ صاحب کی ممی نے منگنی توڑ [illegible] پریشانی کے مارے میں ساری رات سو نہیں [illegible] نے وصی سے بھی بات کرنے کی کوشش کی لیکن [illegible] موضوع پر بات کرنا ہی نہیں چاہتا۔ ادھر مما بار بار [illegible] تھیں۔ میں نے کہا رات سے گھر دیا۔ آج صبح ہی صبح [illegible] چھوڑ کر آئی ہیں۔"

علیزہ جب سے آئی تھی وہ واقعی پریشان لگ رہی [illegible] جبکہ اس کی باتیں سنتے وکی اور فریحہ بالکل خاموش [illegible]

"صاحبہ نے کیوں کیا ایسا؟"

"سمجھی ہو آپی! بھائی کی اس سے جان چھوٹ گئی [illegible] کسی طرح بھی بھائی کے قابل نہیں تھی۔" وکی کے [illegible] علیزہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"پر وکی وصی کو تو دکھ ہوا ہو گا۔"

"انہیں بالکل دکھ نہیں ہوا لیکن اب جو ہونے والا ہے اس کا انہیں دکھ ضرور ہو گا۔"

"اب کیا ہونے والا ہے؟" علیزہ نے گھبرا کر باری باری دونوں کی شکل دیکھی۔

[illegible] سوہنی کی طلاق کروانے والے [illegible]

فریحہ کی بات پر وہ حیران ہوئی۔ [illegible] یہ تو سب جانتے ہیں اور بچے تو [illegible] تھا۔"

"تم پلیز' سمجھنے کی کوشش کرو۔" اب کے جھنجلا کر اس نے [illegible] اس سے پہلے [illegible] صاحب کے ساتھ آمنہ اور ولی اندر داخل ہوئے تھے۔

"ولی اور وصی کو بلا کر لاؤ۔" ولی نے ایک نظر ان پر ڈالی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

"ڈیڈی! آپ نے مجھے بلایا تھا۔" تھوڑی دیر بعد [illegible] آ گیا۔

توفیق صاحب نے گہرا سانس لے کر ہاتھ میں پکڑے کاغذ سینٹرل ٹیبل پر رکھ دیے۔ "تم دونوں سائن کر دو۔"

"یہ کیا ہے؟" اس نے ان کاغذوں کو دیکھے اور پکڑے بغیر ان سے سوال کیا تھا۔

"طلاق کے پیپرز۔"

"مجھے [illegible]"

توفیق صاحب کے غصے سے اس کے انجان رویے کو دیکھا۔

"[illegible] کیونکہ ولی ٹھیک ہے اور اب وہ شادی کرنا چاہتا ہے۔"

وصی نے اپنی انجان نظروں سے ولی کو دیکھ کر [illegible] صاحب کو دیکھا۔

"ولی کی شادی سے میری طلاق کا کیا تعلق ہے؟"

اب کی بار توفیق صاحب کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

"بند کرو وصی یہ ڈرامہ' زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں۔ تم سب جانتے ہو [illegible] تمہاری اور کوئی حیثیت نہیں سوہنی [illegible] کی۔"

اب کی بار وصی کے [illegible] اس کی جگہ گہری [illegible] تھی۔ [illegible] آپ [illegible] جب آپ [illegible] اس کی آنکھوں میں [illegible]

posted by Cute_gal
oneurdu.com

posted by Cute_gal
oneurdu.com

...کی اہمیت نہیں ہوگی لیکن میرے لیے ہے۔"
ولی ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا۔ "مجھے پہلے ہی پتا تھا، ضرور انکل کوئی نہ کوئی حرکت کریں گے۔ صرف مجھ سے بدلہ لینے کے لیے لیکن تم جو بھی کرو سوہنی میری منگیتر ہے۔"
"تمہاری منگیتر تھی لیکن اب وہ میری بیوی ہے۔"
وصی نے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا۔ ولی جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھا لیکن توفیق صاحب نے اس کا بازو کھینچ کر روکا۔
"دیکھو وصی! ساری حقیقت تمہارے سامنے ہے۔ میں نے تم سے کچھ نہیں چھپایا تھا اور تب تم بھی تو کسی صورت میں سوہنی سے نکاح کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ آج کیوں ایسا کر رہے ہو۔"
"کیوں کر رہا ہوں کیا یہ بھی مجھے آپ کو بتانا پڑے گا۔ ڈیڈی وہ میرے انکل کی بیٹی ہے اور میں اپنی بیوی کا ہاتھ اپنے بھائی کے ہاتھ میں تھما دوں، نہیں، کیونکہ وہ اس کی منگیتر تھی۔ آپ نے مجھے اتنا بے غیرت سمجھ رکھا ہے۔" اب کی بار اس کا لہجہ بھڑکا ہوا تھا۔
"پاپا! اس سے کہیں اپنا منہ بند کرے یہ میری منگیتر کے بارے میں بات کر رہا ہے۔"
ولی ایک بار پھر طیش میں اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔
"میں تمہاری منگیتر کی نہیں اپنی بیوی کی بات کر رہا ہوں۔"
"کیا بیوی بیوی کی رٹ لگا رکھی ہے تم نے۔" توفیق صاحب اب اس کے قریب چلے آئے اور اپنی سلگتی نظریں اس کے چہرے پر گاڑ دیں۔
پھر وہ بے بسی سے ساکت بیٹھی آمنہ کی طرف مڑے۔
"دیکھ رہی ہو اپنے بیٹے کی حرکتیں؟ اس میں لحاظ ختم ہو گیا ہے۔ اسے پتا ہی نہیں چل رہا کہ وہ باپ کے سامنے کھڑا ہے، اپنی بہنوں کے سامنے کیسی گفتگو کر رہا ہے۔"
"آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں ڈیڈی!" ولی غصے سے اس کی طرف بڑھا اور اس کا گریبان تھام لیا۔ وصی نے ایک زوردار دھکا اسے دیا تو ولی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔ توفیق صاحب [illegible] غصیلی نظر وصی پر ڈال کر ولی کو سنبھالا۔
"[illegible] ہوش کرو، یہ تو پاگل ہو گیا ہے۔"
"پاگل نہیں ہوا، اس کی نیت خراب ہو گئی ہے۔"
[illegible] انداز میں مسکرایا۔
"[illegible] بیوی کے لیے محبت کا اقرار کرنا نیت کی خرابی

کو ظاہر کرتا ہے تو یہی سہی۔" وہ کندھے اچکا کر بولا تو آمنہ ایک دم ہوش میں آ گئیں۔
"لیکن ایک بات یاد رکھنا میں سوہنی کو تمہارے ساتھ بالکل نہیں دیکھنا چاہتی۔ مجھے وہ پسند نہیں۔"
"لیکن مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"
وصی "حیرت کی جرأت تھی۔
"میں آخری بار تم سے کہہ رہا ہوں کہ [illegible] ورنہ میں تمہاری ماں..."
"ایک منٹ ڈیڈی!" اس نے بے ساختہ ہاتھ اٹھا کر انہیں مزید بولنے سے روکا۔ "آپ یہ غلطی مت کیجیے گا کیونکہ اب کی بار آپ کچھ بھی کر لیں میں سوہنی کو طلاق نہیں دوں گا۔" اس کا ٹھوس لہجہ ہر لحاظ سے عاری تھا کہ توفیق صاحب چپ کے چپ رہ گئے۔
"کیوں تم دونوں پاگلوں کی طرح لڑ رہے ہو۔ کسی نے سوہنی سے پوچھا وہ کیا چاہتی ہے۔" علیزہ کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔
"ہاں، بلاؤ سوہنی کو۔ ابھی دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا اور اس کے سر پر جو محبت کا بھوت ہے وہ بھی اتر جائے گا۔ جب وہ خود اپنے منہ سے طلاق کا مطالبہ کرے گی۔"
ولی کے مضبوط لہجے پر وصی نے ٹھٹک کر اسے دیکھا۔ اس کا یقین اس کے یقین کو ڈگمگانے کے لیے کافی تھا۔
"میں لاتی ہوں اس فساد کی جڑ کو۔" آمنہ بڑبڑاتے ہوئے تیزی سے باہر نکلیں۔ دروازہ دھکے سے کھلا تو سوہنی جو پریشانی سے کمرے میں چکر لگا رہی تھی، اچھل کر پڑی۔ آمنہ جارحانہ تیور لیے دروازے کے درمیان کھڑی تھیں۔
"نیچے چلو میرے ساتھ۔"
سوہنی نے پریشانی سے ان کا چہرہ دیکھا۔
"اتنا بھولا بننے کی ضرورت نہیں کم از کم میں تمہاری بھولی صورت سے دھوکے میں آنے والی نہیں۔ پہلے تمہاری ماں نے ______ تمہاری خالہ کو گھر [illegible] زہر گھولنے کی کوشش کی اور اب تم میرے [illegible] بیٹھنے لگی ہو۔"
ان کے الزام پر وہ ساکت رہ گئی تھی۔ [illegible] میں نہ رہتا اب کی بار ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ تمہاری منگیتر بنتی ہو یا بیوی مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں لیکن میرے بیٹے

[illegible] دل جلاؤ میں ابھی بھی تمہیں اپنی بہو نہیں [illegible] سوچنے چاہو اگر تم نے وصی سے طلاق کا [illegible] کہنا مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ تم بھی [illegible] میں بھی اپنے بیٹے کی زندگی میں برداشت [illegible]
[illegible] اٹل رہا تھا جبکہ وہ مجسمے کی طرح ساکت [illegible] سن رہی تھی۔ وہ باہر نکل گئیں تو کوئی اندر داخل [illegible] ایک شرمندہ سی نظر اس کے ساکت وجود پر [illegible] ہاتھ تھام کر اسے باہر لے آیا۔ ابھی وہ بمشکل [illegible] اترے تھے۔
"[illegible] تو اب فیصلہ ہو جائے گا۔" [illegible] اندر داخل ہوتے ہی توفیق صاحب نے وصی کو دیکھا تھا۔
"تم کس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو سوہنی؟" ولی نے اس [illegible] جا کر سوال کیا تو وصی نے نظریں اس کے چہرے پر گاڑ دیں۔ [illegible] جواب نہیں دیا تھا۔
"[illegible] بولو بیٹا!" توفیق صاحب کی آواز پر اس نے دوبارہ [illegible] سوہنی کو دیکھا جس کا سر جھکا ہوا تھا اور لب کپکپا رہے تھے۔
"میں نے کہا تھا ڈیڈی! مجھے اس کی طرف سے بھی کوئی [illegible] نہیں پڑتا۔ یہ طلاق مانگے گی بھی تو میں نہیں دوں گا۔"
"اگر ایسی بات ہے تو دور ہو جاؤ میری نظروں سے تم [illegible] نافرمان اولاد کو میں اپنی جائیداد میں سے ایک پھوٹی [illegible] نہیں دوں گا۔"
[illegible] کی بار آمنہ نے غصے سے توفیق صاحب کو دیکھا۔
"مجھے آپ کی دولت کی ضرورت بھی نہیں۔ [illegible] جاؤں گا ضرور لیکن اپنی بیوی کو لے کر۔ چلو سوہنی۔" [illegible] نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔
"سوہنی تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔"
"[illegible] جائے گی۔" وصی نے پر یقین انداز میں اس کے [illegible] کو دیکھا۔
"سوہنی! جاؤ اسے۔" توفیق صاحب نے اب اسے بازو [illegible] گھیرے میں لے لیا تھا جبکہ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔
آج اسے زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملی تھی۔ وصی [illegible] اپنی بیوی مانتا تھا، اسے چھوڑنا نہیں چاہتا [illegible] لیے اس نے سب کچھ بھول کر وصی کو دیکھا [illegible] منتظر

نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
"کہو سوہنی!" توفیق صاحب [illegible]
[illegible]
"وہ میری منگیتر ہے اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔" وصی اب بھی بے اعتباری سے اسے دیکھ رہا تھا۔
"آپ طلاق دے دیں گے نا؟" توفیق صاحب کے سوال پر اس نے نظریں سوہنی پر [illegible]
"وصی جانے سے پہلے اپنا فیصلہ سنا [illegible] پلٹ کر اسے نہیں دیکھا۔
"فیصلہ تو ہو گیا ڈیڈی! لیکن آپ افسوس نہیں ہو رہا۔ آپ نے پہلے بھی میری خوشی کو اہمیت [illegible] مجھے تو کمال حیرت ہو رہی ہے [illegible] اپنی خوشی کو [illegible] انہوں نے نہیں دیکھا کہ اس کے بیٹے کی خوشی کیا ہے [illegible] اس کے مخالف انداز میں [illegible] نہیں لیا تھا۔
"[illegible] جس کی خاطر میں سب کچھ چھوڑ رہا ہوں [illegible] مجھے چھوڑنا چاہتی ہے تو کسی کے [illegible] تڑپ کر [illegible] لیکن وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

○ ○ ○

اسے وصی کا انکار کرنے کی عادت [illegible] آج کا انکار اسے کافی [illegible] گھر سے نکلا ہوا تھا اور اب رات کے [illegible] کہ اس نے کوئی [illegible]

posted by Cute_gal
oneurdu.com
posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduP

جو وہ اپنے وجود میں محسوس کر رہی تھی بلکہ اس احساس کے لیے جو اسے ڈرا رہا تھا۔ کہیں وصی کی اتنی لمبی غیر حاضری کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ واقعی گھر چھوڑ کر جا چکا ہے۔ تب ہی سیڑھیوں پر بھاری قدموں کی آواز پر وہ تیزی سے دروازے کی اوٹ میں ہو گئی۔ وہ وصی تھا جو اپنے کمرے میں داخل ہو رہا تھا وہ سکون کا سانس لیتی ہوئی اندر آ گئی۔

وہ خود میں ہمت پیدا کرتی ہوئی بڑی احتیاط سے چلتی ہوئی وصی کے کمرے کی طرف بڑھی تھی اس نے شہادت کی انگلی سے ہلکا سا دروازہ بجایا دوسری دستک پر دروازہ کھلا تھا لیکن اسے دیکھ کر وصی نے دوبارہ دروازہ بند کر دیا۔ ایک پل کے لیے وہ ہکا بکا رہ گئی۔ اگلے پل اس نے دستک کے ساتھ بھرائی ہوئی آواز میں اسے پکارا بھی تھا۔

"پلیز وصی!" وہ اب بری طرح رو پڑی تھی دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور اس نے جارحانہ انداز میں اس کا بازو تھام کر اسے اندر گھسیٹ لیا تھا۔

"کیا دیکھنے آئی ہو کہ میں زندہ ہوں یا تمہاری جدائی کے ڈر سے خودکشی کی تیاری کر رہا ہوں؟" اس کا انداز اب بھی جارحانہ تھا۔

"وصی میں تو..." وہ اب بھی جملہ پورا نہیں کر پائی تھی۔

"اگر تم یہ بتانے آئی ہو کہ تم مجھ سے اس رشتے سے نجات چاہتی ہو تو میں جان چکا ہوں مزید بتانے کی ضرورت نہیں اور یوں بار بار مجھے اپنی شکل دکھا کر اذیت دینا بند کرو۔ جو تم چاہتی ہو وہ تمہیں مل جائے گا۔" وصی نے اس کے کندھوں سے ہاتھ ہٹا لیے وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ اس کے قدموں میں بیٹھتی چلی گئی۔

"پلیز وصی ایسا مت کیجیے" اس نے اب ہاتھ جوڑ دیے۔

"یہ کیا کر رہی ہو اٹھو زمین سے۔"

"نہیں پہلے آپ کہیں آپ ایسا نہیں کریں گے۔" اس نے اب مضبوطی سے اس کی ٹانگ کو تھام لیا تھا۔

اس نے جھک کر اسے کھڑا کیا۔

"تم کیا چاہتی ہو مجھ سے؟" وصی نے گہرا سانس لے کر اسے دیکھا۔

"مجھے طلاق مت دیں۔"

"تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو۔" وصی اب بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا اس نے زور سے سر ہلایا۔

"تو پھر چلو میرے ساتھ وہاں کوئی تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکے گا۔" وہ بے بسی سے وصی کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔"

"تو پھر جاؤ یہاں کیا کر رہی ہو" وہ ایک بار پھر طیش میں آ گیا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر کی طرف دھکیلا لیکن وہ باہر نکلنے کے بجائے اس کے سینے سے آ لگی۔

"مجھے آپ بہت عزیز ہیں وصی! میں آپ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی لیکن میں مجبور ہوں تائی امی اور تایا ابو دونوں مجھے آپ کی بیوی نہیں مانتے میں احسان فراموش نہیں بننا چاہتی اور نہ ہی بد دعاؤں کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتی ہوں۔ کوئی مجھے نہیں سمجھتا کم از کم آپ ہی مجھے سمجھنے کی کوشش کریں۔"

وہ اس کے سینے سے لگی سسک رہی تھی وصی اسی طرح کھڑا تھا اس نے نہ تو اسے بازوؤں کے گھیرے میں لیا تھا اور نہ ہی خود سے الگ کیا تھا۔

"تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔" وصی کے سوال پر اس کا سر تیزی سے اثبات میں ہلا۔

"کیا کر سکتی ہو میرے لیے؟" اب کی بار اس کی آنکھوں میں حیرت اتر آئی۔ وصی کے انداز اسے بہت عجیب لگے تھے۔

"شوہر مانتی ہو مجھے۔" سوہنی نے اب بھی اثبات میں سر ہلایا۔ لیکن اب کی بار وہ کچھ ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔

"تم بیوی ہو میری تم پر حق ہے میرا اور میں اسی حق کو استعمال کرنا چاہتا ہوں۔" ایک پل کے لیے وہ کچھ بھی نہیں سمجھ سکی لیکن سمجھ میں آتے ہی ایک سنسنی سی اس کے پورے وجود میں دوڑ گئی تھی۔ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے نظر جھکا گئی۔

"ابھی جو تم نے محبت کا دعویٰ کیا ہے اگر وہ واقعی سچا ہے تو ابھی پتا چل جائے گا اگر تمہارا جواب نہیں ہے تو دروازہ کھلا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا اس دروازے سے نہیں میری زندگی سے نکل جاؤ گی۔ میں تم کو خود پر حرام کر لوں گا لیکن اگر تمہارا جواب ہاں ہے تو پھر کوئی تمہیں میری زندگی سے نہیں نکال سکتا پھر وہی ہو گا جو تم کہو گی۔" اس کا چہرہ بری طرح دہک اٹھا تھا اور اگر وہ ہاں کرتی ہے تو اس نے بے ساختہ اپنا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا اور بڑی بے بسی سے وصی کو دیکھا۔

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو فیصلے کے لیے تیار کیا سامنے کھڑا شخص اس کا شرعی اور قانونی شوہر ہے دل نے اسے تسلی دی اس نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اس کی جانب بڑھا

[illegible] پل اس کا سر ہاتھ اس کے گرم ہاتھ کی گرفت [illegible] وہ اسے بیڈ تک لے آیا اس کے قریب بیٹھے [illegible] آنکھیں بند کر لیں لیکن یہ کیا اسے لگا [illegible] نے انگاروں کو چھو لیا ہو اس نے جھٹکے [illegible] آنکھیں کھول دیں وصی نے اس کے دونوں ہاتھوں [illegible] چہرہ چھپا رکھا تھا۔

"[illegible] نے تمہیں تکلیف دی لیکن میں کیا کروں تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔ لیکن مجھے کوئی راستہ [illegible]"

[illegible] کی بھاری آواز پر وہ زور سے رونے لگی لیکن یہ [illegible] خوشی کے تھے اس کا یقین نہیں ٹوٹا تھا جو اسے وصی پر [illegible] اس نے اپنے سر پر رکھے ہاتھوں کو حرکت دے [illegible] ہاتھوں میں وصی کا چہرہ تھام لیا جس کی آنکھیں [illegible] ہو رہی تھیں۔

"ٹھیک ہے بہت رات ہو گئی ہے تم جاؤ۔" وہ اب [illegible] کے قریب آ گیا تھا لیکن اس کا دل تھا کہ مطمئن نہیں ہو پا رہا تھا۔ دروازہ کھولنے سے پہلے اس نے دوبارہ [illegible] کو دیکھا۔

"آپ مجھے چھوڑیں گے تو نہیں۔"

"کبھی نہیں کبھی نہیں۔" وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔

"ہاں لیکن اگر میں مر گیا تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

سوہنی نے دہل کر اسے دیکھا اس کا دل رک سا گیا۔

"[illegible] کیوں آج آپ میری جان لینے پر تلے ہیں" اس نے [illegible] سے دیکھتے ہوئے وہ رونے لگی تو اس دوران پہلی بار [illegible] کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"یار! مذاق کر رہا تھا۔ جب تک تم میرے ساتھ ہو [illegible] تک مجھے کچھ نہیں ہو گا کیونکہ مجھے ابھی تمہارے [illegible] جینا ہے" وہ اب نرمی سے اس کے آنسو صاف کر رہا [illegible] "اپنے پیارے پیارے بچوں کو دیکھنا ہے۔ ان سے کھیلنا ہے۔ ان کے ساتھ مل کر تمہیں تنگ کرنا ہے۔" [illegible] نے تھوڑا جھک کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ تو وہ جھینپ کر باہر نکل گئی۔

☼ ☼ ☼

مندی مندی نظروں سے اس نے گھڑی کی طرف دیکھا دن کے گیارہ بج رہے تھے وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ وہ

تیزی سے [illegible] کر کے اتری [illegible] سوہنی کی نظر توفیق صاحب پر پڑی جن سے [illegible] تھا [illegible]

"[illegible] مجھے [illegible] کے قریب میں اپنے کمرے میں [illegible] تب تک وہ بھی [illegible] تھا [illegible] بھی میرے نکلنے سے پہلے وہ صاحب [illegible] تھا یا نہیں؟" وہ اب سوالیہ نظروں سے دائیں طرف دیکھ رہے تھے۔

"آپ کو بتایا تو ہے رات کو وہ دیر سے آیا تھا۔" تہمینہ کی پریشان آواز سنائی دی۔

"تو پھر اتنی صبح کیوں نکل گیا۔ میں جتنا چاہتا ہوں یہ معاملہ جلد ختم ہو جائے اتنا ہی وصی اسے طول دے رہا ہے آخر چاہتا کیا ہے وہ" توفیق صاحب اب غصے سے بولے۔

"بتایا تو تھا اس نے۔"

"لیکن وہ جو چاہتا ہے میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا آپ اسے اپنی زبان میں سمجھائیں پیار سے آرام سے سوہنی کو طلاق دے دے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

پہلی بار سوہنی کو طلاق پر بے حد غصہ آیا تھا۔

"پاپا! اس مسئلے پر آپ بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں پہلے آپ وصی کا پتا لگوائیں وہ خیریت سے ہے" علیزہ نے پریشانی سے باپ کی شکل دیکھی۔

"کہاں ڈھونڈوں اسے وہ رات کی صبح کا نکلا ہوا ہے۔ [illegible] سے وہ [illegible] ہے [illegible] کسی کو اس کے بارے میں پتا نہیں۔ [illegible]"

وہ واقعی وصی کے لیے پریشان تھے اس لیے انہوں نے وصی کے ساتھ [illegible] کوئی بھی کچھ نہ بتایا تھا اس نے بے ساختہ پہلو بدلا تھا وہ انہی قدموں سے [illegible]

وہ پیرے رات بھی [illegible] تھی لیکن [illegible] چل رہا تھا تب ہی دستک دینے کے بعد کوئی اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"تمہاری بھابی سے کوئی بات ہوئی تھی" اس نے [illegible] نفی میں ہلایا تو [illegible] انداز میں [illegible]

"مجھے ان کی بہت فکر ہو رہی ہے۔" [illegible]

[illegible] اس نے ڈھیلے ڈھالے انداز میں [illegible] اٹھایا۔

"بھابی کا نمبر ہے" اس نے حیرت سے [illegible] سے لگایا۔

posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto

"میرے بھائی ہیں۔ ہسپتال میں۔" وکی نے بے ساختہ سوہنی کو دیکھا جس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"جی میں بس پہنچ رہا ہوں۔"

"کیا ہوا وکی بھائی!؟" اس کی آواز میں ہزار اندیشے بول رہے تھے۔

"بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔" وہ وہیں ساکت رہ گئی جبکہ وکی باہر نکل گیا وہ جیسے ایک دم ہوش میں آ کر اس کے پیچھے لپکی وکی اب علیزہ اور فریحہ کو بتا رہا تھا۔

"وکی بھائی! میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔"

"سوہنی! پہلے مجھے تو دیکھ آنے دو۔"

"نہیں مجھے وصی کے پاس جانا ہے۔" وہ اب ضدی انداز میں بولتی ہوئی رو پڑی وہ کچھ کہے بغیر باہر نکل گیا وہ اور فریحہ دونوں اس کے پیچھے بھاگے تھے۔

"میں ڈاکٹر فاروق ہوں میں نے ہی آپ کو فون کیا تھا۔"

"وہ ٹھیک تو ہیں کوئی سیریس بات تو نہیں؟" وکی نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں خیر گھبرانے والی تو کوئی بات نہیں لیکن چوٹیں تو آئی ہیں ایکچوئلی میں وصی کو جانتا ہوں کالج میں ہم کلاس فیلو تھے، جب وصی کو یہاں لایا گیا تو وہ بے ہوش تھا۔"

وصی پر نظر پڑتے ہی ان تینوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ اس کے چہرے اور جسم پر جابجا چوٹوں کے نشان تھے اپنے بازو پر ٹھنڈا لمس محسوس کر کے اس نے بمشکل آنکھیں کھولیں۔

"بھائی؟" اس کے آنکھیں کھولنے پر فریحہ نے جھک کر اسے آواز دی۔

"رو کیوں رہی ہو؟" وہ بہت ہلکی آواز میں بول رہا تھا۔

"تمہیں کیسے پتا چلا میں یہاں ہوں۔؟"

"ڈاکٹر فاروق نے فون کیا تھا۔" وکی کی بھرائی ہوئی آواز پر وصی نے اسے دیکھا۔

"آپ نے کہا تھا آپ کچھ نہیں کریں گے۔" سوہنی کی بھاری آواز پر وصی نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"یہ میں نے شوقیہ نہیں کیا۔ ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں۔"

"جب آپ کو بخار تھا تو آپ کو باہر نکلنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"یوں غصہ کر کے تم میری بیوی ہونے کا ثبوت دے رہی ہو۔" وہ ان کی خاطر بول تو رہا تھا لیکن تکلیف کا احساس اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا۔

"اگر آپ کو پتہ ہو جاتا۔"

"تو کیا ہوتا؟"

"ہاں آپ کو کیا فرق پڑتا ہے لیکن آپ نے میرے بارے میں سوچا۔ میرا کیا ہوتا؟ کون ہے میرا آپ کے سوا، ساری دنیا میں صرف ایک آپ ہیں جسے میں اپنا کہہ سکتی ہوں۔"

وکی کی سرسری نظر دروازے کی طرف اٹھی اور ٹھہری گئی جہاں توفیق صاحب، آمنہ، علیزہ اور ولی کھڑے تھے۔ اس نے سوہنی کو دیکھا جیسے ان کی آمد کی کوئی خبر نہیں تھی۔

"یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ میں سب کو بتا دوں گی کہ میں صرف آپ کی بیوی ہوں۔ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ آپ چاہتے تھے کہ میں آپ کے ساتھ چلوں، میں چلوں گی۔ جہاں آپ کہیں گے۔ میں ہر ایک کی نفرت سہہ لوں گی۔"

وصی نے بڑی بے بسی سے اسے روتے دیکھا اور بڑی مشکل سے اپنے ڈرپ والے بازو کو حرکت دے کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ سوہنی! یہ صرف ایک ایکسیڈنٹ تھا بس۔

اب تم دونوں رونا بند کرو۔" اب اس نے فریحہ کو دیکھا۔

"وکی! ان دونوں کو گھر لے جاؤ۔" وکی نے اب نظریں اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا توفیق اور آمنہ اندر آ چکے تھے۔ سوہنی کے آہٹ پر مڑ کر دیکھا اور اگلے ہی پل دھک سے رہ گئی۔

توفیق صاحب اور آمنہ کے حیران چہرے سے ہوتی ہوئی اس کی نظریں کے ساکت وجود پر پڑیں تو اس نے مڑ کر وصی کو دیکھا وہ بھی ان سب کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا سوہنی کے مڑنے پر اس نے واضح طور پر اس کی آنکھوں میں ڈر دیکھا تھا۔

"وکی! سوہنی کو لے جاؤ" وصی نے زور سے اپنی بات دہرائی تھی اور اب کی بار وہ خود سر جھکائے تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

☼ ☼ ☼

تم نے دور سے ہی ولی کو دیکھ لیا تھا اس کے قریب پہنچتے ہی وہ خاموشی سے بینچ کے دوسرے کنارے پر ٹک گئی۔ وہ کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی لیکن جب وہ خاموش رہا تو اسے خود ہی بولنا پڑا۔

"میں یہاں وصی کو دیکھنے آئی تھی لیکن وہ سو رہا تھا۔ چوٹیں تو اسے کافی آئی ہیں۔ لیکن ڈاکٹر بتا رہے تھے اب پہلے سے کافی بہتر ہے۔ میں گھر جا رہی تھی تم پر نظر پڑتے ہی ادھر آ گئی۔ وزیٹنگ آورز تو ختم ہو گئے ہیں تو تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

عروبہ کو لگا شاید اس نے سنا ہی نہیں جو وہ کہہ رہی تھی کیونکہ وہ اب بھی خاموش تھا۔ اس نے جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا اب کی بار اس نے گردن گھما کر عروبہ کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں کا خالی پن عروبہ کو بری طرح محسوس ہوا تھا۔

"تم ٹھیک تو ہو؟"

"وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی" اس کی آواز بے حد دھیمی تھی لیکن پھر بھی عروبہ نے سن لیا تھا۔ وہ جانتی تھی وہ کس کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

"وہ وصی کو چاہتی ہے اور میں سمجھتا رہا۔" اب ولی نے بینچ سے ٹیک لگائی تھی۔ "جب پاپا نے ان کو ساری حقیقت بتادی تھی تو پھر کیوں کی ان دونوں نے محبت؟"

عروبہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا "محبت کوئی زبردستی کرنے والی چیز نہیں ولی! یہ خود بخود ہو جاتی ہے اور جس رشتے میں وہ جڑے تھے اس میں تو اتنی طاقت ہوتی ہے کہ دو لوگ خود بخود ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں اور صحیح محبت تو وہی ہے جو نکاح کے بعد ہوتی ہے۔"

"لیکن ان دونوں نے کیوں اس رشتے کو قبول کیا اور وصی وہ جانتا تھا کہ سوہنی میری منگیتر ہے تو وہ کیوں ہمارے درمیان آیا۔"

"تم جانتے ہو سوہنی وصی کی بیوی ہے تو تم کیوں ان کے درمیان آرہے ہو؟" عروبہ کے سنجیدہ لہجے پر اس نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں ان کے درمیان آرہا ہوں؟"

"بالکل وہ دونوں تو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس کے درمیان طلاق کروا کے [illegible] کر رہے ہو۔ اگر تم ان دونوں کے [illegible] میں کامیاب ہو گئے تو بھی سکون سے نہیں رہ سکو گے ساری عمر محبت کے لیے سوہنی کے پیچھے بھاگو گے۔ لیکن تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ کیونکہ تم جان چکے ہو۔ وہ تم سے محبت نہیں کرتی پھر کیا فائدہ اس ضد کا اور تم تو ایسی لڑکی ڈیزرو کرتے ہو جو تم سے محبت کرتی ہو۔ میں تمہیں چاہتی [illegible] تمہیں محبت کی بددعا لگے گی۔ اس لیے بھول جاؤ جو گزر گیا۔ اور سوہنی اور وصی کے رشتے کو قبول کر لو کیونکہ حقیقت کو قبول کر لینے سے زندگی کی بہت سی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ چلو اب اٹھو تم یوں افسردہ بالکل اچھے نہیں لگتے۔"

وہ اب مسکرا کر کھڑی ہو گئی۔

"جب میں نے سوہنی سے منگنی کی تھی تمہیں کہ سوا تھا نا۔؟" عروبہ کے اٹھتے قدم ٹھٹھک کر رک گئے تھے۔ اس نے مڑ کر حیرت سے ولی کو دیکھا اپنی جانب دیکھتا ہوا ولی اسے کچھ دیر پہلے والے سے بہت مختلف لگا تھا۔

"اتنی حیرت سے کیا دیکھ رہی ہو مشکل سوال کر دیا میں نے۔"

"میرا یہ سال... کیا ذکر۔"

وہ گھبراہٹ میں ہکلا کر رہ گئی۔

"سارا ذکر تمہارا ہی تو ہے خاموش محبت کا لفظ اگر تمہارے لیے استعمال کیا جائے تو غلط نہیں ہو گا۔" ولی اب اٹھ کر اس کے سامنے آگیا تھا۔ "تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟"

ضبط کی کوشش میں عروبہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"میں ابھی [illegible] نہیں رہا عروبہ کہ تم جیسی لڑکی نے میرے لیے اپنی زندگی کے اتنے قیمتی سال برباد کر دیے کیوں؟"

وہ بڑی بے چارگی سے بولا تو اس کے آنسو پلکوں کی باڑ پھلانگ کر باہر نکل آئے۔ جس راز کو وہ اتنے سالوں سے سنبھال کر بیٹھی تھی آنسوؤں نے اس کا بھید کھول دیا تھا۔

☼ ☼ ☼

وہ بڑے افسوس سے اپنے ماں باپ کے جھکے ہوئے شرمندہ چہروں کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو تو وصی سے سب سے زیادہ محبت کا دعوا تھا مما! لیکن آپ نے بھی اس کی خوشی پوری کرنے کے بجائے اس کی مخالفت کی ہم سوتیلے تھے لیکن پھر بھی آپ نے ہمیں سگوں سے بڑھ کر پیار کیا۔ سوہنی تو پھر آپ کے بیٹے کی خوشی تھی میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ آپ بالکل ساس [illegible]"

آمنہ کے آنسوؤں میں روانی آگئی جبکہ [illegible] رو رہا لگا تھا۔

"[illegible] بس کرو۔" فریحہ اسے ناراضی سے دیکھتے [illegible] آنسو صاف کرنے لگی۔

"[illegible] آپ جانتے ہیں ایک یتیم کی کتنی بڑی ذمہ [illegible] لیکن آپ پھر بھی اپنی خوشی کے لیے سوہنی [illegible] رہے تھے۔ آپ نے سوچا اللہ تعالیٰ آپ [illegible] ہوئے ہوں گے۔"

"[illegible] نہیں جانتا تھا کہ سوہنی وصی کے ساتھ رہنا چاہتی [illegible]" ان کا لہجہ شرمندہ تھا۔

"اب آپ جان گئے ہیں تو آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"میں وصی اور سوہنی کی خوشی چاہتا ہوں لیکن ولی..."

انہوں نے بے بسی سے علیزہ کو دیکھا۔

"سوہنی وصی بھائی کی ہی بیوی ہے اور یہ بات ولی بھائی کو [illegible] ہو گی۔" "کب سے خاموش کھڑا ولی دو ٹوک انداز میں [illegible] صاحب نے کچھ کہنے کے لیے سر اٹھایا ان کو یوں [illegible] دیکھ کر سب نے ایک ساتھ دروازے کی طرف [illegible] اب وہ سب پریشانی سے اندر داخل ہوتے ولی کو دیکھ رہے تھے۔

☼ ☼ ☼

[illegible] پارک کرنے کے بعد وہ آگے بڑھنے کے بجائے وہیں [illegible] ہو کر فون سننے لگا۔ اس کے چہرے پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ تھی ایسی مسکان جو کسی بہت اپنے کی آواز سن کر خود بخود چہرے پر آجاتی ہے۔

"آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں مما! میں ان شاء اللہ [illegible] پہنچ رہا ہوں اگر یہاں ضروری کام نہ ہوتا تو میں اب [illegible] پاکستان میں ہوتا۔ لیں مجھ سے زیادہ جلدی تو آپ کی بہو اور پوتی کو ہے۔ مما! اتنی شرارتی ہو گئی ہے۔ آپ مجھ میں [illegible] دوسری فری ہے۔" دوسری طرف کی بات سن کر اس نے قہقہہ لگایا تھا۔

"علیزہ سے میری کل بات ہوئی تھی اور ابھی کچھ دیر پہلے وصی اور سوہنی سے بھی میری بات ہوئی تھی۔ ان کا بچہ تو کافی تنگ کر رہا تھا۔ اب تو بڑا ہو گیا ہو گا۔" وہ مسکرایا۔

"پاپا کیسے ہیں، مجھے آپ سب بہت یاد آتے ہیں دیکھنے کو دل کرتا ہے آپ لوگوں کو آپ رو کیوں رہی ہیں مما میں ٹھیک ہوں۔ وکی اور فری کو پیار دیجیے گا۔ ان شاء اللہ پرسوں ملاقات ہو گی۔"

اس نے مسکرا کر فون بند کر دیا پرسوں پورے تین سال بعد وہ پاکستان فری اور وکی کی شادی میں شریک ہونے جا رہا تھا۔

اس دن جب وہ گھر میں داخل ہوا تھا تو ایک فیصلے کے ساتھ [illegible] سب کی حیران نظروں سے [illegible] اس سے اس فیصلے کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار اس نے اپنی خوشی سے پہلے کسی اور کی خوشی کو ترجیح دی تھی۔ اور وہ سوہنی تھی شاید اس فیصلے کی وجہ وہ احساس تھا جو اس نے کبھی سوہنی کے لیے محسوس کیا تھا اس نے عروبہ کی بات سے اتفاق کر لیا تھا کہ وہ بھی ایک عام سا مرد ہے وہ کبھی بھی نہیں بھول سکے گا کہ سوہنی پہلے وصی کی بیوی تھی اور خاص طور پر تب جبکہ وہ جان چکا تھا کہ سوہنی وصی کو چاہتی ہے۔ اس نے دوسری بات بھی عروبہ کی مانی تھی کہ شادی اس سے کرو جو صرف آپ سے محبت کرتا ہو اسی لیے اس نے عروبہ سے شادی کر لی۔ وہ اسے پسند کرتی ہے یہ بات تو اسی دن معلوم ہو گئی تھی جب اس نے منگنی والے دن اسے روتا دیکھا تھا اور پھر بے اختیاری میں بولے گئے اس کے کچھ جملوں نے اس کا یقین پختہ کر دیا تھا لیکن وصی اور سوہنی کے نکاح کا سن کر وہ اس کی محبت کو بھول گیا یاد رہا تو صرف اپنی ضد۔ وصی اور سوہنی کی شادی کے بعد اس نے عروبہ سے شادی کر لی اور کچھ عرصہ بعد عروبہ کے ساتھ امریکہ آگیا یہاں آکر اسے احساس ہوا کہ جو اس نے سوہنی کے لیے محسوس کیا وہ محبت نہیں تھی محبت تو وہ ہے جو وہ عروبہ کے لیے محسوس کرتا ہے۔

سوہنی وصی کے ساتھ بہت خوش تھی اور وہ عروبہ کے ساتھ بہت خوش تھا۔ اس کی زندگی میں اب کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔ اس نے سر اٹھا کر اپنے سامنے [illegible] منزلوں پر مشتمل اس عمارت کو دیکھا جہاں اس کی خوشیاں اس کی بیوی "اس کی بیٹی" اس کا انتظار کر رہے تھے وہ تیزی سے اپنی جنت اپنے گھر کی طرف بڑھنے لگا۔

posted by Cute_gal
oneurdu.com
UrduPhoto.com